

عطا کر بکوسرور کی شفاعت  
 بین قاصر ہم تری حمد و ثنائین  
 تری ثنوں حمد بھر ہم سے ادراچ  
 ہی جب اسکا مداح ہی بقرآن  
 الہی ہم سے تسلیم و تحیات  
 سب اسکی اُن اور اصحاب اوپر  
 الہی ہم جتنے حاجات میرے  
 عطا ہر امر میں کر مجھ کو خلاص  
 خداوند ابری یہ عمر سیال  
 عطا کر اب مجھے توفیق حسنت  
 بجا مصطفیٰ ختم رسالت

بھی تیری نعمت رویت بہ جنت  
 بھی عاجز یونہی نعمت مصطفیٰ میں  
 پیسہ جبکہ لا احصی کہا ہو  
 ہو اسکی نعمت کا کیوں ہو کامکان  
 بلا حد بھیج اس سرور پر دن رات  
 بھی سب اتباع اور احباب اوپر  
 روا کر جلد اب رحمت سے میرے  
 ترے احسان کے اس تنظیم میں خاص  
 ہوئی آہ غفلت میں ہی پامال  
 یہ دنیا سے لجا ایمان کے ساتھ  
 یہ حق کی دعا فرما احباب

### سب تنظیم این رسالہ وجہ التعظیم

سنوای سونمان اہل تصدیق  
 ہر اک مومن کو لازم ہے ہر حال  
 بھلی حال عترت و اصحاب خیا  
 انہم اولیا افراد و اقارب  
 کہ ہر اک فرد تھا فرد یگانہ  
 خدا اور مصطفیٰ کے ساتھ کامل  
 خدا اور مصطفیٰ کی با سعادت

حداثم نسب کو دیو گیک توفیق  
 کہ جانیں اپنے سنجیدہ کما ہوا  
 بھلی حال اقدس ازواج طہار  
 ہوئے ایسے زاہل بیت و اصحاب  
 نظیر انکا نہیں دیکھ زمانہ  
 اتنی ٹیسی محبت انکو حاصل  
 بجالاتے تھے وے کیسی اطاعت

خدا کے خوف سے وہ سرفرازان  
 تھے کیسے انکے حالات و مقامات  
 بھی تھے کیسے خوارق کے مظاہر  
 وہ بایں در رواج شرع و سنت  
 بین کھینچے سخت تر ٹیسی جفا بین  
 یہی دین متین کرنے میں ظاہر  
 ہر سب انکا مفضل جان احوال  
 کرین بس نفس پر اپنے طامت  
 علوم آئید کا ہی تجھتر  
 بزرگوں کی ریاضت اور اعمال  
 جو زائل عجب حاصل خوف رب  
 بہت سے موشاں اس عمر کے آہ  
 رسائل اور کتب بھی اندرین باب  
 مگر اس ملک میں فیض یکیت  
 سیر میں شاہ عالم کے خوش سلوک  
 علی اور فاطمہ حسنین کا حال  
 بھی ذکر جمل مشر مبشر  
 بھی محبوب القلوب اندر وہ گرم  
 ولے در اہل بیت شاہ عالم

تھے دایم کس طرح ترسان و لرزان  
 تھے کیسے انکے اخلاق اور عادات  
 ہوئے کیسے کرامات انے ظاہر  
 سدا در امتناع فسق و بدعت  
 اٹھائیں کہا مصائب اور بلائیں  
 سے کہا ظلم اللہ ہی کے خاطر  
 بھی دیکھ انکی ریاضت اور اعمال  
 صبا و شام لیون اس سے عبرت  
 ہی ہونا باعث عجب و کتبہ  
 نظر کرنے سے بالتفصیل و اجمال  
 بھی میلان عبادت روز و شب  
 نہیں احوال سے ہیں لکے آگاہ  
 میں ہندی فارسی ٹے بھی کھیا  
 محمد باقر آگاہ و لا  
 لکھا ہی ات نسخے نظم مرغوب  
 ریاض اندر لکھا ہی کچھ باجمال  
 لکھا وہ تحفۃ الاحباب اندر  
 لکھا احوال پاک خوش اعظم  
 ائمہ ہو گئے ہیں جو معظّم

کتاب انہی کہیں احوال اندر  
 بہ ہندی فارسی فقہ و عقاید  
 یعنی اسکے بعد لکھا گلشن غم  
 لکھا بعد اسکے گلزار نبوت  
 ہزار و دو صد اوپر شخصیت و پنجم  
 بتوفیق خداوند سب ساز  
 بہ ترتیب لطیف و صاف منظوم  
 رسول اللہ کا کچھ دگر مجمل  
 یعنی دگر پاک ازواج حبیب  
 لکھو لگا بعد با ترتیب و تفصیل  
 لکھوں پھر دگر خلفائے مطہر  
 لکھوں بعد اسکے احوال ائمہ  
 حسن سے لیکے تا مہدی نوعوز  
 ولایت میں ہی جسکو شاہ عالی  
 کبار اولیا افراد و اقطاب  
 انھوں سے بعض امجاد کھل  
 صحابہ کی رکھتے ہیں کوشان  
 کوئی ممتاز تبع تابعین میں  
 احادیث و سیر اندر کتابیں

نہیں ہندی نظر آئے مقرر  
 لکھائیں چار نسخے پر خواہد  
 باحوال حسین سبط اکرم  
 بذکر اقدس ختم رسالت  
 سن ہجری جو ہنگام اب سنو تم  
 کیا یوں یہ کتاب پاک آغاز  
 ہوتا ہر اک کو آسانی سے معلوم  
 برکت کے لئے لکھتا یوں اول  
 طبعی دگر پاک اولاد مطہر  
 بوجہ اختصار و غیر تطویل  
 ابو بکر و عمر عثمان و حید  
 مناقب اور اجلال ائمہ  
 جو سب آل حبیب کے ہیں موجود  
 طبعی سب ملک امامت کے ہیں والی  
 زلال فیض سے ہیں جن کے سیراب  
 یقین خیر القرون اندر ہیں داخل  
 ثقات تابعین میں کوی ہیں جان  
 کوئی مکتا ہیں حلقہ واصلین میں  
 جو متداول ہیں عربی فارسی میں

بہت تفتیش سے میں انکا حوال

چنانچہ شرح مشکوٰۃ و دارج

ذخیرہ تذکرہ تاریخ خلفا

بحمد اللہ اب کرتا ہوں آغاز

ہمیں جو یہ مشکل حال خاہدیکہ گمانا

جو کچھ چار سو درود گرامین پیشیم

خدا کے بعد سب عالم سے افضل

ہی ذات احدی بد شبہ واللہ

مبارک نام ہی اسکا خستہ

لجی اسکا صفاتی بے عدد ہیں

ہیں القاب معلی اسکے بسیار

مقرر کثرت القاب واسما

وہ شہ والاسب عالی نسب ہی

ہی عبد اللہ اسکا پدر امجد

لجی ہاشم اسکا والد مشہر ہی

ہی والد اسکا بیشک جان فقی

ہی مرہ بن کعب ابن لوی جان

نہر ہی ابن مالک بن نضر ہی

کنانہ یہ خزیمہ کا ہی نسر زند

تیا ہوں انتخاب اُنسے ای خوشحال

مواہب اور شواہد اور معارج

لجی تحفہ روضۃ الاحباب والا

نبی کا دُر باک از روئے ایجاز

ہی سوداوی رسول اللہ کی سی ہی

وہ موجب الشان کے امکان کا

اک مرسل الوافزون سے اکمل

وہی ہی بہترین واسلہ اللہ

کہ اصلی ہی وہی نام مجتہد

مواہب دین لکھے تاجار حدیث

ہی انکی شرح کو طومار درکار

مدل ہی بتفصیل مشی

جیب بارگاہ قدس رب ہی

ہی عید مطلب ہیں شاہ کا جہد

یقین عبدالمناف اسکا پدر ہی

کتاب ابن مرہ باب اسکا

لوی ہی ابن غالب بن قہرمان

نظر بیشک کنانہ کا پسر ہی

حزیمہ مدرکہ کا جان دلبند



مضر ابن نزار ابن معد جان پہ  
 ہیں پھان تک متفق علما سے الشبا  
 مگر میں متفق جمہور علما  
 کہ ابراہیم و اسماعیل ای یا  
 رسول اللہ کے اجداد سے ہیں  
 مویب اور مارج میں بدستور  
 جو بی بی آمنہ بنت وہب ہی  
 وہب ہی سرور عالم کا نانا  
 یواکے میں پیدا وہ سنو تم  
 لہجی و سر قول سے وہ آتوین لہجی  
 اہنی دن ہی اہلی معمول حرمین  
 دو شنبے کا اٹھا وہ روز فیروز  
 زمارچ وقوع واقعہ فیل  
 لہجی قی تو شیروان کی تبت ریت  
 زعفر حضرت عیسیٰ ای خوشحال  
 ہوا ہی جبکہ پیدائش عالم  
 لہجی کلمہ طیب وہ بافضاحت  
 بہت ظاہر ہوئے ایسے عجائب  
 کی ہی آمنہ اس شاہ کی بان

معد باصفای ابن عدنان  
 ہوئے ہیں مختلف بعد اسکے دریا  
 نوارچ و میر کے کل عظماء  
 وہ نوح و شیت لہجی بے ریح کرا  
 لہجی حضرت ائین ہی اولاد میں  
 لہجی ہی دس کتب میں یونہی مذکور  
 وہ خاتون مادر شاہ عرب  
 ہی باپ عبدالمناف اسکا ای دانا  
 ربیع الاول اندر روز دوم  
 مگر مشہور ہی وہ بارہویں لہجی  
 یقین فرح ولادت بوجہ بے میں  
 کہ دنیا میں ہوا وہ جسٹوہ افزور  
 وہ پچن روز تبت گذرے تھے بمقتل  
 تھا سال چہل و دوم از حکومت  
 اٹھے پچھ سو کے اوپر بیست سال  
 کیا سجدہ خدا کو وہ اسی دم  
 پترھا پھر فاتحہ کی پہلی آیت  
 لہجی ارماس و کرامات غرائب  
 ہوا ایک نور ایسا تبت و رخشا

کہ ملک ہشام کی قصور و عادات  
 بلجی حرم اسید حوران جنت  
 نقابت اللہ اوپر ایک جھنڈا  
 ملک بید کھڑے تھے بت ہو این  
 بلجی یک لنگا ہوا تھاریشی تھان  
 بلجی مروی ہی کہ بت چودا کنگورے  
 ہرستش کی ندی ساوا کی سہ کمی  
 بتان جتنے تھے بت کبے کے اندر  
 ٹیپی کتبہ اللہ حق کو سجدہ  
 تھے تنے حاملہ عورات اس سال  
 بہت اس سال میں بارش ہوئی ہا  
 بخومی کا خون کی ای خسروند  
 بلجی دیکھ اسکو بہت رہاں وہ جا  
 پلائی آئند اس شاہ کو دود  
 کثیر بولب قی جو قویہ  
 یہ چودہ روز کے بعد از ای بھائی  
 حلیمہ از قدم شاہ دین رہت  
 ہوں جب عمر اشرف چار سال  
 وہی خاجب پانچواں سال ای باد

نظر آنے لگے ہیں مجھ کو خوشدست  
 برے گھر آئے تھے وقت ولادت  
 ہمشرق دوسرا مغرب میں لترا  
 بلجی سب کرتے تھے وہاں کسین یاقین  
 زمین سے آسمان تک خوب نشان  
 ہمارے سے گرسے نو شیروان کے  
 بلجی آگ آتش پرستوں کی بلجی بوجی  
 گرسے و سرگون یکسر زمین پر  
 گہا مجھ کو کیا اب پاک اللہ  
 جنے ہیں سب کے سب پیران غشیل  
 جہان سے مخط سالی سب گئی ہا  
 نابین ہو گئیں تھیں نین دن بند  
 بتوت کاکے ہیں ایسے اقرار  
 مقدم ستا دن تک ہی اکی خود  
 پلائی سات دن از بخت درخواہ  
 حلیمہ قی وہ پنجم سکر دلی  
 بیت پائی مرقی اور برکات  
 ہوا ہی اسکا شقی ہمدرد والا  
 ٹیپی آہ رحلت اسکی یاد

مخلص مصطفیٰ جب چارمہ کا  
ہوئی جب ہشت سارہ سہرہ  
ابو طالب حقیقی شاہ کا  
ہو ایترا برس کا جب وہ بانام  
بجیر ایک راہ جو تھا در راہ  
ہی دیکھا ت مہاری پر وہ خر کر  
درخت و سنگ جو تھے تھے در راہ  
انروہ جلد استقبال آیا  
اٹھا لوگوں سے یوں وہ بگیاں  
صحن خشم الانیا کے حنی آثار  
میں دیکھا دور سے بے شبہ و اللہ  
نہیں کرتے ہیں سجدہ سنگ و شجرا  
بھی دیکھا ہشت پر مہر نبوت  
بھی دے ہوسہ بدست و پا اظہر  
اٹھایا عنقوب اسکی نبوت  
ہو جب بیس برسوں کا پیر  
انھا صدیق بھی تب اسکے ہمراہ  
نبوت سے ہی وہ بولے بشارت  
وہ جب پچیس برسوں کا ہوا

وفات اسکا تہی والد کیا تھا  
ٹی ہی انتقال اس شاہ کا  
بدل نہ گذارے گا تھا ہر دم  
گیا ہمراہ چچا کے جانب شام  
سماوی تھا کتا بون سے وہ آگاہ  
کہ سایہ ابر کا تھا شہ کے سر پر  
پیمبر کو وہ سب کرتے تھے سجدہ  
سعاد شاہ کے طے سے پایا  
کہ یہ پیغمبر آخر زمان تھا  
ثب میں ہیں وہ لبس میں نمودار  
اُسے سنگ و شجر کرتے ہیں سجدہ  
پیمبر کے سوا دوسرے کو زہار  
دیا روٹا ہوا ہوسہ برقت  
گوای اسکے دی پیغمبری پر  
زمین شرق تا مغرب پاؤں شہر  
گیا پھر شام جانب بار دیگر  
ملا ہی اور ایک راہ در راہ  
تھی صدیق کو آئی صداقت  
خدیجہ سے نکاح انکا کیا ہی

زینت بیچ چاہی ہی دوسرا بیت و شیبہ کی سننا تھا آواز

لمبی از تبتیس تا جا پس ای بار  
 برس گیا راسے تا تبتیس بے قبل  
 برس تبتیس سے لے تا چہل سال  
 بھی شش بہ قبل بعثت شاہِ جالا  
 ترانے غار میں ہو رونقِ انسرا  
 وہی آیام میں خلوت کے پقیل  
 سلام اسکو کیا ہے وہ ادبِ ساقی  
 کہا پس با محمد بنِ جونِ بیرل  
 زمین پر پاؤں کو اپنے وہ مارا  
 وضو استنجا سرور کو سکھا  
 کہا یہ تجھ پر اور امت پر تیرے  
 پہل سالِ خاتب و شاہِ عالم  
 بہ خلود کی تاریخِ سیوم  
 خدیجہ لائی ایمان پہلے تحقیق  
 لمبی ایمان لائے انکے بعد عثمان  
 بل و عامر و سہار و یاسر  
 بہت کفار سرور کو ستائے  
 ہو صابر حضرت شاہِ رسالت  
 تھا بہشت سے نبی کے سالِ چہل سال

بہت اسکو نظر آتا ہے انوار  
 رنقِ روز و شب اسکا تھا بیرل  
 رنق اسکا تھا اسرافیل ہر حال  
 ہمیشہ خواب پچھے دیکھتا تھا  
 وہ خلوت یک مہینا مینہا تھا  
 ہوا ہی ہسپ نازل حق سے بیرل  
 تھا لایا پانچ ہی اتر آ کے آیات  
 تو اس امت کا پیغمبرِ مقبل  
 وہاں یک چشمہ تب پانی کا نکلا  
 لمبی دور کھت نماز اسکو پڑھا  
 ہمیشہ فرض ہے ای شاہِ حق سے  
 لمبی تھا روز و شب وہ معظم  
 ملحق وہ یک قول سے تاریخِ ہشتم  
 علی پس زید پس ابو بکر صدیق  
 زبیر و سعد و طلحہ عبدِ رحمان  
 سوالنے کئی اصحابِ فاجر  
 ہو دشمن اسکے یاروں کو دکھا  
 تھا صبح و شام بس شغلِ دولت  
 عمر اور حمزہ تب لائے بنِ ایمان

ہو ادین مہین کو ان سے قوت  
ہو مکمل کا فران سب توین سال  
کہ شہ کی قوم کو نادیون سودا  
لے اپنی قوم کو ہمراہ سرور  
ابوطالب سے بولا شاہ والا  
وہ سب مضمون اسلے کھایا  
ابوطالب نے یہ سنکر گہری  
لیا اقرار گر ہو سناچ یہ بات  
وہ کھولے عہد نامہ اور بچھا  
وہ یونین سال میں سالار فاخر  
ابوطالب جو تھا سردار کا غم خوا  
نیک بعد اسکے تیسرے روز  
یہ ہر دو جب تھے سرور کے مدد  
بھی چھے انفار آئے گیا روین سال  
مدینے سے بھی آ انفار بار بار  
الھون کے ساتھ شہ مصعب کو بھیجا  
بسال سیزدہ مصعب کو کا  
لے آبا شاہ کی خدمت میں شاد  
گئے اصحاب تب از حکم حضرت

ہوئی آسکارا شہ کی دعوت  
لکھے یک عہد نامہ زشت افعال  
بسین تا چھوڑ مکہ جا بہ صحرا  
رہا شہ سال جا یک غار اندر  
کہ کثیر ایک بھیجا حق تعالیٰ  
خدا کا اور میرا نام چھوڑا  
یہ قصہ کا فزون سے سب کہیا  
رکھیں کفار قطع رسم سے بات  
خبر اس شاہ کی سب سے پہلے  
لے آیا غار لوگوں کو باہر  
وہ جلت کی ہی دسویں سال آیا  
ہوئی قلد ہرین کو رونق افروز  
ہوای اسکو انکا درد بسیار  
امش ہو گئے ایکن نے الحال  
کئے بیعت نبی سے اشکارا  
کیا قایم مدینے میں وہ دین جا  
یقین ستر کے اوپر پانچ انفار  
وہ سب بیعت کئے از شاہ اکول  
مدینے کو کئے تکتے سے جوت

جو اس طرح کہ درین سال  
کرتی انکاں سیرت حال

جس عجیب چودھوان سال ای کوکار  
 دئی یہ خبر تب جبریل اُکڑ  
 پوغار نور جانب زینت افروز  
 تفتی ہی اسپوگری ایک جالا  
 ہوا ایک بھار لکیر کا نمودار  
 وہاں روح الامین شاہ پائے آیا  
 سہ صیق و شاہ زمانہ  
 وہ تھا ماہ ربیع اول ای جان  
 ہوئے وہ میں کئے اعجاز ظاہر  
 جو تھے اہل دینہ منتظر سب  
 ہوئے آنے سے اسکے عید پر گھر  
 برک بہ آرزو رکھتا تھا جانین  
 دے مشافون سے سرو نے کیا ب  
 رخصتی جہان ہو کو مفسر  
 ابوالیوب انصاری کے گھر پائے  
 اسی کے گھر میں انرا شاہ عالم  
 آیا مسجد بنا سرور اسی سال

کئے ہیں قتل شدہ کا مکر کفار  
 لے تب صیق کو پہراہ سرور  
 تھا اس میں اقامت تابستہ روز  
 لہو تر اسپوایت سے اپنے والا  
 پھر سے یہ دیکھ ہوا بوس گفتار  
 خدا سے حکم تہ ہجرت کا لایا  
 ہوا شہر دینے کو روانہ  
 خانگرہ پیر کا تھا روز پہچان  
 غرض بھنچا دینے کو وہ فاخر  
 ہوئے آنے سے اسکے منتر تہ  
 ہی آئی دولت توجہ پر گھر  
 کہ اترے شاہ دین اپنے مکان  
 ہی میری اوتھنی ماہور از رب  
 وہ منھلی تہ سین اس ہی مکان  
 وہ بیٹھی ہی بحکم خالق الناس  
 ہوئی انصار میں شان اسکی اعظم  
 جہان وہ اوتھنی بیٹھی تھی خوشحال



جسی دو گھر پائے سچی کے بنایا  
 جسی تھکے سے علائق کو بنایا



بلجی انصار و مہاجرین اسی سال  
 جہاد اسی سال میں جب فرض آیا  
 لڑائی بدر کی ہوئی دوسرے سال  
 بہت غزوے ہوئے ہیں اور قوم  
 بلجی چھ توین سال میں سالار عالم  
 کئی ایمان سے پائے ہیں مکریم  
 ہوا صلح حدیبیہ اسی سال  
 ہوا خیبر کا غزوہ ساتوین سال  
 حنین و طایف و جعرانہ اسی سال  
 بلجی نوین سال میں اکثر جماعات  
 بلجی دسویں سال حیدر کو پمیسر  
 عطا کی فتح اسکورت یزدان  
 جو جنگوں میں تھا سرور میں و غرور  
 ہوا ہی جنگ دس غرور میں جان  
 سرا یا ہیں جو بھیجا شاہ فوجین  
 ہوئے دس سال میں واقع یہ جنگ  
 خلیفوں کے بھی عہد اند رفتہ رفتہ  
 خصوصاً وقت میں حضرت عمر کے  
 اگر چاہتے ہیں وہ رب متعال

بندھاسر و راخوت یک منوال  
 کئے بھیجا شہ عالم سرا یا  
 لڑائی ہوئی احد کی تیسرے سال  
 بسال چارم و در سال پنجم  
 لکھنا ہون کو دعوت کے قایم  
 کئی اسکے کئے فاحد کی تعظیم  
 بلجی فرض حج بیت اللہ ہی سال  
 ہوئی فتح مکہ آٹوین سال  
 یہ غزوے ہیں سرا یا اور بسیا  
 ہوئے اکثر مسلمان شوق دل ساتھ  
 ہی بھیجا جنگ کو ملک بن پر  
 ہوئے امراء و ان کے تب مسلمان  
 وہ سنیا میں رہے یاد نیچہ بات  
 نہ باقی میں ہوا ہی جنگ پچان  
 وہ سنیا لیس لکھے ہیں کتب میں  
 کھلا پی پی جو طرف اسلام کار  
 ہوئے اور ملک آئے ہیں بہت تھ  
 بہت دعو میں مجھے فتح و ظفر کے  
 لکھوں دس رسالے میں وہ احوال

<p>             بلجی دسویں سال میں دہ شہاء ابرار              بلجی ہای آیہ الیوم التَّوْبَةُ تَزِيلُ              بلجی حق بھیجا مہین سو روئے کھنجر              دہ پس تسبیح و استغفار کے ساتھ              مدینے کو جو بھیجا اگے سالار              کیا صدیق کو حکم امامت              ربیع الاول اندر پیر کے روز              شہر عالم کیا دنیا سے رحلت         </p>	<p>             کیا سچ و دواع ای ٹیک اطوار              کیا حق دین کی تقسیم و تکمیل              کیا تسبیح و استغفار کا امر              نہایت مشتعل رہا طہارن رشت              حوامہ صفر میں آہ میاں              اشارہ تھا یہ ہر امر خلافت              کہ تھی وہ بار و حوین تاریخ پر              ہوی دنیا میں سب قائم قیامت         </p>
---	--

لیا اہل سیر کہ رقم ستر ہزار اعجاز  
 بنیں ہی صخر خرق عادت ہر سلطان انکار

<p>             ہوئے جو مجھے بسر و ظاہر              ہی قرآن اول اعجاز ظہر              بلجی مزاج اسکا اور بشق التوحی              بلجی طفل خورد جو پیدا ہوا ہی              نبوت پر دیے اسکی شہادت              کئے تسبیح کنگر ہاتھ شہ کے              پتھر پانی لے اوپر تیر آیا              بلجی جس کپڑے کو ہاتھ اسکا لگا              مبارک انگلیوں سے چورواں آب         </p>	<p>             بقول تو ہو دینگے اکثر وفات              کہ باقی ہے جہان میں تا بحشر              جہان میں معجزہ یہ شہر ہی              اسیدن بات سے کیا ہی              بہت سے جانور اہل سعادت              کئی ہی ایک ایوب بات شہ سے              تاجر بلجی یک زمین کو چیر آیا              نہ آتش کا اثر اس پر ہوا ہی              ہزاروں کو کیا ہی پلین سیرا         </p>
---	--



<p>وہ خر میا بھی لایا شریف          فصاحت سے رسول اللہ کے ساتھ          بچی حنا نہ کیا فریاد و زاری          ہووے روشن دعا سے بچے تھوڑے          ہووے اکثر مرض سے لوگ بے باک          طعام کم ہزاروں کو کھلا یا          ہووے قیصر مبارک سے بچی ظاہر          ہوں زاید معجزے اسکے امی          نہیں تحریر کی پس اسکی طاقت          میں عربی فارسی ہندی زبان میں          لکھا چوچن اندر مفصل          بچی سب ازواج پیغمبر پودن</p>	<p>زکوٰۃ شتر اوکا شجر ہی          بچی زہر آلود ہر غالہ کیا بات          جدائی سے لے اسکے بقیاری          بچی چشم کورہ در زاد بال نور          ہو بچن کوریان بچی کور سے پاک          بچی مردوں کو بہت سرور جلا یا          بچی اکثر معجزے بیشک ای ماہر          اگر ہوں جمع سب نبیوں کے اعجاز          نہیں ہی انکے کثرت کو نہایت          کتابیں مستقل ہی اس میں          یہاں ذکر بنی لکھا ہوں محل          ہو سپہ اور یاروں پو صلو ات</p>
--	---

یہاں سے ذکر ازواج اور اولاد پیغمبر  
 نہیں ساحل نظر آتا ہی بخیر فیضان کا

ذکر ام المؤمنین حضرت خدیجہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا

<p>خدیجہ زوہدہ اول ہی ای بار          خولید کی ہی وہ پاکیزہ دختر          ہی بیشک عبد عزیٰ ابن قحطی          یہاں اسکا نسب بتا ہی اصل</p>	<p>تھے گیا راشاہ کے ازواج اطہار          لقب ہی طاہرہ اسکا مطہر          خولید کا پدر ہی عبد عزیٰ          نسب سے سرور عالم کے کامل</p>
---	---

<p>ہوئے دو اس سے فرزند ہندو مال ہوئی ایک ہند نامی اس سے دختر شرف ہوئی نکاح مصطفیٰ سے نبی کی عمر سے کچھ سو سال مجھ دو سال دسواں تھا زبشت ت اسکی قبر پر ہو صبح اور شام</p>	<p>ابن ابی اسکا مرد پہلا عقیقہ ہا بعد اسکا نوح دیگر بنوت سے وہ پندرہ سال آگے لھا اسکی عمر سے چالیس سال کئی رمضان کی دسویں کو حلت تجبات و سلام رب علام</p>
--	---

ذکر اقام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

<p>حق مجبور ہر مایہ سرور کی تحقیق مناقب میں بہت اسکے جلیلہ بیان وہ آگیا در ذکر صدیق وہ پائی ہے ولادت باسعادت نبوت سے یقین دسواں وہ تھا زفاف اسکا ہوا در سال بہت ہی دوست رکھتی تھی وہ نکاح اس میں نہیں کرتے تھے لہذا ہی مکروہ جانا بدعت منکرات فضیلت اسکی ثابت ہی ہے سر حق از فقہاء و فصحاء صحابہ وہی تھی باکرہ زن شاہکی</p>	<p>ہی دسری عائشہ بنت صدیق حق علم و فضل میں وہ بے عید ہی وہ تھی ہم نسب سرور مجتبیٰ ہی مروی سال چارم تھا زبشت نکاح اسکا ہوا در ماہ پیشواں لھا اسکی عمر سے تہ سال نکاح اس ماہ میں ہوا وسطی زطن جاہلیت و بیچار کفار نکاح اس ماہ میں ہی جان سست خبر کہ کے ہوا سب بی بیوں پر زایل علم و فتویٰ تھی وہ آگے لھا اسکا مرد درہم چار سو جان</p>
---	---

سترون کو کئی رمضان کے رحلت  
ہوئی دفون بقیع پاک اندر

برس تھا جبکہ اٹھاون زحرت  
طی چھ ست سال اسکی عمر اظہر

### روایت

کہ فرمایا مجھے شاہ رسالت  
تو قدر زاد برہی کر کفایت  
لگا دے اسکو جنگ تو نہ پویند  
کہ صدیقہ کئی یون عرض خدمت  
کرے جنت میں مجھ کو تیری زوہ  
صبا کے قوت کو مت کر ذخیرہ  
اتار اپنے نہن سے ای خرمند  
ہوئی بے مثل وہ بی بی بانیار  
گہ بی بی عائشہ پاکیزہ اطوار  
تھا پیراں کو پویند اسکے اسد  
تھا بھیجا پاس اسکے لاکھ درہم  
فقیروں اور خلیشوں پر بکیم  
کچھ باقی رہا ساکن کے خاطر  
اگر لیتی تو کیا ہوتا برے کم  
والا ایک درہم اس سے رکھتی  
طی ایسا بولتی از روئے حسرت

جناب عائشہ سے ہی روایت  
تو مل جاتا ہے گرجھے سے بخت  
نہ کہ نہ جان کوی کپڑے ہر چند  
بھی دسری آئی ہی یہ یک روایت  
نہ ای شہ کر دعا تو جی کی درگہ  
گہا نہ گرتو جیتی ہے یہ رتبہ  
پرے کپڑے کین جب بگ پویند  
وصیت سے منی کے پس ای ہشیار  
گہا عروہ کہ من دیکھا ہوں کیا بار  
کئی خیرات ستر الف درہم  
طی عبد اللہ زبیر یک دلی اکرم  
اسیدن کردی وہ اسکو تقسیم  
طی طی اس روز روزہ ای شاطر  
ہئی باندی کہ گوشت از ایک درہم  
ہئی یہ بات مجھ کو یاد میں طی  
جناب عائشہ در وقت رحلت

<p>خلاق کا شتے تا جمعہ کو بیشک میں ہوتی کاش نادنیامین پیدا مجھے ہرگز نہ کرتے یاد کوئی یہ کیا ہی خوف وحشت آہ و زار پر خوف حق سدا غالب ہے ان پر ہر اسان حق سے پس نہ نارے حق تھے سب خوف خدا سے یونہی لڑا</p>	<p>گر گرین کاش ہوتی غنی شجر یک بھی ہوتی کاش گرین ایک قیلا بھی کہتی تھی میں ہوتی کاش ایسی تعالی اللہ یہ کیا ہی انگساری خوامن بن گرجہ مامون و بشیر تھا اسکا پدر بزرگوار بھلی یون ملک حق کے مقرب اور رسولان</p>
---	--

ذکر ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

<p>ہی جسکا نام سودہ بنت زعمہ بھی عبد اللہ بن ابی اسکا پدر وہ مالک بن حنظل کا سن پر لوی میں ہم نسب ہوئی شہ سے وہ یہ مرد و زن بنی پتر لاکے اچان وہ ان شوہر کیا ہی اسکا رحلت ہوئی وہ سرور عالم کی زوجہ سن چون میں رحلت کی بشوال</p>	<p>ہی بشری سرور عالم کی زوجہ وہ زعمہ قیس کا جان پسر ہی اب اسکا عہد و دابن نفر ہی ہی عامر بن لوی باپ اسکا پچان نخل اول کیا تھا اسکو سکران کئے ہر دو حبش کی دوسری ہجرت ز بعد رحلت بلالی خدیجہ تھا در ہم چار سو مہر اسکا خوشحال</p>
--	--

ذکر ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

<p>چہارم زوجہ خیر البشر ہی عمر ثقی ذکر میں ہوو یگانہ ذکر</p>	<p>ہو حفصہ دختر حضرت عسری ہی وہ بھلی ہم نسب سرور کی مشہور</p>
--	---

<p>مقرر پنج سال از پیشین تحت غنیس ابن خذافہ اسکا شوہر کیا مرد اسکا بعد بدر رحلت نفا ہو اسکی بد خلقی سے سالار عمر اس سے نہایت رنج پایا کہ روزے دن کو رکھتی عہد بہت رجوع اب اس سے کر ہی وہ بخت ہوا معلوم اس سے کوی عورت تو بد خلقی ہو اسکے صبر خوب امور دین میں گراوے قصوری سن بحری تھا پنیہا لیسواں جب</p>	<p>وہ بی بی پائی کے مین ولادت سے دو نو لاسے ایمان مصطفیٰ کنج اس سے کیا شاہ رسالت دیا اسکو طلاق رجعی کی بار وہ مین یہ حکم حق جب سیر لایا نمازین شبکو پر ختی عہد بہت وہ تری زوجہ کیا تب شاہ رحمت بہت کرتی ہو کر حق کی عبادت کہ دیو یگا اسے حق ابراویہ سزا ہی یا طلاق اسکو ضروری طرف جنت کے وہ خاتون گئی تب</p>
<p>وہ زینب جو خرمیمہ کی لقی دختر بھی عبد اللہ خرمیمہ کا پدری یقین عبد مناف ہی باپ اسکا بھی زینب میمونہ کی بہن ہی جان وہ نشر کو کھلاقی لقی بہت حب طہیل حارث کا بیٹا اسکا شوہر غنیہ ابن حارث بھائی اسکا</p>	<p>ذکر ام المومنین حضرت زینب بنت خرمیمہ رضی اللہ عنہا بنی کی پانچویں زوجہ ہی ا طہر وہ عبد اللہ کا والد شری سلا ابن عامر کا وہ بیٹا لقی بیٹی عوف کی ہند سکی ہی جان ہوئی ام المساکین سے طلق طلاق اسکو دیا وہ جبکہ اس وہ بی بی سے کیا ہی بیاہ اپنا</p>

عبدیہ ابن حارث با سعادت بسال سیوم ہجرت میسر تھا اسکا ہر سین عیس در ہم ہی وہ کئی شہنہ نزد حضرت بیج الآخرہ کا تھا وہ غزہ	ہی جنگ بدر میں پایا شہادت کھان اپنا کیا زینب سے خوشتر بھی بارہا وقتے زر کے ای اکرم کئی رعت سن چارم زہجت تھی اسکی عمر اقدس تیس سالہ
--	--

ذکر ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ہی چھوٹی تہ کی زوجہ ام سلمہ سہی بند سے تھی وہ بصیرہ بن عبد اللہ ابن عمر بعض ہی ابن مرہ باب اسکا ابو سلمہ تھا پہلا اسکا شوہر تھے بعد از وہ بنے کو بھی ہجرت سن چارم تھا ہجری ماہ شوال ہو پای ہمدس در ہم کا ہسب تھی اسکی عمر تباستق ابر چار	کلید بابہ کنج عیلم و حکمہ تھی زینب بو امیہ بن مغیرہ عمر غزوم کا۔ جانو ہسرب تعب ابن لوی کا ہی وہ بیتا جس کو گئی قرہ دو ایمان لا کر تبا بعد از مرد اسکا رعت کھان اس کے سرور با جلال سن باستق میں رعت پائی دریا موتی وہ آخر ازواج سالار
--	--

ذکر ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

ہی زینب ساتویں ایش کی بی بی وہ بی بی کا پدر ای نیک خفر وہ ابن صبر وہ ہی ابن مرہ	امیہ عنہ سرور کی بی بی جحش ابن رباب ہی ابن یہر کہ بعد مرہ کا پنجم ہی یہ
---	---

کیا تھا عقد یہ بی بی سے اہل  
گیا حکم نکاح اس شاہ کورب  
ہی اسکی شائین آیت کی منزل  
افقی تب عمر زینب بنتی و خپسم  
برس وہ بیوان طہات زہرت

جو متنبہ تھا شہ کا زید اکمل  
طلاق اسکو دیا ہی زید نے جب  
ولی اسکا خدا شاہ تھا جبریل  
نکاح اسکو کیا شہ سال چارم  
کئی ہی عمر مزین میں وہ حلت

ذکر اہل المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ہی زوبہ آقون شہ کی مقرر  
مسانع کی افقی عورت وہ پہلے  
گیا جا جنگ قوم مصطلق پر  
ہی ابن قیس کے حصے میں آئی  
کیا ہی اسکی آزادی مقرر  
کہ ای سرور ہوئی ہونین مسلمان  
گیا ارشاد اسکو سید الناس  
کہی وہ کہا ہی بولا شاہ اکوان  
نکاح میں لاؤ لگا اپنے ترے تین  
ہوئی بیبا وہ داک کو آزاد  
حسینہ فی بہت وہ بیس سالہ  
بہت تھا زہد و تقویٰ سمین بچا  
سن بچا وہ میں حلت کئی ہی

جویریہ جو فی حارث کی دختر  
طی اولاد جبریمہ مصطلق سے  
سن بچم زہرت حب بمبیر  
وہ بی بی طی ہو قیدی تب ای بھائی  
یقین نون اوقیہ داکٹ اسپر  
کئی وہ عرض جا از شاہ دوران  
میں آئی مانگنے اب کچھ ترے پس  
کہ میں کرتا ہوں بہتر بچہ احسان  
کہ تیرا مال وہ سب کراد میں  
وہ اس ارشاد بس ہو کے دل  
نکاح اسکو کیا تب شاہ و والا  
تھا اسکا مہر درہم چار سو جان  
پس اسکی عمر جب میں ستھ ہوئی

<p>جویرہ بری متعبدہ تھی غاز صبح بعد یکروز سالار جویرہ غازی صبح بعد از ہفت چاشت اگر شفاغیر تو ہی کہا بول شیخ من شیخاں کیا ارشاد میں نے جب گیا جہاں بھی نہایت جتنے یہ پیرچی تو تو غالب جوئیگی وہ چار کلمے</p>	<p>بذکر و بندگی متفردہ تھی وہ خاتون کے گیا نزدیک بھار نہوی مشغول شیخ ای معزز کہا اسکو گیا میں جب سے باہر کئی وہ عرض ان ای شاہ کامل تیرا ہون چار یہ کلمات تیرے بار کو اگر ساتھ اسکے وزن آکر ای میں چار وہ کلمات تھے</p>
---	--

بِسْمِ اللَّهِ وَبِحَبْلِ عَدَدِ خَلْقِهِ وَرِضَىٰ نَفْسِهِ وَنَهْدِ عَرْشِ شَدِيدِ مَلَأَ كَلَامًا

<p>داریج میں کہا بھان شیخ دہلی جویرہ کو نامعلوم ہوا اب بھی اس کلمات میں ہی کیفیت وہ نہایت سے بد مشہد و مکرار والا شک نہیں اس بات ابد بھی جو کرتی تھی وہ شیخ اکرم کہ مثلاً کوئی کہیگا با عقیدت ترہا دیر اور ویک الف باری ہر یک کیفیت جب ہوو کمال وہ کہتا ہوو از رو سے تحقیق</p>	<p>کہ بھاسر و رکایہ مقصود اس یقین یہ کیفیت شیخ کی سب کہ ہی مدلول زاید ہکا ہے شک جویرہ پیرچی بھلی جو کو ای کہ ہی احو عمل قدر تعجب پر کرے تا ساتھ اسکے اسکو بھلی ضم بھی پر مودرودان الف اکثریت نواب ہوو گیا اسکا اس بھار حقیقت اسکی ہو کشور قابل کہا ہی جون جویرہ کو حضرت</p>
--	---



تو ہی بے شبہ یہ یکا امر دیگر | اگر ہووے کم توب اور اجر اکثر

ذکر ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ہم ام حبیبہ شہ کی زوجہ ایوسفیان کی بنت رضیہ امیہ ابن عبد الشمس بیگا ہی شہ کی ہم نسب وہ ہونوت عبید اللہ عجب تھا اسکا شوہر عبید اللہ وڈن ہو کر رضا پیام از درواج اس سے پیہر یہ سن ام حبیبہ کر بشاشت بخاشی کر تبیع اصحاب کسب تھا مہر چار سو شقال زرین تکلف سے کھلایا سکو کھانا تھا ہجرت مہی کے سال ششم مدینہ میں ہوئی ہی اسکی خلوت	بڑی فاضل نیک اوصاف و سخنیہ وہ ہی ابن حرب ابن امیہ بن عبد المناف وہ ابن قضی ہوئی ستر سال پیدا قبل نبوت گئے ہر دو حبش ایمان لا کر شرابی ہو کے دنیا سے سدا بخاشی کو لکھا اپنا مقرر دی خالد کو چ اپنی وکالت پر تھا خطبہ مبارک عقد کاتب بخاشی ہی دیا اے نیک آئین کیا شہ پاس بی بی کو روانہ مدینہ کو وہ پچھنی سال ہجرت ہی ہوتا لیس ہجری بیچ رحلت
---	--

ذکر ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

صفیہ شاہ کی دسویں بی خاتون یقین وہ ابن خطاب کی فاضل دختر کنانہ عقد بعد اسکو کیا ہی	وہ فاضل بے شبہ از اولاد دارون تھا اول ابن اشکم اسکا شوہر وہ خیبر میں سچ مارا گیا
--	--

صفیہ قید بوغین آئی جب حب  
نبی اس سے عرض دیکر لیا جب  
کئی وہ عرض ای شاہ رسالت  
خوشی سے میں نے اب آزاد ہو کر  
خدا سے پاک اور اسکا پیسہ  
نخام اسکو کیا پس شاہ نے احوال  
فتحی بن ابی کاستر اسال سے کم  
صفیہ فتحی نہایت خوب صورت

لیا جب وحیدہ کلی سے تب  
بھی جانے اختیار اسکو دیا جب  
کہ میں لاتی ہوں ایمان قبل ورت  
یقین جانے سے اپنے قوم اندر  
احب میں پاس میرے اوپر تہ  
تھا ہجرت سے یقین و سالت سال  
لٹھا اسکا ہر آزادی ای اکرم  
سن بجاہ میں بائی و پھلت

ذکر ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

جو زوجہ مصطفیٰ کی گیارہویں حب  
وہ بنت حارث ابن خزیمہ فتحی  
کیا بورہم اسکو عقد بعد از  
سن ہجری وہ ہفتم تھا مقرر  
بھی تھا جب سال اکاون نہ ہجرت  
سمجھ کے سے حب دس میں وہ بجا  
بوقت مرگ اسکی عسر والا  
پہ گیا رابی بوغین یکہ خدیجہ  
کے تین بیات اس شہ کے حلت  
تھا گورستان جو یک کے میں چون

یقین میمونہ ام المومنین حب  
اور مسعود بن ثقیف کی زن فتحی  
ہوئی پھر بیاہ سے شہ کے معزز  
وہی حب آخر ازواج سرور  
کئی حب جرف میں دنیا سے حلت  
نخام اسکا بھائی اس بیاگھ ہوا تھا  
الفتحی بے ریب و شک ہوا دلا  
بھی زینب و دوسری ہنت تہ  
ہوئے میں فوت باقی بعد حلت  
پوری بیا بیا خدیجہ اس میں درون

یہ حالت ہی زحالت عجیبہ کہ عقد خلوت و ترجیل و تثنین سوال کے تمام ازواج سرور حرم دو تھے شہ عالم کے ای یار اور شمعوں کی بیتی ماریہ مقوقش نصر کا تھا جو کہ حاکم لیحان گت اسکو چھتا تھا و سرور برس و ہسلوان تھا جب نہج بھی ریحانہ حرم شہ کی دگر ہی ہوئی ہی جب فریضہ کی لڑائی رسول اللہ چاہا کر کے آزاد کئی وہ عرض خدمت ای بے سیر رکھا و نہی اسے شاہ رسالت حرم تھی اور یک شہ کی جمیلہ حرم تھی سرور عالم کی شری یہ سار اہبات المومنین ہیں	بھی ہی از اتفاقات غریبہ ہی میمونہ کا سرف اندرای باں بقیع اندر ہوئے مدفون شہ سرور یہی مشہوری بعضے کہے چار شریفہ قطبیہ وہ مصریہ ہی اُسے بھیجا تھا ہدیہ نذر خاتم تھابی بی عایشہ کو رشک اسیر جناب ماریہ بائی ہی رطلت وہ بنت زید وہ ابن عسیر سبایا میں اسیکے ہی وہ آئی کرے ترویح اپنی اس سے دل مجھے باندی پنا تیرا ہی بہتر کئی حج الوداع کے بعد طرت تھی جنگ میں وہ آئی تھی حلبہ کہ ام المومنین زینب دئی تھی کہ ازواج امام المرسلین ہیں
---	--

دُر اولاد مجاہد حضرت سید البیاد و صلوة اللہ و سلامہ علیہم اجمعین

صاحب زادہ اول قاسم

تھے سب سنا اولاد پیمبر	بسر تھے تین انہیں چار دشر
------------------------	---------------------------

<p>خدا آیا ہے بن سپر وین دریا          بی بعضے سات بعضے آتے بولے          برای سب قاسم ای خرمند          کیا طفلی من ولت قبل بعثت          بی سوزہ رہے بعضے اے خوشی</p>	<p>بن سپر شفق علمائے انساب          کہ بولے چار بعضے پانچ بعضے          مگر قول صحیح ہی تین فرزند          کہ ہوا القاسم ہی اس سرور کا          قی تب عمر مبارک اسکی دو سال</p>
<p>صاحب زادہ ثم عبد اللہ</p>	<p>ہی عبد اللہ دوم یا کر امت          اسے کہتے ہیں طیب اور طاہر          یہ رشتہ سے دونوں فرزند سرور          اسے کہتے ہیں ابتر ای خرمند          ہوا دلگیر تب وہ شاہ والا          کہا بچہ کو دئے ہیں ہم نے کوثر          بڑا دشمن وہی و ایل ہی ابتر          سمجھ ای بجائی تو کوثر کا معنی          نبوت معجزات و خیر و برکات          اور امت کے کرامت نامحشر          بلحاظ من کوثر شاہ کو جو          محقق عارف و علامہ دین          جو شیخ عبد الغیز دہلوی ہے</p> <p>کہ وہ پیدا ہوا بعد نبوت          ہوا طفلی میں عقی کا مسافر          کہا ہی خاص ملعون نہ کو ابتر          نہ جسکا نام لیوا ہو و سے فرزند          خدا تب سوزہ کوثر ہی بچا          نازین کرا داد اور خر تو کر          موئے ہیں اسکے ت اولاد سرور          ہی بیشک خیر دنیا غیر عقی          شفاعت معرفت و سر کلمات          بی و نل میں اسی میں ای برادر          ہی اس خیرات سے یک فرد بچو          محدث اور مفسر اہل مکین          وہ بحر علم و قطب معونی ہے</p>

بہرینہ  
 عقی

<p>لکھا اسطرح وہ کوثر کا معنی                  رہینگے جکین باقی تا بمحشر                  سدا پر نور تا بندہ رہینگے                  وہ تیرا نام میرے نام کے ساتھ                  تین مذکور تب خطبے کے اندر                  ترادشمن وہی ہو دیکا گمنام                  ندامت سے بہت مشہور ہوگا                  ہوا ہی لعنت و نفرین سے اہل                  ہی باقی حشر تک پر ان دنرات                  لہجی اسکے ان اور اولاد پر سب</p>	<p>تفسیر عزیزتہ ای دانا                  کہ تیرے معنوی اولاد اکثر                  وہ تیرے نام کو زندہ رکھینگے                  اقامت اور اذائین پنج اوقات                  بہر ہر جمعہ طبعی بالاسے ہنسر                  رہینگا حشر تک زندہ ترا نام                  ملامت سے وہ مذکور ہوگا                  ہوا ایسا ہی وہ ملعون ابتر                  غنی کا نام بالتسلیم و صلوات                  درود ان بھیج اس پر ہم یارب</p>
--	--

### صاحب زادہ سیوم ابراہیم

<p>ہی ابراہیم نور العین حضرت                  صبا کے مسند ارشاد خاتم                  بدو الحجہ وہ پایا ہی ولادت                  ہی سلمی قابلہ اسکی مقرر                  دلی خبر ولادت وہ بشوہر                  کہ شہزادہ یہ پایا ہی ولادت                  غلام یک اسکو نجشا ہی اسیدم                  شہ عالم کو ای پدر براہیم</p>	<p>اخیر در دریا کے نبوت                  وہی ہی خاتم اولاد خاتم                  مدینے میں سن ہشتم زحرت                  جناب ماریہ ہی اسکی مادر                  ابو رافع کی زن مولاء سرو                  ابو رافع دیا شبہ کو بشارت                  رسول اللہ ہو کر شاد و خورم                  گنا جبریل آبا عز و کریم</p>
---	--

جیسا دسر اقول تھا وہ ایک بکرا  
 بھی آیا تو ل ایک ایسا ہی فیروز  
 بوزن ہوی وہ دو یا بتایا  
 بھی فرمایا کہ میرے بدر کا نام  
 بس ام سیف کو حق کا پیسر  
 بھی اپنے دیکھنے لخت جگر کو  
 سنا جب شاہ عالم اسکی سکر آت  
 لے اسکو گو دین محبوب باری  
 بھی فرمایا ای ابراہیم اہم  
 ہی دل بریان ہمارے چشم گر یا  
 دل کہتے نہیں ہم بات ایسی  
 فنی اسکی عمر سولہ روز کی آہ  
 بتولے یک برس دس ماہ چھ روز  
 بنی کا دیکھ کر عبد رحمان  
 کیا تھا منع تو گر بہ بیت  
 کیا تھا منع دو آوازین مان  
 دوم آواز ہی نزد مصیبت  
 بھی جھاتی اور منہم ہر مار لینا  
 ہر آنسو بہا دونا ہر قسمت

بھی سسر ہر دو کے اسکا نام رکھا  
 کہ اسکا نام رکھا اوّل روز  
 رہین دق ہال اسکے کرا یا  
 براہم اسکو مین رکھا باکرام  
 غیاہی اسکو دایہ بت مقرر  
 بنی جاتا تھا اس دایہ کے گھر کو  
 بکر آہی ابن عوف کا ہاتھ  
 ہی بیٹھا اشک تھے آنکھوں سے جاری  
 سب سے تیرے بس گلین ہین اسم  
 مین میرا ندوہ اور مفوم اس آن  
 نہوے حق تعالیٰ جس سے راہی  
 بتولے آت دن اور شانزدہ ماہ  
 ہوا خطہ مرین کو رونق افروز  
 گیا ہی عرض ای سالار دور  
 گہا شہ یہی رحمت اور قوت  
 سو کی نغمہ ہا ہزار شیطا  
 کہ لوح کر پلان ہونا بہیت  
 بھی کہتے اپنے غم سے چھار لینا  
 بغیر شہ و شک ہیکل از رحمت

کسی اور پر کر گیا جسم نابھو  
 نہ لایا فضل شہزاد کو ایجان  
 طعی خاطر تھا وہاں اسوقت سرور  
 صحیح یہ قول ہے پیغمبر رب  
 بقیع اندر کے پس اسکو مدفن  
 طعی چھٹکا شاہ اس کے قبر پر اب  
 نشان کے واسطے پھر ایک پتھر  
 محرم کی طعی دسویں روز عاشور  
 گن خورشید کو اس دن لگا تھا  
 کہا سرور کہ مہر و ماہ انور  
 در او سے بندگون کو اس سے خلاق  
 گن دسویں کو جب لاگای بریم  
 کہ اے قول سے درمست و شتم  
 کئے اس واسطے مردم گمان وہ  
 یقین بظان قول اہل تجیم  
 کہانشہ جب کہ ابراہیم با نام  
 دودا یہ اسکو ہو دینگے بخت  
 مراد بخت از بر رخ رکھے ہیں  
 پلانا شیر دودا یہ بخت

نہ رحم ہرگز کیا جاوے وہ بد خو  
 طعی پانی دالتا تھا عبد رحمان  
 رکھے پس لاش یک چھوٹے پلنگ پر  
 نماز اسکے جنازے پر ہر جانب  
 بنزد قبر عثمان ابن مظنون  
 یہی ہی اب ہاشمی پہلی دریا  
 رکھا وہ شاہ اسکی قبر پر  
 دیا مولود کی دسویں طعی پر نور  
 سبب سمجھے ہیں لوگ اس واقع کا  
 یہ روایت ہیں از آیات داور  
 کرو توبہ تصدیق اور اعتقاد  
 خلاف قعدہ ارباب تجیم  
 وقوع اسکا ہی یاد ربیت و نہم  
 ہی اسکے موت کے باعث گراں وہ  
 ہوا ہی اس خبر سے کہ تو تفہیم  
 کیا میں دودو کے ایام اتمام  
 کرینگے دودو کے اتمام مدت  
 بھی جنت میں با داخل کئے ہیں  
 کہ تا ہو دودو کی اتمام مدت

پانا شیر در دایہ بہ جنت  
یہ امر قدسیہ کی ستر حثیت  
جوہن بعضے مشایخ اسکے قائل  
تسک اس خبر کو ہی کئے ہیں  
بیان لکھتای عبدالحق نامی  
کہ یہ بندہ طبعی قایل بسبر ہی  
کہ کوئی حفظ قرآن میں تھا شامل  
ملک یک قبر میں حق اسلی بھیجے

کہ تاہو دودھ کی لٹام مدت  
منقوض ہنگی رد مسلم رسالت  
ترقی موت کی ہی بعد حاصل  
سہ اس ترقی پر گئے ہیں  
مدارج پیچ اپنے ای گرامی  
تسک میری یہ دوسری خبر ہی  
مواکین ہوا میں حفظ کامل  
کہ اسکو حفظ تا پورا کر اوسے

دُورِ محضرت سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم

بڑی دختر ہی پیغمبرؐ کی زینب  
تقی جب عمر پیمبرؐ تیس سالہ  
مگر یہ اختلاف اس میں ای غلط  
ہنچا تھا حذیحہ کا ابو العاص  
وہ اگے مرد کے ایمان لا کر  
زہد بدر وہ ابو العاص لڑکھان  
اسی زینب کو پھر بخشا شہ دین  
اسی باعث خلاف علما میں ہی بچا  
کر کے سنخ نکاح اقل اسے یار  
غرض سالار عالم بابو العاص

اول شہزادی بکر و ہر کی زینب  
ولادت پائی وہ خاتون والا  
کہ قاسم ہی مقدم پای زینب  
وہ ہی زینب کا شوہر اہل اخلاص  
کئی ہجرت مدینے کو مقرر  
مشرف ہو گیا از شرف ایمان  
بتجدید نکاح یا عقد پیشین  
کہ لانا مرد یا عورت کا ایمان  
ہے بعضے نہ پو سے نسخ زہد  
بھت رکھتا تھا مہر و لطف و خلاص

فتح القادری

اسلام احمد انور



امامہ اور علیؑ ایک پسر و دختر  
علیؑ کو فتح مکہ میں پیغمبر  
بلوغت تھے جب نزدیک چھپا  
امامہ کو بہت چہتا تھا سرور  
وفات فاطمہ کے بعد کرار  
امامہ سے نکاح اپنا کیا یہی  
امامہ نے علیؑ کے بعد ترحیل  
مغیرہ سے ہوا یہی ایک لڑکا  
ہیں وہ آتوان تھا جب زحمت  
دیا لنگ اپنی بہرین سرور  
مکہ لینا از آثار صلی  
ز بعد غسل اور تجہیز و تکفین

ہوئے بالخاص وزینب سے مطہر  
رذیف اپنا کیا تھا ادت اوپر  
گیا دنیا سے وہ تب سوئے عقبی  
نماز اندر تجھاتا دوش اوپر  
وصیت کے بموجب اسکے اہل  
محمدؐ اس سے یک لڑکا ہوا یہ  
مغیرہ کے نکاح میں آئی بیعت  
کہ تھا نام مبارک اسکا بھیجی  
مدینے میں کئی زینب نے رحلت  
ٹرین داخل اسے تاکفن اندر  
بیان ثابت ہوا بروجہ اقوی  
اتار قبر میں خود سرور دین

### دختر دوم حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا

یہ رقیہ دوسری سرور کی بیٹی  
میں یہ دختر عالی نسب کو  
نقی و ستر تیسری جو ام کلثوم  
تھا وہ طبعی بولہب کا پورا چہل  
دست بولہب کی ای برادر  
بہا بیٹو کو اپنے وہ تہ کا

وہ طبعی سہ سال کی زینب سے چھوٹی  
دیا تھا عتبہ ابن بولہب کو  
تھی در عقد عتبہ کا فرستوم  
ہوئے تھے بیاہئے بخت کے اول  
کیا جب سورہ ثبت میں  
نبی کے دختروں سے ہو و میرا

بہک کر فتنہ آنا صلی جا نہایت

برس قبل دخول دے باز گئے  
 مگر ملعون عتبه پر شقاوت  
 دیا دلو کو غمی کے رنج و آزار  
 کہ کہتوں سے ترے ای رب راہ  
 گیا وہ شام کو پہر تجارت  
 درندہ جن کا وہ ان اکثر خطر تھا  
 کہا ہی بولہب لوگوں سے توب  
 محمد کی دعا سے بد کی وہ تیر  
 پس اہل قافلہ کہ جس جہان  
 گیا حق بیند غالب سب پو بے میر  
 نہ متعرض ہوا ہی وہ کسی کا  
 سزا اس کو دیا وہ رتبہ قہار  
 نرض پھر حضرت رقیہ کو سپرد  
 ایسے پراہ بے عثمان جو بار  
 گیا تھا بدر کے غزوئے کو حبشہ  
 مدینے کو جب آیا شاہ ابرار  
 سر تربت پوزہرا بیٹھ اس اُن  
 رسول اللہ شب چادر سے اپنی  
 صحابہ تعزیت کرتے تھے جسم دم

سہرا دنیا کی اور عقیقہ کی پاسے  
 ہو گستاخ ازبشاۃ در سالت  
 کیا تپ بد دعا یوں شاہ ابرار  
 مسلط کیجئے کیا کہنے کو اس سپہر  
 ملی ہی اس کو یک منزل پر آفت  
 ساز کو بہت پس جا در تھا  
 تم یادی ہو دیو آج کی شب  
 بسر میں ناکرے تا میرے تا میرے  
 عتبه کو سلائے اس جو ترسان  
 پس اُٹھو نگاہی دہر نہ کو یک شہر  
 عتبه کے مگر سینے کو پھارتا  
 ہوا دوزخ کا کندہ وہ تہ کاہ  
 دیا تھا بیاہ جو عثمان سے کر  
 کیا بھرت حبش کی ادا کو کار  
 کئی رحلت مدینے پہنچ رقیہ  
 کہے ہیں تعزیت اصحابِ بخار  
 رقیہ اس کی حجر سے مالان درگاہ  
 دے ہنسکین پونچتھا اس کے لئے  
 یہ فقرہ بولتا تھا شاہ عالم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي الْبَنَاتُ مِنَ الْمَكْرَمَاتِ

بہت رحمت و رقت سے ہوگا  
 کہ موت آتی ہے بر تقدیر باری  
 کہ روئے ہیں بر فقدانِ نسبت  
 غضب میں وہ خدا کے مستجاب ہو  
 اگر انکھوں سے ہو کہ اس کی جاری  
 کہ غم ایسا کیا ہی شاہ عالم  
 ہوئی جب عمر اشرف اس کی دول  
 وہ تب دنیا سے جنت کو مدھا  
 سمجھو وہ سال دوم تھا زہرت  
 یہ کیفیت ہی نہیں نام کا معلوم  
 کتب میں آمنہ اس کا لکھے نام  
 وہ ہی رقیہ سے چھوٹی باکرہ ت  
 بنی عثمان سے بیاہ اس کا کیا  
 لقب ہی اس کا ذوالنورین اظہر  
 شرف ایسا نہیں پایا یہ زہرا  
 کہے بعضے ہوئے لیکن جسے عین  
 وفات اس کا ہوا در سالِ ہجری  
 عین دنیا تیسری گر ہوئی دختر

بیان ظاہر ہوا غاصون کا رونا  
 کہ وہ موت کے مرنے سے ہی  
 نہیں رونا ہی جہلا کا برکت  
 کہ راضی جو تقدیر خدا ہو  
 ہو راضی لیکر از بے اختیار  
 فنا فی صبر کے بنا ہو وہ یہ غم  
 تھا عبد اللہ بسیرت کا خوشنما  
 اسے مرغ انکھ میں یک چھوٹا  
 کہی ہے بعد از ان رقیہ رحلت  
 ہی صاحب زادی تشری ام کلثوم  
 مدارج میں لکھا ہے بعضے اعلام  
 ہوئی ہے وہ طبعی پیدا قبل بعثت  
 وفات پاک رقیہ جب ہو ابی  
 مد جب اس کو دو بنت پیمبر  
 زادم تا حکام کوئی ای یار  
 کہ اس خاتون کشتین  
 کہ اس کا سن ہجری سیوم  
 کہ بت آہ سرور

روایت یک نبی بولاسید اللہ  
 میں قیامیک شہر کے بعد دوسری  
 چہارم شاہزادی فاطمہ بی  
 بی بحر خست کی قرینیت  
 وہی بی کاں اوزار ولایت  
 ولایت کے جواہر کی خاندان  
 گلستان سے اسی کے نامیت  
 بذات اقدس عہدی موعود  
 رہے جب تک جہانیں اسکی اولاد  
 رہی ہر طرف توحید کا غل  
 اٹھیں جب اسکے سب اولاد  
 وہ بی بی کے فضائل اور مناقب  
 بہت ہیں گر کھوئیں اُنسے محض  
 بی اصلی فاطمہ نام اسکا آؤں  
 از اجماع قول و رضیہ بی  
 بقول بو عمر اسکی ولادت  
 ولیکن یوں ٹہا بی ابن اسکی  
 ولادت پائے میں قبل نبوت  
 کہا بی ابن جوزی نے کہ زہرا

کہ گردش اختران ہوتے سیر بی  
 قی ثابت ایسی عثمانی بزرگی  
 ولایہ کے حسن خاتمہ بی  
 ولایت قی کی بی بنے مثل و ہما  
 وہی بی ہر ارکرامت  
 امامت کے سرایر کی مخازن  
 بہار اخلاقین گلہائے ولایت  
 کریم ختم اسکو رب معبود  
 جہان تب تک رہے مان و ابام  
 رہے تازہ سدا توحید کا گل  
 قیانت آؤگی اس بوڑھ یاد  
 خصایص اسکے اور عالی منصب  
 تو ہو بکار سالہ یک مطلق  
 بہت ہیں اسکے القاب مقدس  
 بلخی زہرا مشہور اور مرضیہ  
 بی بروی اول سال نبوت  
 کہ سب اولاد اُن سالار آفاق  
 بی ابراہیم بی یک بعد نبوت  
 ہوئی پنج سال قبل بعثت پیدا

یہی ہے قول سب قولین شہر  
کہا ہی سرور اہل رسالت  
وہ سب کی سیدہ ہی میری دختر  
بھی فرمایا بنی دوسری خبر ہی  
جو اسکو زنج دیو لگا تہہ کار  
جو کوئی دشمنی اس سے رکھیگا  
بھی فرمایا غضب سے فاطمہ کے  
بھی خوشنودی سے اس کے رب معبود  
وہ بی بی کی فضیلت پر مقرر  
ہی مروی پوچھے صدیقہ سے  
کہی تھی فاطمہ خاتون والا  
کہی تب عایشہ مردوں سے اکثر  
بیان انصاف بی بی عایشہ کا  
بھی سنت اسکی اہل بیت کے ساتھ  
حدیث الی دوسری یہ سنو تم  
کہ فرما دوست تر تھا کون از  
کئی ارشاد زہرا عایشہ تھی  
کہ فرما کون تھا مردوں سے تحقیق  
یہ سارے تھے رسول اللہ کے محبوب

ہی زہرا دختر و بنین شہ کے صغیر  
کہ جتنے ہوں نسائے اہل جنت  
کہ جب کا فاطمہ ہی نام اطر  
کہ میری فاطمہ نہت جگر ہی  
یقین مجھ کو دیا وہ رنج و آزار  
یقین وہ دشمنی میری سے رکھا  
غضب میں حق تعالیٰ بھی ہی او سے  
یقین ہوتا ہی سرور اور خشنود  
ہی برہان قوی یہ خبر اطر  
بنی کا دوست تر تھا کون بسیار  
کہے مردوں سے تھا پھر کون علا  
علی تھا دوست یحییٰ کا شوہر  
ہوا ظاہر رضی اللہ عنہا  
بائیں بہین پائی ہی اثبات  
کہ پوچھے فاطمہ زہرا سے مردم  
بروز و شب رسول اللہ کے پاس  
کئے پھر عرض یوں اے شاہ زاد  
تھی باپ اسکا تھا بو بکر صدیق  
و جوہ مختلف میں اس میں مرغوب

است  
بہارِ نیکو از فضیلت

فضائل مختلف ہیں انی برادر  
گہن ہیں نسبت ایمان کی دولت  
گہن ہیں سائن کے ادب کوئی استحق  
گہن ہیں نفع دین میں نیکو اول  
خطر میں ہی ریشی غار کوئی  
گیا صدیق سے سسرور کو در غار  
ہست البسی ہی آئے ہیں وجوہ  
فضیلت لبا یون کی جی جی اچائی  
کہیں علم و فراست کا سبب ہی  
گہن اس شاہ سے محبوبیت ہی  
طہارت ہی کہیں اور صفا  
گہن ہی جہنہا دو حکم قوی  
فضیلت میں خدیجہ عالیہ تھے  
ہست سے مختلف آئے ہیں ہنہا  
خبر ہی ہون زنان جتنے بخت  
جی حسین اسکے انہیں نکو کار  
یہاں لکھتے ہیں سن عکا اقسام  
بفضل فاطمہ ہی ران اطہر  
خدیجہ عالیہ مریم اہر جی

ہیں افضل یک سے یک از دیگر  
گہن علم و شجاعت کا فضیلت  
یہ پایا نفع دین سابق سے الیق  
گہن ہی بذل قوت نیکو اول  
کیا بر فروش جان ایثار کوئی  
بغزش شہ بیان سو یا ہی کرار  
مطلوب ہی کنایون شیخ خوشہ شاہ  
وجوہ مختلف سے بونہی آئی  
کہیں پاکیزگی شہر فہنسب ہی  
گہن سرور سے حاصل خیریت ہی  
گہن ہی آئے بظہیر آئی  
کہیں ہی معرفت اور قرب یولی  
جی ذہرا اور مریم اسیہ کے  
جی اقوال بزرگان نکو کار  
ہی انکی سیدہ ذہرا بوزت  
جوانان ہشتی کے ہیں سسرور  
کہ یہ خبر رسول رب عالم  
تمامی مومنات عورت اوہر  
فضیلت بے سہر ثابت ہی ہسکی

جلال الدین سیوطی شیخ اکرم  
مگر بعضے محدثوں میں وہ سالار  
طبی فرمایا ہی دوسری جگہ دور  
بجائے زہرا عذیبتہ علیہ السلام  
ہوئی اس خبر سے ظاہر تھا  
طبی فرمایا کہ اس امت میں زہرا  
سمجھو یہ اختلاف و احتمالات  
دیا پس شہ کو حق اعلام خسر  
طبی افضل جو نسائے عالمین پر  
پر زہرا اولین و آخرین سے  
سیوطی یوں فتاوے میں لکھا  
بفضل عایشہ اور فضل زہرا  
کہ فاضل فاطمہ ہی عایشہ پر  
توقف طبعی کئے ہیں بعض ای یار  
ہوئے اسباب میں مالک سے سائل  
کہا وہ فاطمہ زہرا کو شہر  
پیمبر کی وہ جب لخت جگر ہی  
رسول اللہ کی لخت جگر پر  
کہا سبکی یہ مختار ہی ہمار

کیا ہی ذکر ہوئی ای کرم  
کیا مریم کو مستثنیٰ ہی ای یار  
کہ سب عورات سے افضل و بہتر  
طبی مریم اور بی بی عتیقہ ہی  
توقف کرنے میں پس یہاں اٹھا  
ہی اپنی قوم میں مریم سر کیا  
تھا پیش وحی خلاق بریات  
ہی زہرا از نسائے خلق فاخر  
تھی مریم طبعی وہ اپنے عصر اندر  
ہوئی افضل نسائے عالمین سے  
کہ مذہب تین آئے اس جگہ ہی  
کئے ہیں اختلاف اور بعضے علما  
طبی بعضوں نے کہے ہر دو برابر  
شوائع بعض اور اصناف بسیا  
کہ کہہ ہی بی بیوں میں کون فاضل  
کہا ہی بضعتہ منی عبیر  
فضیلت اسکی سب پر سب ہی  
کسی کو فضل میں نادر و مقدر  
لہ افضل ہی مقدم ہے زہرا

حدیچہ فاطمہؑ کے بعد افضل  
 ائمہ مسلمانانِ مکتب  
 نبیؐ کی ہوا ائمہ نے ای اگر  
 ہوئی جو اول اسلام اندر  
 بھی جان و مال سے اپنے واپس  
 نہ باتون میں شریک اسکا کچھ  
 بھی تاثر عایشہ کی ای برادر  
 بھی اسکا حل اس دین متین کو  
 بھی جوابی وہ اس امت کے  
 نہ اس کے غیر کو یہ بات حاصل  
 وجہ میں مختلف اس فضل کے جان  
 غرض بر فضل ذرا ای برادر  
 گیا اسباب میں مالک نے کہا خوب  
 میں ہوں اسباب میں مالک کا تابع  
 کے حبیب بدر کے غزو سے ہجرت  
 رسول اللہؐ نے وحی خدا سے  
 احد کے بعد ہی قولِ درگم  
 تھی عمر فاطمہؑ تب پانزدہ سال  
 علیؑ کی عمر تھی اکتیس سالہ

جناب عائشہؑ ہی سب اکمل  
 ہی صدیقہ پو ذہر کو فضیلت  
 کہ سبقت اور تاثر حدیچہ  
 بھی تاثر اور نصرت ہی دین  
 ہوئی ہی دین حق کی جو مددگار  
 نہ صدیقہ نہ بی بی دوسری ہوئی  
 اخیر طہ اسلام اندر  
 بھی تبلیغ اسکی حج مسلمان کو  
 حدیچہ کو نہیں ہی اس میں شریک  
 ہی ہی باعث تحسین کامل  
 موجب میں کیا ہی سب یہ بتانا  
 اقاویل سلف آئے میں اکثر  
 ہی اسکی بات اس حق کی طرح  
 طریق حق کے وہ سب اک کا تابع  
 بہ رمضان سن دوم زہرت  
 نکاح اسکا کیا ہی مرتضیٰ ہے  
 کہے بعضے جب بعضے سفر میں  
 مہینے پانچ زاید اسے نوافل  
 مہینے پانچ تھے اس پر زیادہ



ہوئے بن اسکو چھے اولاد پھر  
حسن اول حسین ہا پسر دوم  
لمعی زینب ام کلثوم اور رقیہ  
محسن اور رقیہ باکر است  
لطاف عبد اللہ جو فرزند جعفر  
لمعی جو لمی ام کلثوم معظم  
کئی ہا حضرت خاتون خنت  
وفات مصطفیٰ سے تب ای اگا  
نماز اس پر ترہا عباس ای یار  
بقیع اندر کئے بن دفن در شب  
علی مرتضیٰ سے دوسرے روز  
ہمیں گر خبر دیا کاش اگر  
کیا تب عرض یوں شاہ ولایت  
کہ دنیا سے کرو لگی نقل میں جب  
زدیکھے تا جنازہ غیر محرم  
ہی دفن میں لمی اسکے اختلافات  
وہ یعنی قبہ عباس اندر  
ایکے گھر میں بولے بعض بوجھو  
نہیں لے گی جنازہ گھر سے باہر

معظم تین فرزند تین دختر  
محسن ہی یقین فرزند سیوم  
سے قینود دختران اسکے رصیہ  
لئے بن عالم طفلی میں حلت  
وہی ہا حضرت زینب کا شوہر  
کناح اسکو کیا فاروق معظم  
مہ رمضان کی تسری کو حلت  
روایت آئی ہا گذرے تھے شش  
کہے بعضے ترہای اس پر کرار  
شب ششم تھی وہ ای موت  
گلہ کرنے لگے شخین پر سوز  
شرف پاتے نماز اس پر ادا کر  
کہ تھی خاتون کی ایسی وصیت  
تو مجھ کو دفن کر بے شبہ در شب  
اسے دفن پس یونہی کئے ہم  
بقیع اندر کہے بعض ای مودا  
بن دان دفن سب اہمیت کرو  
کہ داخل مسجد نبوی میں ہا جو  
ہا اتلک وہ زیارت کا فاخر

<p>نہیں لایا یہاں ارحم تقویٰ دارج ہیں کیا الباسی مذکور کہ عارف شیخ ابو العباس مرسی تو زرقہ عباس آیا وہیں خاتون کی قبر مظهر کہ خدا و کشف میں مک فردِ شہر گرمیں ازخ ابو العباس عارف لحا میرا معتقد ہیں کشف اسکا ہی جسکو ابن عبدالبر نے لایا گم بعضے لوگ میرے بعد طریت ہنزور مصطفیٰ سالار کو نہیں میرا نام فاطمہ زہرا کے نزدیک ہوا زاید یقین اس کشف اوپر ہوای نبی سے سچ کشف مرسی نبی ہر اسکے سب اولاد اوپر</p>	<p>سوا اسکے لمبی ہیں دیگر اماویل صحیح ہے قول اول اور شہور ذخا میرین لکھای شیخ طبری زہرا بیت کو بتج کے جبکہ جانا وہاں کرنا سلام او فاطمہ پر ہوئی ہی مکشف اس شیخ اوپر لمبی لکھای ذخا میر کا مصنف نبات ابنے دل سے معتقد تھا خبر یک بعد میں دست کے پایا کہ تھی حضرت حسن کی یہ وصیت اڑن گردن میرا منع ہے میں بتج اندر کرو مرنوں مجھے قہیٹ جبر یہ مجھ کو مٹنے سے مفسر ہوئی اس خبر سے صحت خبر کی ہو صلوات و سلام رب اکبر</p>
---	---

خویرج صداقت غیرت افزای سحر لوتیر

گیا ہی جسے وادروازہ سبکے پیلے کان کا

<p>ز بعد انبیا عالم سے افضل ہی عبداللہ اسکا نام ظہر</p>	<p>خلیفہ سرور عالم کا اول امیر المومنین حدیق اکبر</p>
---	---

<p>رسول اللہ سے وہ ہم نسب ہی وہ عامر بن کا بن ہیکل وہ ہی ابن تیم ای نیک عنوان کعب ابن لوی عالی نسب ہی ہی ہم جد پیمبر پس وہ اکرم ہی ام الحیر کنیت اسکی اشرہ دو سال و چار ماہ بعد اسکے مقبل مبارک عمر ہوئی جب اسکی تھنیس روایات اسمین متعدد ہیں پچان</p>	<p>لجی صدیق عتیق اسکا لقب ہی لھاعثمان بو تحافہ پدر اسکا عمر بن کعب ابن سعد ہی جان وہ ابن مرہ وہ ابن کعب ہی لوی مصطفی کا جد اعظم ہی سلمی اسکی مان کا نام اظہر جو کیٹے ہوا تھا واقعہ فیصل ہو صدیق پیدا بحر تقدیس مشرق تب ہوا از شرف ایمان</p>
--	---

### روایت

<p>روایت یوں کیا ہی ای گرامی تہ پیش بعثت سالار اکون کہ اتر ارجح سے کعبے کے اوپر ہوا پھر جس طرح جا فیض گنجر میں سوچا گھر کے درواز کو فی الحال نہ کچھ تعبیر کا عقد وہ کھولا کیا میں شام کے جانب سیا وٹن رہا تھا راسب یک بحیر کیا تعبیر یوں میری ہے وہ پیر</p>	<p>از انجملہ ابوسعود نامی تہ فرمایا ہی یوں صدیق دیشان میں دیکھا خواب میں یک نور انور ہوا پس شمس کے میں وہ نور پس آیا میرے گھر میں وہ کونوال میں جا یک خبر سے یہ خواب بولا تکے دن بعد از بہر تجارت میں رہ میں دیر پر یک جا کے بھنچا میں پوچھا خواب کا جب اس تعبیر</p>
---	--

تو یک پیغمبر این روز خاستی  
بنی و جب تک زنده اچھیکا  
اچھیکا جبکہ وہ دنیا سے رحلت  
رکھا تھا یا دین بقیر پر خوب  
ٹیا اسلام پر وہ مجھ کو دعوت  
دلیل ہر ایک پیغمبر کی جب  
ٹھاسو رہے تب وہ خوب تیرا  
لہانین کون بولا مجھ سے یہ قیل  
قیل میں عرض اے پیغمبر رب  
کیا پس دل سے تصدیق راست

تو یہ ہو گیا اب تک میں ظاہر  
وزیر اسکا جہانن تو رہ گیا  
خلیفہ ہو ویسے تو با عز و شوکت  
ہو معوش جب وہ حق کا محبوب  
کیا میں عرض ای شہادت  
ہی کہا بران نبوت ہرگز ہے اب  
ہی بران اور بقیر بھیرا  
وہ فرمایا کیا میرے جبریل  
نہ چاہوں کوئی دلیل و معجز اب  
لگا پڑھنے دین کلمہ شہادت

### روایت

جب ایک آئی ہی یون دستار دیت  
تھا جیسا ایک شجر کے جاکے نیچے  
لگی جھکنے عجب سے میں بچھایا  
پیغمبر کی ہی اس آنر زمان کا  
تمام عالم سے تو فرخندہ فیروز  
میں بوجھا گیا اسکا نام سعد  
لیا میں اس شجر سے عہد و پیمان  
مجھے اس وقت ہر دیکھے شہادت

کہ وہ کہتا ہی میں در جاہلیت  
کیا ایک شاخ اسکی سر پر میر  
شجر سے تب وہ ایک آواز آیا  
ظہور اسکا فلا نے وقت ہو گا  
سعادت مندرہ اس شب دروز  
کہی ہی نام پاک اسکا محمد  
تو جب معوش ہو ویشہ دہان  
ہو معوش جب شہادت رسالت

کہ پایاب نبوت شاہین اب نہ پاوے تجھ سے سبقت اور مقام بصدق جان و دل ایمان لایا	سنا اس جبار سے ادا زمین تسم ہی حق کی اب کوئی بہ سلام ہوئی جب مع میں شہ پائے آیا
--	---

### روایت

کہ یوں کہتا ہی وہ صدیق اکرم گیا سوئے میں بہر تجارت کہ اسکی عمر قحط چار رسول مجھے جب غور سے دیکھا وہ گیا کہ تو کتے سے آیا ہی یہاں اب وہ بولا تو قریشی بول ہی کیا وہ پوچھا کیا تمہی میں کہا مان میں پوچھا کہا ہی وہ اسی باخراست میں بولا ناکرون کہا اس مطلب حرم میں یکہ نہیں ہو دیکھا خوشدھار ٹہل ہی یک جوان دسرا ہی پچا کہ خالی ہو اسکی ناف اوپر وہ دیکھا ناف پر تھا یک سیہ خال ٹہل ہی تو وہی سچ ہی خسرو مند کہ تو اس نہی کا دل سے منقاد	بلجی آئی ہی روایت ای کرم کہ پیش بخت شاہ رسالت وہ ان رہا تھا یک میر نکو فال پر تھا تھا وہ کتابین آسمانی کہا مجھے کو گمان آتا ہی غلب کہا مان میں یقین کتے سے آیا میں بولا مان قریشی ہرین ایجا کہا وہ وہ اور ہی یک باقی علامت وہ بولا کہ ہر نہ تو شکم اب کہا پایا کتب میں میں ہوں یہ بات معاون اسکے دو ہو دینگے فرشتان ٹہل میں یہ نشان ہو دیکھا ظہر ہر نہ میں کیا بیت اپنا فی الحال کہا وہ کہتے ہی کی سوند وہ اب تجھے کرتا ہوں رکھ مار
---	---

عرض چندین دمان کر کے افادت  
 کیا پھر باپ اس کے بہر رخصت  
 کہا پھینچا یہ اس خیر الوہ کو  
 بن جب کے کو آ پھینچا میں سے  
 میں پوچھا اُنے کوئی امر نادر  
 وہ بولے ماجرا ہی یہ غب تر  
 رسالت کا بیان کرنا ہی دعویٰ  
 کئے ہم منع کر رہے اس کو بسیار  
 ترے آنے کے تھے ہم منتظر سب  
 قریشوں سے خبر یہ سب سامین  
 کیا میں بیس شب ابرار کے پاس  
 ترے حویشوں میں یوں کہتے ہیں  
 بہ سنے ہی کیا ارشاد حضرت  
 بلاتہوں تجھے اور خلسی کو سب  
 کہیں عرض ای سالار والا  
 گہا سرور نے سرحد میں کہیں کے  
 کیا بھر عرض میں ایشہ کوئین  
 کہا وہ شیخی جو چند اپنا  
 کہا بھر عرض میں ایشہ والا

میں پکار اپنے کاموں سے فرشت  
 کے بیتیں دیا مجھ کو ہر رخت  
 حبیب حق محمد مصطفیٰ کو  
 رہیوں نے میرے ملنے کو آئے  
 ہوا ہی کہا تمہارے پیچ ظاہر  
 محمد ابن عبد اللہ اس شہر  
 نیا یک دین وہ عالم لایا  
 لیکن باز وہ آتا ہی زہا  
 سو اس کو منہ کرنے تو ہی بس  
 انہوں کو جلد تر رخصت کیا میں  
 گیا عرض جناب ای سید الناس  
 چھوڑا تو ترے اجداد کا دین  
 کہ بختا ہذا مجھ کو رسالت  
 سو اسلام تو ایمان لا اب  
 گواہ ہنسات ہر ہی کون تیرا  
 ملا تھا شیخ از دی تو میرے  
 ملا تھا میں بہت بخون سے میں  
 دیا ہی وقت رخصت کے ترے تھم  
 خبر یہ کسی دی ہی مجھ کو فرما

وہ بولا ایک فرشتہ ہی مقرر فرشتہ ہیں وہی مجھ میں آیا بکر کر حلہ میں نے دستِ حضرت	جو آنا طاقامی انبیا پر وہی یہ خبر لا مجھ کو سنا یا بہر حاجت صدق سے کلمہ شہادت
---	---

حادثہ صحیحہ و اخبار صریحہ کہ در مناقب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وارد  
حدیث

کہا ہی بوسعید قدری ای یار خلیل اپنا اگر لیتا کسی میں گروہ بھائی میرا ہی باسلام خلیل اس کو میں کہتے فی الحقیقت محبت قلب کے باطن کے اندر رہے آگاہ باطن سے میری کہ وہ لاتی ہے اسکے اور قابل دلے محبوب میرا اس صفت سے محبت خلق کی مان جاوے تیسر نہ کوئی سر سے میری خبر دار اگر لیون زبر سے خالے خلعت کہ اپنے گر کسی کو دوست ایسا کہ راجع اس پر کرتا اپنی حاجت تو رکھتا دوست ایسا میں نے شہر	کہ فرمایا ہی یون سالار برابر تو لیتا بالیقین بوبکر کینین ہی باقی حب اسلامی باکرام کہ اترے اسکی تاثیر محبت بھی ہووے مطلع سر محب پر تو رکھتا دوست یون بوبکر کو ہی ہیں ظاہر اسمیں بعض اوصاف شامل نہیں کوئی مگر رب البریات ہی میرے ظاہر دل پر مقرر بدون حضرت خلاق واداء تو بت خلعت کی معنی ہووے حاجت یقین میں خلعت سے دنیا میں لیتا بھروسا اس پر کرتا در مقامات سدا صدیق اکبر کو مقدر
--	--

بھروسا اور میری صحبت لیکن  
مرا لجا دی ہی رب متعال  
سیاق خبر سے بھی ای سود  
ولیکن ہونہ کہتے ہن اکمل  
روپ یون کیا ہی ابن سود  
کیسکو دوست رکھنا ہن گرازا  
ہی بن وہ بھائی میرا یا میرا  
خلیل اپنا ولیکن بوجہ ارے  
ہی صاحب سے مراد اس خبر اندر  
حد کو دست رکھنا شاہ عالم  
نبی کو دست رکھنا ربہ داوار  
محبت میں یقین جو ہو سچا  
جو بھینچے درجہ محبوبیت کو  
اسی خاطر رسول رب دوران  
محبت اور غلت کا ای سامع  
بھی ابراہیم کی غلت سے اکمل  
کیا ہی یونہی غزالی ای خوشہ صا  
یہ دونو خبر سے ای با عقیدت  
بولی ثابت یقین بر کل اصحاب

ہی حق پر ہی بظاہر اور باطن  
وہی ہی معتد میرا بہر حال  
ایسی معافی اقرب النیب  
یہ اولی ہی ہی معنی اول  
کو فرمایا رسول رب معبود  
تو رکھنا بالیقین صدیق کو ثامن  
اخ فی الدین رفیق غار میرا  
کیا ہی حقے صاحب کو تمہارا  
رسول اللہ کی ذات مطہر  
ہو معلوم از خبر مقدم  
ہو اندر خبر سے ظاہر ای بار  
وہ پاک مرتبہ محبوبیت کا  
حبیب ہو یقین کہتے ہن سون  
محبوب حبیب اللہ سے بجا  
رسول اللہ تھا بے شبہ جامع  
تہی غلت مصطفیٰ کی اور فضل  
لکھا یون عبد حق در شجر شکوہ  
بہر صدیق اکبر کی فضیلت  
تو کر غور و تامل اندرین باب



<p>نبی کے پاس آئی ایک عورت کہا شہ اسکو آؤ دوسر بار کروں کہا اگر تجھے اُسدم نہ پاؤں تھے رحلت کے قریب آیا م ای تو جاو بکر کے نزدیک تب تو اشارہ ہی بظاہر یہ خبر جان دلیکن وال ہی بر فضل صدیق اسی پر متفق جمہور ہی جان نہ سو مرتضیٰ شہ غطف باجام صحابہ پائی صحت نہیں اس میں شک و شبہ ہیں</p>	<p>جسیر اس طرح کرتا تھا روایت کئی ایک حاجت اپنی اظہار کہی وہ یا نبی میں پھر کے آؤں ارادہ وہ کئی از موت سالار تھا سرور اگر نا پاوے مجھ کو خلافت کے اُپر صدیق کے ہاں نہیں ہی نص قطعی گرچہ تحقیق نہیں ہی نص قطعی دو طرفہ ان نہ سوے حضرت صدیق الہ مگر صدیق اکبر کی خلافت دلیل ثالثہ اجماع ہی جان</p>
--	--

### حدیث

<p>کہ فرمایا یوں شاہ و سالت دیای فائدہ مجھ کو ہر حال نہیں مجھ کو دیا یوں نفع زہار رکھا ہوتا تو بس رکھتا سیکو خلیل حق ہی سر و آشکارا نہیں ہی غیر ان خلاق اکبر کہا بوبکر کو خیر البشیر ہی</p>	<p>کیا ہی بوبکر یہ یوں روایت تہ جیسا بالیقین بوبکر کا مال ٹسیکا مال و زر بے ریب و مکرار اگر میں دوست جانی ٹسیکو رمو آگاہ تم صاحب تمہارا حقیقی کو ی خلیل اسکا مقرر روایت یوں کیا ابن عمر ہی</p>
---	--

<p>کہ فرمایا رسول ربّ عزّت ہیں لائق کسی دوسرے کی تحقیق سوا بوبکر کے ای با دیانت نہ کہوں ہو خلافت میں مقدم علانیہ یہ فرمایا بصدیق کیا یہی ہمیشہ اس سب کا مقرر خلافت میں کرے اب بھگوان</p>	<p>جناب عالیہ سے ہی روایت ہے جس قوم میں بوبکر صدیق کے اس قوم کی تا وہ امامت وہ خود سے جب امامت میں مقدم اسی خاطر علی ہر وجہ تحقیق کہ امر دین میں بھگوان کو ہمیشہ تسکین بات یہ کہ طرح بھگوان</p>
--	---

### حادثہ

<p>کہ فرمایا اللہ اہل رسالت مگر بدلہ کئے ہم اسکا خوشدھا قیامت میں کرے حقیقی ہی از راہ عطوفت اور شفقت ہی سب امت پونا بت بے نہایت دیہی نفع جون بوبکر کا مال مبارک ذکر صدیق انکو کار بھی فرمانے لگا اس طرح اسدم عمر میں اپنے ایک روز گشت عمل کے ایسے مانند ہو برابر ہوئی غارت جانب روانہ</p>	<p>کیا یہی بوبکر یہ یون روایت ہیں اسان کیا یہی کوئی ہم شا مگر بوبکر کے اسان کا بدلا سمجھ بے شبہ یہ ارشاد حضرت والا اسکی نعمت اور منت کوئی نفع یون مجھ کو دیا مال ہو افاروق کے نزدیک یکبار لگا رونے کو افاروق معظم کہ یہی جو عمل صدیق خوشدھب میں بکر عمر کا کاش میسر یہ وہ شب جس میں شاہ زمانہ</p>
---	---

ہوا صدیق طبعی ہمراہ سرور  
 اتر غارین جام وہ سالار  
 قسم ہی حقیقی تجھ کو ای مہر  
 تھ اس میں سانپ یا بچھو اچھٹیکے  
 نہیں پروا اگرین رنج پاؤں  
 پس اتر غارین صدیق اول  
 اسے سوراخ یک جانب میں تھے خند  
 دور وزن اس میں بقی رہے تھے  
 پس اس سالار عالم کو بلایا  
 رکھ اپنے سر کو اسکے گود اندر  
 تب اسکے پاؤں کو کاٹا ہی آمار  
 ہوئے اشک اسکے جاری ای برب  
 اُٹھا بیدار پر کشاہ عالم  
 گئی عرض وہ ایشاہ گویا  
 تھ کاٹا سانپ میرے پاؤں کو  
 بفضل حق شفا پایا اسیدیم  
 یہی مضمر ہو اس میں حکمت رب  
 اخیر مرض میں سرور ہو جیسا  
 عمل اس روز کا ہی با شجاعت

جب آپ بھنچے ہیں غار نور اوپر  
 کیا تب عرض یوں صدیق ای یہ  
 نہ اول تو اتر اس غار اندر  
 مبادا کچھ اذیت اسکو دینگے  
 سعادت کا میں اس گنج پاؤں  
 دیا جازوب اسکو وہ مکمل  
 لگایا ان پورہ دو پاؤں وہ تب  
 غیبی تب غار میں تشریف لایا  
 ہوا کچھ خواب میں مشغول سرور  
 چڑھایا زہر اسکے تینیں ہر تھار  
 گرا پانی غیبی کھنڈہ اُپر تب  
 تو کیوں روتا ہی کہہ ہو بکر ہدم  
 مرے کا نیاپ ہو تیرے پر قربان  
 لعاب پاک اسپر شاہ دلا  
 ہوا ظاہر ہوت وقت مرگ وہ سم  
 شہادت کا طے نام اس کو منصب  
 پھر اٹھا زہر خیر کے غنم کا  
 کہ پیغمبر کیا جس روز حلت

زکات مال دینے لائے انکار  
نہیں گزرتا ایک شستر  
کہا میں ایسا کمالوں کے سوا  
نہیں اور شفقت خلق پر کر  
رسوم جاہلیت میں مددگار  
تو کیا ہوتا ہی اب اے نبی اکرام  
تیا اس بات میں مجھ پر درستی  
نہیں صدیق بن برگز تو لا  
بھی اب ہوتی نہیں کچھ وحی نازل  
بھی زندہ تم میں حالانکہ رحمت

ہو مرتد یعنی عربان زشت طوار  
کہا اس طرح تب صدیق اکبر  
جہاد ان سے کرو گھامین تبر و  
نہیں یہ قصد اس سے در گذر کر  
کہا تب مجھ کو وہ فرخندہ کردار  
ضعیف و ست یوں درکار اسلام  
میں ہرگز ناکرو گھامین سستی  
علی مرتقی بھی یونہی بولا  
تیا حق نے کیا ہی دین کو کامل  
تھو نقصان ہو کیا اس دین کیتین

بیان ایام خلافت و عمر بکرامت و سب حلت و تاریخ ترمیم ان منع حدیثی اللہ تعالیٰ

دو سال و بیس ماہ با عز و مکت  
و مکتا خاصہ ابرار و ہر دم  
ہوئی ترستہ برس کی جب برابر  
بھی تھا رو دو شنبہ وہ سوئم  
خدا اسپر کرے و نہوان و حمت

تیا بعد پیچیدہ خلافت  
بد و بد ہجر سالار دو عالم  
مبارک عمر اسکی ای برادر  
جمادی الآخرہ کی بست و دویم  
بوقت ظہر وہ پایا ہی حلت

### روایت

جو آیا تھا آپس سے اسکو مدبر  
طبیون سے عرب کے تھا وہ ماہر

روایت ایک آئی ہی حریرہ  
تھا حارث بن کلاہ اسکا حاضر

تھا دل میں ہوا ای اسکے شاغل  
حریر ہی یہ زہر نکود بالکل  
اثر سے اسکے ہم دوز مرنگے  
برس کے بعد یک اسے نیک انجام  
بھی یک آئی ہی یوں دس روپا  
کیا تھا غسل وہ تصدیق اندوز  
ہوئی آغاز تب اسکے اے کرم  
کیا ہی اس مرض میں ہی وہ چلت  
سدا رہا ہی یہ داراب و گل سے  
دے میں اس طرح ارباب تدقیق  
کیا بعد از حریر وہ بھی تناول  
ہوا ہی عارضہ وہ سل کا ظاہر  
کیا وہ سانپ کا بھی زہر رحبت  
ہوا ہر دو جہان میں اس سے مقرون  
وہی رکھتا تھا پس وہ دین کا ناظم  
تھی نیچے سطر اول ہی محمد  
تبی تسری سطر اوپر کے اللہ

لے ہر اہ اسکو صدیق مکمل  
وہ بولایہ نغز اب تناول  
تصور ہی مجھے بعد یک برس کے  
پس ہر دو ہوتا ہو کر باسقام  
کئے یک روز میں ہی آہ چلت  
جمادی الآخرہ کے ساتویں روز  
بہت اسوقت تھا سر کیا موسم  
وہ بیماری لگی ہونے زیادت  
بھی کہتے ہیں کہ بیماری سل سے  
نے سب اقوال کی سن حج و بقیق  
کہ تھا مغموم شدہ کے غم سے بالکل  
اثر سے اس حریر کے ای ماحر  
ہوئی آخر میں ظاہر تب کی شدت  
ہوا پہاؤ میں پیغمبر کے خون  
جو تھی پیغمبر خاتم کی خاتم  
منقش اس نگین میں ای مویہ  
رسول اور پھر تھی دسری سطر لکھا

ذکر اولاد امجاد آن حضرت بنیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہم

بسر میں تین انجین تین دھنسر

تھے سب اولاد اسکے چھ مقرر

جناب عالیہ اور عبید رحمان  
 قحط عبد اللہ جو اسما پسر و دختر  
 محمد کی ہی مادر جان اسما  
 بھی جو دختر قحطی اسکی ام کلثوم  
 پیش منج مکہ عبد رحمان  
 سن نرین بن وہ یک روز ناگاہ  
 تھا عبد اللہ از قدمائے اسلام  
 تھا ہر راہ رکاب شاہ عالم  
 تھا جب ہجرت سے نہ گیا پڑا  
 پسر صدیق کا تسرا مجتہد  
 وہ درج الودیع ای ہاشم  
 سن اللہ تیس اور ماہ صفر میں  
 بھی اسما اسکی دختر کی ولادت  
 بھی ایمان لائی ہے وہ قبل بعثت  
 کنی کے میں حلت وہ گھو فال  
 قحطی و دختر تیسری جو ام کلثوم  
 کرے حق ان پر رفوان اور رحمت

ہی مادران دو نو کی ام روحان  
 ہی قحط ان دو نو کی چال مادر  
 جو قحط بنت عمیس قحطس افزا  
 جیسے اسکی بان ہی کر تو معلوم  
 مشرف ہو گیا از شرف ایمان  
 تھا سوتا اور کیا رحلت آئی  
 ہو جب غزہ طالیف وہ بانام  
 ہوا ہے تر سے زخمی وہ اکرم  
 پایا جام شہادت ہی شوال  
 کہ جبکا نام نامی تھا محمد  
 ہی پایا فو الخلیفہ میں ولادت  
 ہوا مقتول وہ ملک مصر میں  
 ہی سنائیس سال از پیش ہجرت  
 شہتر جب تھا سن ای بافت  
 ہتی تب عمر مظہر اسکی سوال  
 ہوئی پیدا ز بعد پدر مرحوم  
 رکھے خوش حال ان سبکو جنت

دُرّ بعض کلمات حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میں لکھتا ہوں یہاں اجمال کے ساتھ

سن اب صدیق کی قہوری کرکات

<p>ہی مروی عالیشہ سے ای مولا          ہن دو فرزند میرے اور دودرا          بدون عالیشہ اسوقت ای نیک          ہٹی بی بی مجھے ہی ایک خواہر          تھا اب حاملہ ہی میری عورت          تھا تھا جس طرح وہ ای برادر          خبر اسکو دیا وہ رتب اکبر          دلونین اولیا کے رتب سلام          نہیں دایم ہن لیکن ایسے حالات          کیا ہی سعدی شیراز کیا خوب          گہی ہر طارم اعلیٰ نشینم          خدا ہی کے خبر دینے سے اکثر          وہ جون اخبار غیبیہ دیا ہی</p>	<p>خیر مرض بین اس طرح بولا          تو رکھ ہر شفقت اس کے اوپر          تھی اسدا با صفا دختر اسے ایک          گمان ہی دوسری فرما ای فاخر          جنگی وہ بھی دختر باسعادت          جتنی ہی اسکی بی بی ایک دختر          ہنن یہ غیب دانی ہی مستر          گھوین غیب سے کرتا ہی الہام          اسی خاطر ہن وہ از حق عادت          مقرر نقل یہ از قول یعقوب          گے بر پشت پا خود نہ بنیم          دیا ہی غیب کے خبریں پیسہ          یقین ویسا ہی سب ظاہر ہوا ہی</p>
---	---

### ر ا م ت

<p>روایت ہی کہ صدیق معظم          وصیت سبکو کی اس طرح اشہر          رسول اللہ کی رکھ استان پر          اگر ہوا زن دروازہ کھلیگا          بقیع پاک جانب جایگا اب</p>	<p>بوقت رحلت اپنے اسے کرم          کہ میری نقش تم نے سب لجا کر          یہ کیسے عاجزی سے عرض کیر          تو وہ روئے بین اوں گدا والا          بیان کہتا ہی راوی ای مود</p>
---	---

کے ہم جن وصیت اسنے کی تھی  
یکایک خود بخود وہ درکھائی  
کہ او دوست کو اب دور سے پاس  
روایت آئی ہے صدیق اکبر  
کیا میں استغاثہ آج کی شب  
تہ سوچوں تسبیح امر خلافت  
رضائے حق تعالیٰ حسین ہو  
تپا پس جانتے ہو تم نے خوشدھن  
خدا سے جبکہ ملے جاوے بندا  
کچھ سب سے خلیفے مصطفیٰ کے  
ہیں شک صدق میں تیرے کیلو  
کہا وہ آج کی شب خواب اندر  
وہ پنا تھا دو کپڑے پاک اچلے  
لکے ہوئے وہ کپڑے سب اس آن  
درخشان اسکے تھے اسطرح انوار  
دو جانبہ شاہ کے وہ خوبصورت  
لباس نور پہرے تھے وہ پر نور  
سلام اس شاہ نے مجھ پر کیا  
بھی دست حق پرست اپنا ہمیشہ

ابھی وہ عرض میں پوری ہوئی تھی  
ہوئی اسطرح اندر سے ندا ہی  
سنے میں اس ندا کو سائر ان کے  
کہا یوں اپنے مرض موت اندر  
مکرر تاکرے آگے مجھے رب  
کہ اس کیا کون رکھتا ہو لیاقت  
انسی کی وہ مجھے توفیق دیوے  
نہ بولوں مجھ کو میں ہرگز کوئی بات  
نہ نہ ہو مجھ کو وہ ٹیسا کہیگا  
ای گوہر معدن صدق و صفا کے  
بیان فرمائے چہا ہی جو تو  
میرے تشریف لایا تھا ہمیشہ  
میں کرتا تھا کنا سے جمع آنے  
لگے ہوئے سنو اور درخشان  
کہ ٹھکنے دیکھنے والوں کے انظار  
تھے دو مرد بلند و پاک قامت  
لفافے آنے عکین ہو و سرور  
مصافحہ سے شرف اپنے دیا  
رکھائی تب میرے سینے کے اوپر



قی غالب مجھ پر جو کچھ اضطرابی  
کہا پس مجھ کو ای بوکر سنات  
ابھی کیا وقت وہ آیا نہ اے جان  
یہ سن کر نہ لگا بن گریہ دزار  
ہو مضطر ہاں میرے جلد آے  
ہن تب کہنے لگا از شوق یحییٰ  
کیا ارشاد پس ویشاہ والا  
جدائی بھر میں جد اسکے زہار  
کہ اب تجھ کو یہ تفویض خلافت  
میں کی تب عرض ای سالار کو میں  
کہا فاروق صادق کو بہت  
زمانے میں وہی پاکیزہ تری  
طبی فرمایا مجھے یہ ہر دو مردان  
مددگار ان میں تیرے وقت خلعت  
کیا مجھ کو سلام اس بعد وہ شاہ  
وہ ہر دو مردوں بولے مجھے تب  
تجھے صدیق کہتے ہیں ملک میں  
لجی تو صدیق ہی بیشک زمین پر  
میں تب عرض اے سالار اکوان

ہوئی سب دو میرے شہابی  
بہت تبرہ میں مشاق طاقات  
کہ تو آوے ہمارے پاس شادان  
ہوے وہ بن کر میرے لوگ ہشیار  
لجی مجھ کو جلد تر اسدم جگائے  
لہ واشوقا و الیک یا محمد  
کہ آنزدیک تو ہم سے فریگا  
لجی فرمایا ہی بعد اس طرح سالار  
کیا مختار بیشک رب عزت  
کسی کو اختیار اب کر تو بے میں  
کراے بوکر والی رعیت  
پدر خطاب اسکا وہ عمر ہی  
میں دنیا میں یقین میرے وزیر  
لجی میں غمسا اٹھان تیرے جنت  
کئے بعد از وہ ہر دو مرد آگیا  
خلاصی پایا تو کروہ سے اب  
تجھے صدیق کہتے ہیں ملک میں  
تو ہی صدیق سارے خلق اندر  
سے کا ناب ہو تیرے یہ قربان

نئے ہر دو کون ہیں مردانِ نوحہ  
وہ فرمایا یہ سیکائیل و جبریل  
یہ فرمایا گیا تشریف سرور  
سرمانے بیٹہ کرتب میر لوگان

زمین دیکھا کسی کو اکے مانند  
معظم ہیں ملائکہ ہر دو بمقتیل  
اٹھائیں تھے میرے خسار پس تر  
اٹھے ہر وقت پر گرماں و مالان

زہی فاروق اعظم لوح محفوظ اسکا سینہ ہی  
زبان سے جسکی سر زہی کلام پاک سبحان کا

خلیفہ سرور عالم کا دوم  
عمر بن نام اسکا ابن خطاب  
سمی والدہ اسکا عبد غزی  
ہی عبد القدر والد اسکا ایچان  
روح ابن عدی اسکا پدری  
نسب اسکا نسب مصطفیٰ کے  
بھی اسکی والدہ ہی بنت فہم  
رسول اللہ نے اسکی کنیت  
روایت ہے کہ عام الفیل ہے جب  
نبی تھا وہ غرہ مادہ محرم  
لکھے میں بزد جرحی قحی ریاست  
ہوئی جب عمر ستائیس سال  
بنت رسول اللہ کے جان

ہی فاروق معظم جانو تم  
کفیل اسکا یقین دادای دریا  
رباع اسکا بلا تک باب ہنگا  
وہ ہی ابن قوطای نمک حنون  
کہ کعب ابن لوی کا وہ پسیر  
سمی ملتا ہی کعب ابن لوی  
ہی اسکا خیشمہ نام ای مکرم  
یقین ہو جھٹھل فرماے عنایت  
تھے میرا سال گذرے ای سودا  
موزر پیر کا تھا روز اکرم  
ہوئی اسکی ولادت باسعادت  
ہوئی منصب ایمان والا  
وہ چھتران سال تھا ای نمک حنون

سب ایمان کا اپنے اسے اکرم  
کہ میں یک روز بیٹھا تھا مقدر  
اتھانا گاہ تب بوجھل مہون  
کہ ای جہم قریش بافتوت  
کہ تم دیکھو جلالت محمد  
یہ کہتا ہی کہ تم احمق ہیں سارے  
میں دایم آتش دوزخ میں سو رہا  
نہیں غیرت نہیں اس بات کی اب  
کہ کیا قتل اسکو جو بہ صمصام  
نزار یک اوقیہ روپے کے دو گنا  
اتھا یہ سکنے میں تب ای خود مند  
وہ ملعون مجھ کو کہنے پاس لایا  
حاصل تیغ نب اپنی کیا میں  
نور دیکھا راہ میں ناگاہ یک گھار  
فرمان خداوند سب ساز  
کہ اب ظاہر ہی یک پیمبر  
وہ کہتا ہی خدا کو ایک جانو  
دل و جان سے جو ہو اسکا تابع  
یہ اس کچھ سے سن اگے چلا

کھا اس طرح سے فاروق اعظم  
بنزد شیبہ و بوجھل اکفر  
پڑھا یک خطبہ نا پاک مضمون  
سنو یہ بات میری از مروت  
خدا یونکو تمہارے کہتا ہی بد  
بھی کیسے باب دادوں نے تمہارے  
بھی کرتے ہیں گدہوں سنو کیسا  
نہ اسکو قتل کیوں کرتے ہو تم سب  
میں دو کوادنت دو گنا اسکو انعام  
بہت مسرور میں اسکو کرو گنا  
بھی گھایا لات اور عزتی کی سو گند  
گواہ اسپر ہبل کو جلد رکھا  
بھی کو دھونڈتا اسدم چلا میں  
کہ پچھرا گائے کا کاتے ہیں کفار  
وہ پچھریسے سنی میں یہ آواز  
محمد اسکا ہی نام مٹھار  
پیمبر آپ کو حلقا ہی مانو  
وہ سرور شر میں ہو اسکا شاخ  
سندے پر ایک بکرون کے گیا میں

وہاں بلوچ بن سنی ویسی ہی آواز  
 بلوچ آگے اور گزرا ایک بت پر  
 سنا اسکے شکم سے چند میتیں  
 وہاں سے ہیں کہ گھر کو گیا میں  
 کہ نقاب دار ارقم میں ہم  
 رسول اللہ باہر آگے دل شاد  
 کہ اب میری دعا کو بت عزت  
 تو ایمان سے مشرف جلد ہو  
 ہوئے احباب سب سرور و ستار  
 اسی خاطر ہوا ہی وہ طقب  
 ہماروی جبکہ وہ ایمان لایا  
 بلوچ کی عرض اسی حبیب رب رحمت  
 ہو ایں آسمان سب شاد و خرم  
 بری ہیگی مظلوم یہ رویت  
 ہی گلزار نبوت میں مفصل

سنی بچہ سے سے پہلے جیسی آواز  
 ضحاکو کھاڑتے تھے پتھر  
 رسول اللہ کی مدح و ثنا میں  
 شگاہانی و ضحاکو کہیا میں  
 ہوا حاضر میں اسکے گھر کے در پر  
 کیا اس طرح مجھ کو دیکھ ارشاد  
 ہا میری حقین فرمائی اجابت  
 ترھا کلمہ سہادت صدق سے  
 ہوئے چالیس ہم پور مسلمان  
 ہم اربعین سے ای مودب  
 غبی کے پاس تب حبس لایا  
 عمر بے شبہ لانے سے ایمان  
 بجلائے سجود سکر اسدم  
 لکھا یون میں بہ گلزار نبوت  
 ایمان ہوا سطل لکھا یون محل

اجاؤ جلد و روایا سنہ ۱۰۰۰ در نقاب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ وارد نہ

روایت لائی یہ ابن مسہب  
 کہ میں نے عالم رویا میں دیکھا  
 ثیاب پوش میں دہشتیر در خواہ

کہ فرمایا شبہ جن و بشر  
 دیا کوئی قلع مجھ کو شیر کا لا  
 ہوا میں اس قدر تب اس سے میرا

شیریں علی

کہ دیکھا ناخنوں سے اپنے ظاہر میں پیکر شیر باقی جو رہا تب کے ہیں عرض بایان ستن تغیر کیا ارشاد انکو فیض مشون شمالی علم کی صورت مقرر شہو جو ہر دے پو عرض ای یار کہ جیسا علم بگیا عرض اشہر بعلم و شیر تشبیہ کے وجوہات لکھا اپنے رسالوں میں بہ توفیق	ہوا وہ شیر سیرابی سے باہر وہ فاروق معظم کو دیا تب کہ کی کس چیز سے تو اسکی تعبیر کہ تعبیر علم سے اسکی کیا ہون ہی اس عالم میں دودھ ای نیک محضر کہ جو پو عرض جو ہر سے نمودار وہ سے جو ہر لبشکل شیر خوشتر بہت دکنور ہینگے در فتوحات بیان یہ شیخ میرا کر کے تحقیق
---	--

### حدیث

کہا سرور کہ روز شرمولا سلام اول کر بگا رب یزدان پکڑاٹھ اسکا اول رب عزت	کرے فاروق سے پہلے مصافحہ مراد اسکی ہی بچہ لطف سے جان لجاو گیا عنایت سے بہ جنت
--	---

### حدیث

فرمایا یوں سالار اتوان ملا شیطان نہ گوی رہ میں اس مگر ابلیس پر تبیس پر عیب لہجی فرمایا شہ جن و ملک ہی مگر فاروق کا اعزاز و اکرام	عمر لایا پی بیشک جب سے ایمان پر آؤ نہ سے منہ گراہیت سے اسکے عمر کی جھاؤن سے بھاگے ہی آپ ملک کوئی نہ بالائے ملک ہی وہ کرتا ہی ہمیشہ صبح اور شام
--	--

نہیں دے زمین برکوی شیطان | گروہ کا تباہی اس سے برآن

حدیث

بھی فرمایا یوں سالار اکون | عمر سے بعض جو کوئی رکھیگا  
رکھا وہ بعض میر سے مقرر | یقین دشمن ہی میرا و سرکار  
بھی جو کوئی رکھیگا اس سے نست | رکھا تحقیق وہ میر سے الفتن

حدیث

لہا ہی بوسعد ای نیک محضر | کہ میں نے خواب میں دیکھا سنو تم  
کہ میں نے خواب میں دیکھا سنو تم | تھے انہر۔ برہن کوی چیز اُنسے  
پھنچتی تھے کسکو اس سے بھی کم | پس آیا ہی حمر فاروق اعظم  
دراز یک پیر بن تھا اسکے درپر | زمین مگد کھنچتا تھا وہ مطہر  
کے میں عرض تب اصحاب والا | کہ کی ہی اسکی کیا تاویل فرما  
کہا شہ اسکی میں تعبیر و تاویل | کیا ہوں دین سے بقیال و معتیل  
کہ اسکا دین اتم ہی اور اکمل | بلا شک سب اقویٰ اور اطل  
ستر ہی پیر ہن سے اور بخل | ہی کی تعبیر دین پس سرور کل  
لہا ارشاد یوں شاہ رسالت | کہ اگلے ہتھوں میں یک جماعت  
رہا کرتے حدیث یعنی ان شاہ | خدا کرتا تھا اپنے لطف سے بات  
میری امت میں دیسا فرد کامل | ہی بالتحقیق جانو عمر عادل  
بھی کی جس بوہرہ نہ روایت | کہ فرمایا ہی یوں شاہ رسالت

نہایت  
نہایت  
نہایت

تھے دالے دلو کی کوٹے کے اندر  
میں اتنا آب اس کوٹے سے کھینچا  
ہی کھینچا اس سے یک دو رو کو تحقیق  
کرے حق اس پر رحمت رات اور دن  
لگا ہی کھینچے اس جاہ سے آب  
قوی کھینچنے میں آب بسیار  
کیا ہی اور سب لوگوں کو سیلاب  
بلا شک ہی خلافت سے مآول  
بہت پھیلا زمانے میں با کرام  
ہوئے اور ملک اکثر آئے ہیں ٹٹھ  
ہیں پائے مسجدین دوالف تمجید

وہ بانی چاہے ہو بکر صدیق  
عبارت ہی آیام خلافت  
لحق وہ جو کھینچے میں ناتوانی  
مراد اس سے نہیں سستی ہی نہار  
عمر کھینچا بہت بانی جو ای میر  
لہی تھا جو کھینچے میں اسکے قوت  
بہت مردم ہوئے جو اس سے سیرا

اندر این کتاب در بیان این که هر کس که در این کتاب  
مقدمه و در بیان این که هر کس که در این کتاب

نہ ہوا صدیق کی پیمان نقص عزت  
کیا ہی دہلوی نہ یونہی تشریح  
زم سے کی تجاری رب مطلق  
بھی مروی ہے کہ حق منہ پر عمر  
بیان کا ترمذی اگلی روایت

عمر کو بھی نہ ہو اس پر فضیلت یقین در شرح مشکوٰۃ المصابیح عمر کے قلب منہ پر کلمہ حق کہا ہی حق سو وہ کہتا ہی اس ہی بوداؤد سے دوسری روایت	نہ ہو صدیق کی پیمان نقص عزت کیا ہی دہلوی نہ یونہی تشریح زم سے کی تجاری رب مطلق بھی مروی ہے کہ حق منہ پر عمر بیان کا ترمذی اگلی روایت
--	--

حدیث

نہیں ہم جانتے تھے بات یہ دور سدا فاروقِ عظیم کی زبان پر کہ جس سے ہو سکون چین قلبی زبان پر ڈالتے ہیں اسکے از غیب کلمہ حق کا معظم یک ای دانا کیا ہی تور پستی یون ہی ارقام	علی مرتضیٰ سے یون ہی مذکور کہ مطلق ہی سکینہ ای برادر وہ اپنے بات ہی کرتا ہی ایسی یہ امر غیبی ہی بے شک و شبہ سکینے کا بلی ہو سکتا ہی معنا کہ وہ حق بات پر کرتا ہی الہام
--	---

حدیث

کہ فرمایا ہی یون سارا فاخر تو البتہ عمر ہوتا مقسّر پیمبر کو ہی بعد اسکے نہ ہو گا وقع اسکا نہیں لازم ہی نہ ہوا نہیں لازم نہیں لازم ہی ہرگز لکھا ایسا ہی بحر منہ دانی	بھی کی ہی نقل عقبہ ابن عامر کہ میرے بعد گر ہوتا پیمبر وہ نہ خاتم ہی سب پیمبر و کفا یہ قضیہ شمر طہی بوج ای یار پیشہ اسکا ہونا ای معزز اصحاب بھی شیخ مسقلانی
--	---

نہ ہوا صدیق کی پیمان نقص عزت  
کیا ہی دہلوی نہ یونہی تشریح  
زم سے کی تجاری رب مطلق  
بھی مروی ہے کہ حق منہ پر عمر  
بیان کا ترمذی اگلی روایت



احادیث نہایت خوب و نادر و معتبرہ

طی شیخ دہلوی لکھای یہ بات کہ بیگنا قاعدہ ایسی عبارت رسول اللہ ختم الانبیاء عمر تھا جبکہ پیشک ملہم غیب طہی حاصل وحی سے یکسو گشت روایت اس خبر کی ای مکرم	بنیرا بنی بر در شرح شکوت بین متعل بلا شک در محالات نہ مرسل اس کے بعد از دوسرا طک کرتا تھا القا اس کو از غیب لہذا یون کیا ارشاد حضرت کیا ہی تر مذی واللہ اعلم
--	--

حدیث

کہا ابن عمرو و شادہ ماجد ابو بکر و عمر ہر دو مودد دون کے ہاتھ کو پکڑا تھا سرور	چلا حجرے سے یکدن سوی سجد بھے تھے ہر دو طرف شاہ کت کہا یون ہی اٹھو گھا نور محشر
--	--

حدیث

کہا ہی بوسعید خدری ای یار کہ میں ہر مکتبہ پمیر کے وزیران وزیران آسمان کے میرے معتقل دو وزرا زمین جو معتبہ ہیں	کہ فرمایا یون سالار مختار زمین کے دو سما کے دو یقین جان میں بالتحقیق میکاسل و سبریل مرے یاران ابو بکر و عمر
---	---

حدیث

طی لائی ہی روایت ابن جنط کہ ابو بکر و عمر جو ذوالقرنین بیان لکھتے ہیں یون شراخ انجا	کہ فرمایا یون پیغمبر رب بلا شک یہ دو نوسع و بھرین کہ جون سمع و بھر ای نیک اطوار
---	---

<p>بنی سب اعضا میں پیر پوری بنے ہیں          مجھے بے نیل کر تیشیل پیر          یہ راجع جہا بمعنی وزارت          و یا جنگ شدید الحرس ہر دو          طبعی کے اتباع پاک او پر          تہید حق بانفس اور آفاق</p>	<p>مسیلا تو نہیں سب مصلحتیں          ہر طرح و ہر سے ہیں و ہر          بمعنی و کالت پر لبلا شہت          بیان حق کے سننے پر ای تو جو          نہایت شوق رکھتے ہیں مقرر          طبعی کرنے ہر دو نو ہر دو میں</p>
--	---

### حدیث

<p>جناب عائشہ رضی اللہ عنہا          کہ ایک شب چاندنی تھی تو گھومنے          اہلی میں عرض لای حلقہ پیر          ہی کوئی شخص طبعی ایسا لگو کا          یہ سن بولا مجھے خیر البشر ہی          کہی پھر عرض میں یہ سیکے ای شہ          کیا ارشاد پھر منیب سر رب          میں یہ بوبکر کی نیکی کے مانند</p>	<p>ایک اسطرح رضی اللہ عنہا          غبی لیا ہر کہ گود میں سر          ستارک ہیں نے جتنے آسمان پر          کہ اسے نیکیاں ہو وہی مقدار          کہ ایسا شخص مان بیشک عمر          کیاں پھر نیکیاں بوبکر کے کہہ          اسچہ فاروق کی نے نیکیاں سب          خدا اس سے رہے خوشنود و</p>
--	--

### روایت

<p>یہ لایا ہی روایت ابن عباس          کہ جب لوگوں کیتن فاروق عظیم          اسبہم آگے وہ اپنے مکان کو</p>	<p>کہ تھا جو ابن عباس سید الناس          چچہ امروہی کرنا ای اکرم          تمام اولاد و اول و تابعان کو</p>
--	--

<p>بلا نزدیک اپنے جمع کرتا کہ لوگوں سے کیا ہوں منع میں وہی ہیں لوگ سب ناظر تھے تجھو تم سے کہے گوی وہ کام اگر پرہیزم اس سے کہینگے کین ہاں اگر تم اس جوہرات</p>	<p>بہت تہدید سے اس طرح کہتا فلانا کام رکھو یا دم سب ہیں ناظر گوشت پر حبسیا پرند وہ مردم بھی کرینگے اس اقدام تو وہ بھی اس سے سب نفرت دہشت کہ وہ گھامکو دو چندان بخوبت</p>
---	--

### روایت

<p>روایت ہے کہ کوئی شخص آیا کہ میں فتح دین جس گھڑی ہم عجب باتیں ہیں لکھی اس میں عمر بہ بات سنکر اس سے پوچھا تیا یوں عرض اس آگاہ سے وہ اُسے نادیب در فیہ کیا ہی</p>	<p>کیا ہی اسکی اخذ متین اظہار ملی مجھ کو کتاب ایک ای معظّم لہ اطمینان جس سے دلو پر خوب وہ باتیں میں کتاب اللہ سے کیا ہیں باتیں کتاب اللہ سے وہ بھی یہ آیات قرآن کی پڑھا ہی</p>
--	--

الْمَثَلُ ثَلَاثٌ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا  
عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ مَا أُوحِيَ

<p>کیا ہی بعد ازان اس طرح ارشاد سب اسکی سی ہی جانو خوب بیان سید جمال اللہ والدین لکھا ہی روضۃ الاحباب اندر</p>	<p>ہوے ہیں امتین اگلی جو برابر حکیموں کے ثبت تھے انکو مرغوب محدث اور محقق اس تکین کہ باتحقق بروجہ نکو تر</p>
--	--

سرس

نہ کہ قول کی مصداق اعظم  
 ان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الہدیٰ محمدی محمد وشر  
 الامور محمد فاعلموا کل محدث بدعة وكل بدعة ضلالة  
 ذکر بعض کرامات صدق آیات حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

بروز جمعہ فاروق مکمل یکا ایک بیک وہ اسطرح سے تھا ساریہ نے تب در ملک ایران رہے کو وہ جب پہنچا ہی اگر کہ ہم کفار سے کرتے جب جنگ علانیہ یکا ایک تب سنے ہم اٹھ فرمایا مرا وہ نام لیکے پھاڑا کہ تھا ترا جو معرکے پر چون اللہ اسیدم پانصرت	سرمبر پوٹھا خطبے میں شاغل جیل کا اسرا ای ساریہ لے جنگ کا فزان سرگرم ایجان لکھا اسطرح سے کہنے مقدر بروز جمعہ باتدبیر و فرنگ مدائے حضرت فاروق اعظم جیل کا اسرا ای ساریہ لے لے ہم اسرا سب اسکا جا کر ہوئے کفار کو پتھر زہمت
--	--

کرامت

بھی اسکے حکم پر بقیال و بمقتل ہی مروی اسکا پانی کہ ہوا تھا سب اہل مصر بولے اس سے اگر کہ یک لڑکی جمیلہ مولیٰ لیون بھئی دالین جلد سے کوئل منالا	ہوئی یکبار جاری مصر کی نیل عمر بن عاص تب حاکم تھا اسکا یہاں کی ایسی عادی ہی مقرر اُسے زیور لباس اچھا پناون روان ہوتی ہی تب وہ پتھا شا
---	---

نہیں خاکم نے دی اسکی اجازت  
کئی دن سوکھی تھی وہ نیل کی سر  
کہ ہم اب چھوڑ جاتے ہیں وطن کو  
لکھا فاروق اعظم کو یہ احوال  
تو نے رسم بد جو یہ اٹھایا  
میں یک شقہ لکھا ہون نیل کو اب  
یہ پروانہ جب اس خاکم کو بھیجا  
سنا کر انکو پروانے کا مطلب  
وہ شقہ میں یہی مضمون والا  
کہ عبد اللہ سے ہی خط یہ مرقوم  
کہ تو گر خود بخود ہوتی قطعی جاری  
اگر کرنا تھا جاری تجھ کو کرتا رہ  
یہ شقہ نیل میں وہ جبکہ والا  
چلا ہی ہر دم کے پانی شانزدہ گز  
اسی دن سے وہ رسم رشتہ عروسی

کہ جاہلیت کی ہی یہ رشتہ عروسی  
کہے سب مصریوں نے ہو کے مضطر  
سنا خاکم نے جب اسکے سخن کو  
جواب ایسا لکھا فاروق فی الحال  
بہت اچھا کیا اور اجڑ پایا  
تو اسکو نیل میں ڈال ای سوک  
تو اس شہریوں کو وہ بلایا  
گیا بے ساتھ انکو نیل پر تب  
بہ الہام الہی وہ لکھا تھا  
ہی نیل مصر کو پس ہو کہ معلوم  
ای نیل مصرت ہو اب طبعی جاری  
تو جاری ہو کر تعویق زہار  
ہوئی جاری حکم حقیقتی  
نہیں سوکھی کبھو پھر اسکے بعد از  
ہوای مصر میں بے شبہ موقوف

### ذکر شہادت و تاریخ رحلت حضرت عمر فاروقؓ

عمر سب روز دنیا سے سدھارا  
کہ طفلان مادر وں پوچھے در کر  
وہ کہتے ہیں قیامت کی یہ آفت

زمین میں پڑ گیا ایسا اندھیرا  
کھو گیا آج آیا روز محشر  
عمر کی ہی یہ رحلت کی قیامت

بلخی روز رحلت آن با کرامت  
 بلخی دینی بدر رحلت اسکے رسم روز  
 بعد رحلت صدیق اکبر  
 جادی الآخرہ کی بیست دوم  
 ہوا ہی سند آرا سے خلافت  
 بغیرہ کا غلام نہشت آئین  
 عمر کی ایک دن خدمت میں آیا  
 مرا صاحب خراج ہر دن کے پر  
 نہیں ہی مجھ کو وہ دینے کی حالت  
 نہیں ہی چار درہم تجھ پر دشوار  
 ہوا ہر ہم یہ سکر وہ تیر کا  
 نماز صبح کے پڑھنے کے خاطر  
 وہ بیٹھا تھا کہیں مسجد میں پھسک  
 تھا ذوالحجہ سے دن چھبیسان وہ  
 یقین وہ چار سینے کا انھار  
 جب آیا غرہ ماہ محرم  
 پیای شربت جام شہادت  
 وہی اسکی گین قبی ای برادر  
 بلخی رکھنا اسے صدیق بعد از

سنے تین غیب کے لوگوں نے ایسا  
 سنے جنات سے ایسا پرنور  
 دینے میں اسیدن وہ مظہر  
 بوقت صبح روشنہ ای کرم  
 دیا دین مستین کو زیب و زینت  
 ابوہریرہ عجوبی جو تھا پر کین  
 یہ شکوہ اپنے اقا سے لایا  
 کیا ہی چار درہم اب مقرر  
 کہا: ہسکو وہ کتاب عدالت  
 ہزاروں کسب و کار ہی بسیار  
 کیا ہی خنجر مسموم طیار  
 ہو ہی دغلی مسجد و خانہ  
 خزانہ رکھی ہی زخم اس پر  
 برس حیرت سے تھا تو لبواں وہ  
 تھا زندہ چار دن تک وہ فیروز  
 کہ تھا وہ روز شنبہ ای کرم  
 ہوا رونق فرا سے دار خست  
 کہ لٹھی جو خاص در دست تمہیر  
 رکھا تھا بعد فاروق معزز

روایت یکم گمرائی ہے دوسری یہی تھا نقش اس خاتم کے اوپر	گمرائی فاروق کی دوسری گمرائی لغی بالموّت و لعظا یا عمرؓ
--	--

دُرُ ازواج و اولاد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم

تھے لڑکے اسکے لون اور چار لڑکیاں جو ام المومنین حفصہ ہی خاتون طبی عبد اللہ وزید صغریٰ خود طبی چوتھی فاطمہ ایک اسکی دختر طبی وہ ام حکیم حارث کی بیٹی تھے زید الاکبر و رقیہ جو موسوم نواسی تھی وہ خاصی مصطفیٰ کی طبی زینب عبد الرحمن جو تھا اسفر طبی اوسط عبد الرحمن جسکی کنیت طبی مادر اسکی لمبہ ای خود مند مقرر عالمکہ ہی اسکی مادر جو عبد اللہ پسر تھا اسکا پہلا ہی دسرا قول بعثت بعد سہ سال طبی ہمراہ والد ماجد کے و مسافر جو گذرے سال تریتر ہجرت ہوای ذی طویٰ بن دفن لیس او	ہی عبد اللہ اکبر عبد رحمان ہی مادر انکی زینب بنت مطعون ہی ان دونوں کی مادر ام کلثوم سمجھ ام حکیم ہی اسکی مادر وہ زوجہ طبی یقین حضرت عمرؓ کی سے دو کی والدہ طبی ام کلثوم وہ دختر فاطمہ اور مرتضیٰ کی فکیہ طبی سمجھ دونوں کی مادر ابو شحمہ سے جو پائی ہی شہر عیاض کیب تھا عمر کا جو کہ فرزند تھے زید ابن عسہ و کی طبی دختر ہوای آگے وہ بعثت کے پیدا ہواید اوہ با اکرام و اجلال ہوای فخر اکام سے سرفراز کیا ہی مکہ اشرف بن حلت مہاجر کا تھا اشہر مقبرہ جو
---	---

لقی اسی عمر تب اسی اپر چار  
 بی تھا عبد رمان یعنی اکبر  
 ابو شیمہ طبعی در عہد پیسبر  
 عمر بن عاص عامل مصر کا تھا  
 یہودی ایک طبیب اس وقت  
 دینے کو وہ پہنچا جب تہر پہ  
 عمر جب حد کیا ہی اس پر قائم  
 وہ بعد یک ماہ کے بیمار ہو کر  
 ولیکن مشہر ہی بات یہ جو  
 بھی جو باقی رہے درتے مقرر  
 غلط ہی یہ غلط ہی یہ غلط ہی  
 نہیں یہ بات مشروع ای برادر  
 جناب حضرت فاروق بر مان  
 طبعی عبد اللہ در عہد پیسبر  
 برس چھپسوان تھا جب زجر  
 بھی پایا اہ رحلت زید اکبر  
 بھی پایا جبکہ افرغے ولادت  
 بوقت رحلت سالار عالم  
 سن عری طحاجب ستر اقرین

سیتے اسی کہے بن بعضے ای پار  
 مشرف ہی زید پار پیسبر  
 ہوا پیدا القین از بخت یادہ  
 اسے مارا تھا بیشک حد فخر کا  
 پایا تھا فخر اسکو دوا کر  
 پر بھی اسکو مارا حد تا دیب  
 غشی اسکو ہوئی ای ذوالکاکہ  
 سدھارا دار باقی کو مقرر  
 کہ درون کے موای ضرب او  
 عمر مارا ہی اسکی قبر او پر  
 ہر اثنا عشر یہ اسہی نمط ہی  
 کہ یارین حد کیسی قبر او پر  
 روانض کا مقرر ہی یہ بہتان  
 ہوا پیدا بفضل رست اکبر  
 ہی پایا جنگ صفین میں شہید  
 کئی جس روز رحلت اسکی  
 بعد مشرف شاہ رسالت  
 اتنی دو سال اسکی عمر اکرم  
 لیا رحلت سمجھو وہ حامی دین



رہے ان سب راضی حق تعالیٰ

کے جنت میں انکار تہ بالا

ظہورِ مقامِ تہارِ ذوالبطنس شہید و عقوباتِ مزید بہرہ و فضل عنید کہ بکجا  
حضرت شیخین کریمین دشنام میداوند اعادۃ اللہ منہا

<p>امام صہبِ مستغفری نے کہ یک راوی ثقات معتبر سے کہ تین اشخاص مل ہم کیوطن کے طہارِ اطوار کو فی ایک ہمراہ ابوبکر و عمر کو دے بد انجام کیا ہم نے اگرچہ منع بسیار ہم کے پاس پہنچے ہم ہم جب کے ہم نے وضو اتھ صبح ای یار ہی جاگا جبکہ وہ بیکیش و بد ذات کہ اس منزل میں میں تم سے ہوا کہ سیر خواب میں اگر ہمیں کیا تمہارے فاسق کو اب خوار ہے سنکر ہم کہے ای داکہ تجھ بہر وہ بیٹھا اتھ کے اپنے پاؤں کھینچا یکایک جھکی قدرت سے ای مسبار کہ اسکے ناخن با سے اسی آن</p>	<p>دلائل کے لکھا نسخے میں اپنے مجھے آگاہ کی ہی اس خبر سے ہوے راہی طرف ملک میں کے سوٹھا شیخین کا دشمن کاہ گمراہ زبان سے ناسر دیتے تھے دشنام ولیکن وہ پچھوڑا اسکو زہار ہم اترے رات یک منزل میں جا کئے بعد اسکے اس کو فی کو بیدار لکھا کہنے تمہی ہیہات ہیہات ہوا ہوں آجکے دن تم سے مجھو کہا مجھ کو اے فاسق اے شکر تو اس منزل میں ہو گا نسخہ ناپا تو اتھ کر کرو وضو جلد اے شکر طی نسخہ اسکا بدن ہونے لگا ہوا پیروں سے اسکے نسخہ آغا ہوئے زانو ملک بند کر پاؤں</p>
---	---

بدن اسکا بدلنے یونہی لا گلا  
 کڑکرا دنت پر ہم اسکو بانڈ  
 بوقت شام یک جنگل میں آئے  
 اٹھون کو دیکھ مضطر ہوا  
 نظر کرنے لگا پس وہ ہم پر  
 ہو چک خوف بکوت یہ بسیار  
 وہ تھا جب آدمی دینا تھا ایذا  
 علاوہ بس یہ یہ صحرائی بندر  
 غرض پہل ہمارے پاس بیٹھا  
 لگا انگھون سے پس آٹھو بہانے  
 جب اس حالت سے گزری ایک عشت  
 ہوا یہ بھی روانہ اسکے پیچھے

وہیں وہ ہو گیا بندر سراپا  
 وہاں سے جلد آگے چلنے لاگے  
 جماعت یک وہاں بندر کا پاس  
 وہ رستی توڑ جا اُنہیں ملا ہی  
 لمبی یونہی دیکھنے لاگے وہ بندر  
 کہ دشمن یہ ہمارا یہ جفا کار  
 ہو ہی اب تو بندر یو چھنے کیا  
 ہوئے اسکے رفیق و یار و یاور  
 لگا پس دیکھنے ہم کو سراپا  
 خرابی پر بھی اپنے تملانے  
 چلی آٹھ بندر حون کی وہ عشت  
 سراپا یا یہ اپنے تنو سیت سے

### عقوبات

وہی راوی نے لایا پی روایت  
 علی بولا سعید ابن مسیب  
 کہ تا دیکھے فلا نے شخص کو جا  
 کہ وہ مردود نا بخار بدنام  
 ہو ایک زخم پڑا اسکے منہ پر

علی بن زید سے ای ہا سعاد  
 کھا مجھ کو کسیکو بھیج تو اب  
 میں بھیجا جاوہ دیکھا کہ بولا  
 کہی اصحاب کو دینا تھا دشنام  
 وہ پھیلا منہ ہوا اسکا سیر

### عقوبات

کیا ایک مرد صالح سے روایت  
کہ وہ شیخین کو بد بولتا تھا  
کیا سب ابو بکر و عمر و  
ولے مانا نہیں وہ بے سعادت  
ہوا وہ بے ادب ہم سے بھڑ  
غلام اسکا ملا اس سے کہا ہی  
ترے خواجہ کو کہہ تا وہ بھلی آوے  
عجب یک حادثے میں ہی گزرتا  
موتے میں خون کے ماتھوں ٹھنڈ  
کہ ہمرہ جل ہمارا اب وطن کو  
تھے دستِ خاک کے مانند ظالم  
وہاں سے ہم نے یک صحرا میں پہنچے  
گرامر کے دیکھ انکو وہ بد کا  
ملاخو کو نین جا کر وہ بے عزت  
متاع ہم اسکا سب کوفے کو لائے

وہی راوی نے پھر ای با صفت  
کہ تھا بدکار کوفی ایک ایسا  
ہوا ہمراہ ہمارے مسافر وہ  
بہت کچھ اسکو کی ہم نے نصیحت  
کہے نا چار آخر ہم سے ہو دور  
وطن کا قصد جب ہم نے کیا ہی  
کہ جاتے ہیں وطن کو ہم یہاں سے  
کہا خواجہ مرا جواب تہہ کار  
کہ ہر دو ماتھ اسکے ای خردمند  
کہے ہم جبکہ پھر اس بد چلن کو  
گیا تب استین سے ماتھ باہر  
وہ با این ہو گیا ہمراہ ہمارے  
وہاں چرتے تھے خوکاں رشتہ بیا  
بنا ہی ایک بل میں خون صورت  
پچھانت اسکی ہم دشوار پاک

### عقوبت

کہا ایک شخص اخبار سلف سے  
کہ وہ شیخین کو بد بولتا تھا  
جناب سرور عالم کا دیدار

وہی راوی نے کی ہی نقل سنئے  
کہ یک بدکار ہمسایہ تھا میرا  
میں دیکھا خواب میں از جنت

میں دیکھا خرب میں از بخت بید  
اٹھا دینے طرف مدیتی اکرم  
گزارش میں نے کی ای شاہ ابرار  
بہ دو نو مرد کو گتیا ہی وہ بد  
شہ دین بات یہ جسم سہم سہما  
کہ جا اس بلہ ادب کو قتل کر اب  
میں چاہا تاکہ اسکے پاس جاؤں  
سو گھر کے پاس اسکے جب گیا میں  
میں پوچھا وجہ غم لوگوں نے بولا

جناب سرور عالم کا دیدار  
بھی تھا بائیں طرف فاروقِ اعظم  
کہ ہمسایہ ہی میرا ایل بدکار  
مجھے کہات سے ہی بچ بچید  
تھی یک شخص کو فرما دیا ہی  
ہو اس خواب سے بیدار ہو  
خبر اس خواب کی اسکو سننا کون  
وہ ان آواز رونے کی سنائیں  
کہ کوئی غیب سے آ اسکو مارا

### عقوبت

وہی راوی نے کی ہی نقل دہری  
وہ مرد و شقی کے پاس ای یار  
ٹہا یک روز وہ مرد و وارین  
بہتہ مغموم و محزون ہوا تھا میں  
اسی شب سرور عالم کی روت  
میں کی تب عرض کیا دیکھا تو ای شاہ  
ٹہا کہا اس سے تو نا خوش ہوا  
کیا تب حکم جا اسکو پکڑ لا  
کہا سرور زمین پر اسکو سلوا

کہ میرے کہا یک مرد لہری  
ہوئی جب آمد و شد میری بسیار  
نہایت بلہ ادب ہو تب شخص  
نہیں فطاریں شب کو گیا میں  
کرم سے حقنے کی مجھ کو عنایت  
بڑے یاروں کو کہا گتیا ہی گمراہ  
کیا میں عرض ن ای شاہ عالم  
کیا میں اور پکڑ کر اسکو لایا  
زمین پر اسکو میں نے تب سلایا

<p>کچھ سرور دیا پس ایک جا تو          سو کی مین عرض کیا مارون ایسے          بلجی کی مین عرض خدمت یونہی ستہ باب          لٹہا ہی بار سیوم واسے تجھ پر          ہوا ہون صبح کو مین جبکہ بیدار          کیا پھر اسکے گھر کو جلد تر مین          مین پوچھا لوگ سے حال اسکا کیا</p>	<p>کہا اب جلد مار ہن ہونا کو          کیا ہی مارنے کا حکم شہ تب          کہ دستا تھا مجھے یہ امر دشوار          کہ مارا اب جلد اسکو دیر مگر          مین چاٹا کر وں اسکو خبر دا          سنار ونا پلانا اسکے گھر مین          کہے کل شب کو وہ مارا گیا ہی</p>
--	---

### عقوبت

<p>لکھا ہی شیخ اکبر در فتوحات          لکھی ولیوں کی ایسی یک عت          وہ رہتے ہن یقین چالیس اکرم          تو سن انکا یہی حال عجب ہی          گران ہوتے ہن ایسے وہ مقرر          نہ ہل سکتے نہ چل سکتے ہن زہنا          وہ یوں رہتے رجب کے پہلے دن          پر شعبان جبکہ آتا ہی ای شہار          کہ گویا بند سے پائے خلاصی          رجب مین ہو دین ان پر کشف اسرار          بلجی ہو دین مطلع و بر مغیبات</p>	<p>جہان رحیم کے لکھا ہی حالات          کہ رحیم انکو کہتے باکرامت          نہیں اس سے زیادہ اور نہیں کم          جب آوے اہل روزِ رجب ہی          کہ گویا آسمان رکھے ہن ان پر          بلجی مار سکتے ہن نہ ای یار          سبک ہوتے ہن بعد از دن بدن          وہ سب ہوتے ہن بالکل تب سبکبار          یہ حالت ہی وہی ولیوں کی خاصی          بلاحد اور تجلیات بسیار          کہ شعبان مین یہ جاتے ہن حالات</p>
---	--

لیکن بعضے ولیوں پر یہ حوال  
بیان توں بولتا ہے شیخ اکبر  
کہ ایسے یک دلی سے میں علاموں  
کہ کشفِ حالتِ رفاضِ امیر  
وہ انکو خاک کی صورت پر لیکن  
اگر موتا تھا کوئی شخص ایسا  
پر رہتا رافضی وہ فی الحقیقت  
دلی اللہ جو کہتا تھا اسکو  
ڈبیری خاک کی دستی نہایت  
یہ سن وہ شخص تب ہوتا تھا حیران  
وہ صادق اپنے گرتوبے میں پتا  
بھی کہتا اسکو تو سچا ہی میقال  
اگر چھوٹا ہو توبے میں وہ مردود  
وہ کہتا اسکو تو چھوٹا ہی پریشان  
بھی یکدن آئے اسکے پاس ناگاہ  
گمانِ رفاض ان سے کوئی ایسا  
بھی شیعوہ کی نہیں تھے وہ گروہ  
انوبکر و عمر سے ہو عنادی  
علی مرتضیٰ کا شان میں وہ

تجربہ رکھتے ہیں باقی نامیکسال  
حقائق کے سما کا بدر انور  
مقدس اسکی صحبت میں رہا ہوں  
تھا باقی اس ولی با صفا پر  
مقرر دیکھتا تھا رات اور دن  
ٹوئی مذہب نہ اسکا جانتا تھا  
تو دستی خاک کی ہی اسکی صورت  
حقیقت میں ہی بیشک رافضی  
کہ اس سے جلد توبہ بالفور ورت  
بھی توبہ جلد وہ کرتا تھا اس آن  
تو اسکو صورت انسان میں پتا  
کہ صورت ہی تیری انسانی الحال  
تو ہوتی خاک کی صورت ہی  
ہیں توبہ کیا تو دل سے بے میں  
وہ مردان از عدل شافعیہ  
نہ رکھتا تھا کچھ نہ ہا رز نہا ر  
بفکر و نظر وہ مذہب لئے تھے  
رکھے تھے ولین کو بد اعتقاد  
غلو رکھتے تھے اپنے جان میں وہ

<p>کہا انکو کہ مجلس سے باہر          ابنین اس طرح فرمایا وہ تب ہی          سراپا صورت خنیز او پر          برے اور حق کے درمیانے سرسرا          کرے ہی نوک کی صورت پر مشہور          کئے باطن میں اپنے جلد توبہ          کہ تم توبہ کئے ہو بالیقین اب          بلا شک صورت انسان او پر          وہ مذہب سے وہیں توبہ کئے وہ          یہاں کافی ہیں بس اتنے روایا          سو دہ متبع رکھ چکو بے مین</p>	<p>وہ دونوں جب ہوا پاس سے گئے          وہ پوچھے ہر دو کیا اسکا سبب          کہ تمکو دیکھتا ہوں میں ایسا بر          کہ یہ یہ ایک علامت مان مقرر          زوافض کو مرے پر رب معبود          وہ ہر دو شخص ہو سوت آگاہ          آگاہی وہ ولی اللہ نے تب          کہ تمکو دیکھتا ہوں اب مقرر          یہ سنکر بسکہ متعجب ہوئے          بہت ایسے ہی آئے ہیں عتوبت          خداوند اتو باشعین و خشنین</p>
<p>رقم کیا جامع قرآن کی توصیف ہو کس سے          کہ لکھا ہی در خلد برین پر نام عثمان کا</p>	
<p>ہی عثمان مکرم ابن عفان          سمجھ عبد المناف ہی باپ اسکا          نسب اسکا یہاں ہوتا ہی قبل          کہ ہی عبد المناف اسکا تین جد          جناب جامع القرآن کی مانی          کہ اکان لائی وہ برسد النیس</p>	<p>خلیفہ تیسرا سرور کا فلیشان          لہی اسکا پدر عبد الشمس بیگا          نسبت سید عالم کے کامل          ہی آرومی اسکی مادر ای محمد          لہی تھی ام الحکیم عثمان کی مانی          روایت کی ہی عبد اللہ بن عباس</p>

ابو عبد اللہ گفت اسکی ہی جا  
 بی دو لقب اسکی اظہر  
 نخل اسکا ہوارقہ سے اول  
 نخل اسکا ہوا پھر کر تو معلوم  
 ز آدم تا بدور خاتم ای یار  
 تھا عام الفیل سے جب سال تھا  
 وہ تھا روز دوشنبہ با ستاد  
 ز بعد مرتضیٰ و زید و صدیق  
 ابھی داخل نہیں تھا شہ عالم  
 ہی دی صدیق جب ترفیبا  
 ہوا ہی جب وہ ایمان سے مکرم  
 بہت گریہ عذاب اسکو دیا  
 صلابت دین میں اسکی دیکھ لیا  
 روایت کی ہی یون ابن اسکر  
 کہ فرمایا ہی یون تھا پیمبر  
 تو یک بعد یک کو بیاہ کر میں  
 اتھا ہجرت سے جب چوبیسواں سال  
 تھا دس قول سے روز دوشنبہ  
 برس نبویاں تھا وہ ز ہجرت

لقب اسکی ذوالنورین پہچان  
 کہ ہی وہ شہ کی دو دختر کا شوہر  
 مکی جنت کورقہ حب ای اکمل  
 بہت شاہ عالم ام کلثوم  
 شرف ایسا نہ پایا سکویا  
 تولد پایا ہی کچھ میں عثمان  
 قلی ثمری یزد جبر کی تب ریا  
 مشرف وہ ہوا ایمان سے تحقیق  
 ز جور کا فران در دار ارقم  
 شہ عالم کی تصدیق عثمان  
 تو اسکا پدر اسکو باندھ محکم  
 ولیکن وہ نہ ایمان سے پھرا  
 دیا ہی چھوڑا اسکو ناچار  
 علی مرتضیٰ سے ای مفاخر  
 اگر ہوتے مجھے چالیس دختر  
 دیا ہوتا یقین عثمان کیتین  
 محرم کا تھا غرہ ای نکو فال  
 طہی قلی اثبسون ماہ ذی الحجہ  
 بٹھا سے اسکو برص در خلافت



خلافت کی ہی وہ تازیادہ سال

بعض احادیث صحیحہ و بخاریہ کہ فرماقیب حضرت عثمان  
ذوالنورین و اولاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### حدیث

جناب عائشہ سے ہی روایت کچھ پہرا لگا حتیٰ پیریں ایک اگر جو رجفائے لوگ چاہیں تو ہرگز نہ سے اس کو درگست اسی ارشاد کو رکھ یا د عثمان محاصر جب ہوئے تھے اس پر اشرار کہ چھوڑ اپنی خلافت ای محلّا وہیں مظلوم پانیای شہادت	کہ عثمان کو کہا شاہ رسالت عبارت ہی خلافت سے وہ مسک کہ پیرا بن وہ سترتن سے کھینچیں ہنو معزول یعنی از خلافت تھا مظلوم اور بہت دل دشمن کیسے اس کو اگر چہ لوگ بسیار ہنیں اس کو قبول اپن وہ اصلا رہے نہ اس سے راضی عزت
---	--

### حدیث

ابوہی اسطرح ای نیک محضر کہ فرمایا یوں سالار دور مراہزہ اور یارو مہرمان	برادر زاوہ صدیق اکبر رفیق ہر پیر ایک ہی جان ہی بیشک شہت داو امین عثمان
--	--

### حدیث

بھی ظہر روایت ای برادر رفیق ہر ہی ایک پہچان	کہ فرمایا رسول رب داو رفیق جنتی میرا ہی عثمان
--	--

لجی کی ہی یوں روایت عبد رحمان  
صحابہ کو وہ تب دنیا تھا غریب  
کیا تب عرض یوں سرور عثمان  
معاذ اللہ وہ جھولان ایسی شہنشاہ  
دیا ترغیب سرور دوسرے بار  
مقررہ پھر کے عثمان نے ادب  
کہ بڑے دوست دیا ہوں ایشی  
دیا ترغیب نہ جب تیسرے بار  
کہ میں سے حدیث دیا ہوں بہتر  
میں تب دیکھا طرف اس شاہ دین کے  
لجی فرماتا تھا یہ شادان و فرحان  
کرم سے حق کے اس نیکی کے بعد از  
کہ بے گرجہ رضا جرم و عصیان  
یہ نیکی اسکی ہو دیگی مگر  
چنانچہ بدیون کی شان اندر

ہو حاضر میں نزد شاہ اکوان  
ضرورت سے بہت بر جلیش عت  
کفرے دیکر ادب بادل و جان  
میں اب سو اختران دیا ہوں اللہ  
صحابہ کو بہ طیاری پیکار  
گزارش کی ہی اس مقبول رہے  
معاذ اللہ وہ جھولان و پالان انکے دلخواہ  
مقررہ تب کہا عثمان ایسی لار  
لجی جھولان اور پالان انکے تیسرے  
انرا تھا سر منبر سے نیچے  
نہیں عثمان پر کچھ جرم و عصیان  
یہ حدیث سے ہوا بس وہ معزز  
کہو واقع ہو بعد اسکے زعمان  
وہ بخشے جائیگے از فضل داور  
اشارت آئی ایسی ہی مقرر

اعمال و امانت مقررہ غفرت کم

گئی ہی ابن سمرہ عبد رحمان  
لحقین اسکی استین میں الف دنیا  
اسی غزو کی طیاری میں تھا

کہ آیا پاس مغیب سر عثمان  
کہ لے آیا تھا وہ بید ای بار  
وہ بے غزوہ عتسری ای

دیای دال عثمان بہر کرنا  
وے دنیا روں کو از دست  
کہ بعد اس روز کے بے زیب و تکرار  
بہر گز وہ کرے عثمان کا نقصان  
ہو معلوم اس سے خوب رکھ یاد  
مقبولیت سے پاوے عزت و جا  
کرم سے حق کے وہ مغفور ہووے  
حدیث دہلوی در شرح مشکوٰۃ

بنی کے گود میں وہ الف و یار  
مین تب دیکھا کہ زجت سے پیغمبر  
تھا پلتا نا پلٹی فرماتا تھا ہر بار  
عمل جو کچھ کرے عثمان ویسے شان  
کیا اس طرح سے دوبار ارشاد  
کہ جب ہووے کوئی مقبول درگا  
کوئی توفیق گر ہو اس سے گاہے  
لکھا ہی دیکھ تو ایسا ہی خوشدھما

### حدیث

حیدر بن جب شاہ رسالت  
وہاں حاضر تھا اس وقت عثمان  
کھے تا جا کے با کفار گمراہ  
نہ مانع تم ہمارے ہو و اسدیم  
کئے قید اسکو تب کئے کے کفار  
لیا اصحاب سے جب اپنے بیعت  
خدا اور مصطفیٰ کے کام میں اب  
ہی دسر ہاتھ پر اپنے ہی رکھا  
کیا ہی مناسب آن دست عثمان  
لیا اس طرح سے اس وقت بیعت

السن اس طرح سے کی ہی رویت  
لیا ہی بیعت رضوان زیارن  
کہ بھیجا تھا اسے کئے طرف شاہ  
کہ اب عمر کے خاطر آئے مین ہم  
گیا کہے کو جب عثمان بہ یلغار  
حیدر بن جب شاہ رسالت  
کہا سرور نے ہی عثمان خوشنہد  
وہ سرور یک مبارک ہاتھ اپنا  
مبارک ہاتھ اپنا شاہ اکوان  
طرف سے حضرت عثمان کے حضرت

کہا بعضوں نے وہ دست بین تھا  
ہی یوں منقول از عثمان ذیشان  
کہ وہ اپنے ماتھے سے میرے مقرر  
صحابہ اپنے سب ماتھوں سے بیت  
مبارک دست پاک شاہ اکوان  
نبی کا ماتھ سب ماتھوں سے چٹیک

بوتلے دست چپ غاشا دین کا  
کہ فرماتا تھا یوں شادان و فرحان  
ہی بایان ماتھ اس سرور کا بہتر  
کئے ہیں جو بہت پاک حضرت  
جو تھا بیشک بجائے دست عثمان  
فضیلت خاص عثمان کو ہی کچھ

بعض احادیث صحیحہ حضرت رسول الثقلین ثم مخبر شہادت  
عثمان ذوالنورین اندر رخصتے اللہ تعالیٰ عنہ

### حدیث

کہا ابن عمر یہ نقل دل سوز  
کہا مظلوم مارا جائیگا تب  
اشارہ بت کیا وہ رسول عثمان  
الی سہلہ جو تھا مولائے عثمان  
رسول اللہ نے عثمان سے میزور  
وہ سنتے ہی ہوا اسکو تختیر  
جب آیا آہ اسکے قتل کا روز  
کہ بچہ کو خطا ہونے کر دیا تنگ  
کہا شمشیر میں کھچون نہ اپنے  
دست کی ہی وہ پکد امر اوپر

ٹیپا ہی شاہ درختہ یک روز  
یہ مرد با صفا برخواستہ لب  
شہادت یونہی پایا ہی وہ شان  
روہیت لایا ہی اسطرح ایجا  
کئی باتیں کہیں پوشیدہ دل سوز  
ہوای رنگ چہرے کا تغیر  
کیا میں عرض یوں عثمان سے پرور  
نہیں کرتا ہی کیون تو اٹھے آب  
لیا ہی ہمد میرے سے پیمبر  
کردنکا صبر میں اس پر مقرر

بجای

روایت با حبیب سے ہی مذکور کہ بن عثمان کی خدمت میں گیا کئے تھے تنگ اس کو ظالموں نے تھا حاضر بوہرہ نزد عثمان اسے اذن سخن عثمان دیا ہی بھی کہ حد و شنائے رب عزت سناہوں میں یقین از شاہ ابرا ہم اب نزدیک وہ ایام ہیست کرتیگے ہنگامات اس میں باہم گیا ہی عرض تب یک شخص خوش دھب تو کیا اسباب میں کرتا ہی ارشاد امیر اپنا چوہی ای ہا سعادت امیر با صفا کے جو ہیں اصحاب گیا جب بوہرہ یہ روایت کہ ہیکہ ہمارا میر و عالم	ثقات تابعین سے ہی وہ روایت محاصرہ ہوئے تھے اس پر اعدا جفا کیشان شکر شامیوں نے سخن کا اذن وہ مانگا ہی ایجا ہو ما دون بوہرہ اٹھ کھڑا ہی لگا اس طرح سے کرنے روایت کہ زمانہ تھا وہ اس طرح یکبار کہ میر بعد تم دیکھینگے آفات بہت فتنے کھڑے ہوونگے اسدم کہ کسی تابعداری ہم کریں تب گیا ارشاد وہ سالار ایجاد کہ تم بالفور اسکی اطاعت رہو انکے بھی تابع تم بہر باب گیا عثمان کے جانب اشارت اطاعت اسکی ہی ہم سب کو لازم
--	--

در بعض کرامات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

ہوئے ظاہر بہت اس سے کرامات	میں کچھ لکھتا ہوں اب اجمال کے ساتھ
----------------------------	------------------------------------

امت

از انجلی مروی ای برادر	کہ آیا شخص یک عثمان کے گھر
------------------------	----------------------------

وہ رہے ہیں اپنی ایک زن کو دیکھا  
کہ ہاتھ پوچھی اب ای مردم  
ہی کوئی حالانکہ تم میں شخص ایسا  
کہا وہ شخص تب حیران ہو کے  
کہ بعد مصطفیٰ ای فرد کامل  
کہا تب اسکو وہ ہر کرامت

کہا ہوں اسکو ذوالنورین والا  
مرے ملنے لے آتے ہواب تم  
اثر ہی چشم میں اسکے زنا کا  
کہ ای حقکے پیسبر کے غلطیے  
تو زواج کیا ہوتی ہی نازل  
ہنیں یہ وحی ہی نور فرست

### کرامت

دیا تھا یک عصا اسکو پیسبر  
رکھا زانو بہ ناتوڑے وہ نادان  
ہوئی زانو میں اسکے ایک علت

لے جہاں ہاتھ سے اسکے ٹکڑ  
کئے تب شور اسیر جلد لوگان  
ہوا ایک سال کے آگے بعثت

### عقوبت دشمن حضرت عثمان

کہا ہی از لغات نیک کردار  
وہاں میں ایک نابینا کو دیکھا  
خداوند مجھے اب بخش دے تو  
کہا میں اسکو تب سبحان اللہ  
کہا مجھ سے ہوا ہی یک بُرا کام  
خامراہ جب عثمان پر تھے  
نفس کھائے شہادت پاؤ جب  
کئے مہربان اس عالی قدر کو

کہ تھا میں در طواف کعبہ ای بار  
کہ کرنا طوف اور رکھتا تھا ایسا  
گمان ہی تو نہیں بختیہا مجھ کو  
تو ایسی جا میں کیوں کہتا ہی یہ  
میں پوچھا تو کہا وہ رشت انجام  
سو تب میں اور ہر ایک دست ملے  
طاہر منعم ہوا میں اسکے جا  
گئے ہم مل کے ہر دو اسکے گھر کو

مبارک اسکا تب روئے مطہر کے ہنسنے پر نہ اسکو کر زود کے کھائے قسم ہم برد دل کر وہ بی بی یون لگی کہنے شتابی پیمبر کے ہی دو دختر کا شوہر تم اسکا حق صحبت با پیمبر یہ باتیں سنئے میرا دوست فی الحال مگر اسوقت میں نے کر کے جرات ہی تب اسکی خاتون آہ اس تھا حذانے چشم کو تیرے کرے کو ابھی اس گھر سے میں آیا نہ باہر اسی خاطر گمان میرا ہی ایسا	اتھا خاتون کے اسکے گود اندر کہی خاتون تمہارا کیا ہی مقصود کہ مارین یک طبائخ اسکے منہ پر رسول اللہ کا ہی یہ صحابی کہی اسکے فضائل اور دیگر مگر رکھتے نہیں ہوا ی ستمگر پھر اشرمزدہ ہو یعیل و بے قال طبائخ اسبہ مارا با شقاوت گنہ تیرا نہ بخشنے رب قہار کرے وہ خشک تیرے ہاتھ کو اور ہوا شل ہاتھ اور آندھا بظاہر کہ نا بخشگا مولا جرم میرا
---	--

### کرامت

ابھی وہ جس صبح کو پایا شہادت کہ فرمایا اسے سالار ازار اتھا جب خواب سے وہ سیک آئیں اسیدن شربت جام شہادت شہادت بعد اسکے تا پست روز تھے کرتے درد و نوہ آہ جفا	اسی شب خوب دیکھا با کرامت کر گیا تو ہمارے پاس افطار کہا لوگوں کو اپنے من کر جنگ کیا ہی نوش در عین تلاوت مبارک مسجد نبوی پور پور تھے پڑھتے مرثیے مغموم و افسانہ
---	---

رامت

لہا ابن عدی روز شہادت کہ گفتا و دیون آہن عفا بہا ابشر بہ غیر غضبان یہ سکر چو طرف جب میں نجبا	سنابن پر ندا ای با سعادت بشارت ہو تجھے با روح و ریجا کہا ابشر بفران و برضوان کسی جانب نہیں قاتل کو پایا
---	--

رامت

شہادت بعد مائے روز مدفون ہوا پس یہ ندا از ما فغیب مازا اسکے جنازہ ہر پر حوت کہ یعنی اس پر حوت متھے بھیجی بھی آئی یہ روایت بعد مائے روز بوقت شب بقیعے کو چلے جب ہوا خوف ان غالب ایسا اس آن سیاہی جو روان تھی اسکے پیچھے کہ ای لوگو نہ ہرگز اب دروتم ہم آئے دفن میں تا اسکے اس آن خبر انکی دے یوں بعض حضار	نہیں اسکو کئے تھے تھاروان کہ اب اسکو کرو تم دفن لاریب مازا سپر پتر حای رب عزت یہ معنی عالموں نے اسکی لکھی جنازہ کو اٹھا کر اسکے پر سوز ہوئی پیدا سیاہی پیچھے بکے کہ چھوڑ اسکا جنازہ ہو پریشان ہو آواز اسکے در میان سے دلون کو مطمئن اپنے کھونہ ہتھک ہوں شریک ای ہا کہ تھے حق کے واسے رب و تکرار
--	---

بیا شہادت و تاریخ ولادت و سنین عمر با برکت حضرت ذوالنورین رضی اللہ عنہ

دینے میں ہوئی اسکی شہادت	تھار و زجمعہ و دای با سعادت
--------------------------	-----------------------------



<p>کے کوی تیرھوان یا نندھوان          کہے بعضے مورخ سنی و ششم          تھی اسکی عمر تب اسی پور سال          جو ہی نزد بقیع ای نیک محضر</p>	<p>سہ ذوالحجہ سنہ دہ بار و تین          سن ہجری اٹھادہ سنی و نیم          بتول اصح ای فرزندہ افعال          ہوا مدفون درخش کو کب اندر</p>
--	---

ذکر ازواج و اولاد امجد حضرت ذوالنورین رضی اللہ عنہ

<p>ہی اول انہیں عبد اللہ اکبر          رسول اللہ کی پاکیزہ دختر          بنی کے خاص انہیں تھے دو دختر          ہوا گے ہی انکا ذکر مرقوم          حبش کو جب کئے تھے سے ہجرت          بھی جب وہ تین برسوں کا ہوا          ہی مارا تھو نگ کھینچا رنج و آہ          سچہ وہ سال اول تھا ز ہجرت          تھی بی بی بنت غزو ان اسکی ماں          ابافرزد اسکا پانچوان ہی          طہی بنت از دیہ ان اسکی ماں          سعید اسکا پسری سا تھوان جا          تھا واد اسکا عبد الشمس شہر          طہی فان ام البنین اسکی سنو تم</p>	<p>پسر تھے اسکے گیارہ پانچ دختر          تھی رقیہ شاہ زادی اسکی ماں          تھے سب ازواج اسکے اٹھ شہر          ہی رقیہ ایک دوسری ام کلثوم          یہ خاتون اور عثمان با کرامت          بہ شہزادہ وہیں پیدا ہوئی          تب اسکی اٹھ مین یک مرغ ناگاہ          ہی رحمت مین کی ہی اسنے حلت          پسر دسر اٹھ عبد اللہ اصغر          عمر و تسرا بھی خالد چاروان ہی          عمر دسر اھی مریم ایک دختر          ولید اسکا پسری جان خچوان          کہ تھی بنت ولید ان دو کی ماں          پسر عبد الملک تھا اسکا ہشتم</p>
--	---

وہ بجا بی طہی یقین عتبہ کی دختر  
طہی دختر عایشہ ام ابان طہی  
طہی بنت شیبہ ان دونوں کی اور  
متر نامہ دونوں کی طہی مان

لٹا اس سے اور یک فرزند دیگر  
سجھ ام عمر و دختر طہی نسری  
طہی مریم عتبہ طہی اور دو دختر  
ہو ان سب پر سدا مولا سے فزونا

کون دُرُودِ علیؓ جدم سر و شغیت کہنای  
ہی وہ ہمنام نیران کا ہی وہ ہمنام نیران کا

خلیفہ شاہ کا چوتھا علیؓ  
مقب مرتضیٰ سے ہی وہ پشیا  
ابو طالب ہی اس امجد کا والد  
علی کے والدہ کا نام والا  
یوسف کعبہ وہ پایا ولادت  
وہ طہی تسری رجب کی جمعہ گاند  
لیا ایمان جب سے وہ عز و اجل  
بوقت رحلت سالار والا  
ہی لڑکوں سے پہلے لایا ایمان  
کہا ہی تربیت اسکو پیمبر  
نبی کی تربیت سے وہ معلّا  
وہ فقر و زہد کو وہ فقر و عزت  
کہا جب نین اس کے پیمبر

وصی مصطفیٰ سر و جلی علیؓ  
کنیت بو تراب و ابو الحسن جان  
ہی عبد مطلق جد ماجد  
مقر فاطمہ بنت اسد تھا  
یقین دس سال دت قبل بعثت  
طہی ہرمز کی ریاست تہ ای فرزند  
مقدس عمر طہی تب اسکی دس سال  
طہی اسکی عمر ستائیس سال  
خدیجہ پہلی ہی وہ دوسرا چا  
وہ مبنہ نبی کا تھا مقبر  
ہو اعلم و عمل میں فرد یکتا  
گیا ملک قناعت کی ریاست  
میں شہر علم ہون در اسکا حیدر

ہو کس در جسے من کیجے مگر کامل  
ہوای مسند آرائے خلافت

پس اسکے علم کے دریا کا ساحل  
وہ ذو النورین کے بعد شہادت

احادیث صحیحہ سید الابرار کہ در مناقب حیدر گرار حضرت  
مرتضیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارد نہ

بہت آئے حدیثین مصطفیٰ کے  
نہیں وارد ہوئے اتنے حدیثین  
کئے جو وضع انکو چند کذاب  
کئے ہیں وضع یوہی بعض اخبار  
جو تھے نقاد اس فن کے سراسر  
کئے ہیں حق کو باطل سے جدا وہ  
احادیث و سیر من لب لباب  
صحیح اخبار با اسناد حیدر  
نہیں یوں دوسروں کے شان اہل  
کہ متاخر علی مرتضیٰ ہی  
بہت ظاہر ہوئے کتب کے سات  
کئے جنگ و جدل میں با صفا سے  
جو آئے تھے کئے ہیں نشر اخبار  
تھے کرتے جا بجا اپنی روایت  
ہیں پاک جا بجا عالم میں شہرت

مناقب میں علی مرتضیٰ تھے  
مقرر دوسرے یاروں کے حق میں  
اگرچہ بعض میں موضوع دریا  
بشان پاک صدیق مکتوب کار  
پر حفاظ احادیث سمیٹے  
برتری کو شش کئے اس میں ادا وہ  
کئے وئے مستقل اس میں کتب میں  
عرض کہتے نسائی اور احمد  
علی کا شان میں آئے ہیں اکثر  
سبب اس کا سیوطی یوں لکھا ہے  
زمانے میں اسکے اختلافات  
خروج اس پر مخالف لوگ کر کے  
پس اس کی شان میں اخبار و آثار  
اسی خاطر بہت اصحاب حضرت  
اسی باعث حدیثین وئے کثرت

سچے قینو قینون کی بلی شاہین  
سیو علی کا کلام آخر ہوا اب  
غرض تھوڑے احادیث صحیحہ  
بیان سے دیکھئے کہ ہوں آغاز

بیت آئے ہیں سرور سے عین  
ہو آئے روح پر اب رحمت رب  
جو آئے شان حیدرین صریحہ  
رقم کرتا ہوں با اجمال و ایجاز

### حدیث

لہا ہی سعد بن وقاص اکرم  
ہموشی نسبت ارون ہی جیسی  
مگر ہی فرق اتنا ہی مفسر

کہ فرمایا علی کو شاہ عالم  
ترکی نسبت ہی میرے ساتھ دبی  
ہنیں بعد از میرے دسر اچھیر

### حدیث

لہا زبن خبیش نیک محضر  
برس و ساتھ تھا در جاہلیت  
صد و ستی سال اسکی عمر  
تھا از یاران عبد اللہ مسعود  
غرض اس طرح کی اسنے روایت  
کہ ہی سو گند اس رب الوراکی  
کالا جو شجر کر تخم کو شوق  
کیا ہی عہد و پیمان و وصیت  
کہ میرے محبت نامہ کھینکا  
بلی میرے نر کھینکا عداوت

نغات تابعین سے تھا وہاں  
جیا اسلام میں بلی اتنے مدت  
صد و پنجاہ بعضے شخصت بولے  
معظم قاریوں سے تھا وہاں  
کہ فرمایا علی شاہ ولایت  
نہ ہی خالق ارض و سما کی  
کیا پیدا ہی عالم کو الحق  
میرے سے حضرت ختم رسالت  
مگر جو مومن صادق رہیگا  
مگر تجھ منافق پر شقاوت

محبت پس علی کی ای برادر	ہی ایمان کی علامت یک مقرر
نفاق اسکی عداوت ہی سکر	پند دیوے نہ اس سے رب داور

### حدیث

ز عمران بن حصین ائی روایت	کہ کرتے تھے ملک حبسکی زیارت
بھی کرتے تھے سلام اسکو و دریا	تھا وہ از کمل فضل سے اصحاب
کہ فرمایا رسول رب پیچون	علی میرے ہی اور اس سے ہیں
بھی وہ ہر یک مسلمان کی	محبت و ناصر و جلی ہی

### روایت

روایت اسطرح کرتا ہی جابر	کہ تھا میں غزوہ طائف میں حاضر
بلا کر آ کر کوشاہ سرافراز	تھا اس سے دیر تک و مساز و ہر
کہے مردم چچیرے بھائی کے ستا	درازی راز کی ہی اچ خوشدھت
لہا سرور بنین میں ہی کہا راز	تہا ہی بلکہ حیدر سے خداز
ہو اچ حکم حق یعنی مریتین	کہ باتین راز کی اس سے کہونین
ہی معنا سکا یہ بھی اسن و سا	کیا نین راز گوئی میں ہی آغاز
مگر کہتا ہی اس سے راز کرتار	وہ دلین دالتا ہی اسکے اسرار
سو میں بھی کر کے تبعیت بدو	علی سے راز کھتا ہوں مقسّر

### حدیث

جو تھے انصار یہ ام عطیہ	ولیتہ ذو المقامات جلیہ
صحابیات سے تھے وہ کنوذا	بنی کے سات جاتے تھے بغر و

<p>لجی بیارون کی توہ بیمار داری وہ کہتی ہے کہ سالار زمانہ سواں لشکر میں تب داخل تھا میر لگا اس طرح سے کرنے دعائے طاوہج بنگلہ مجھ کو علی سے نہایت ہنسی الفت پر دلالت لجی ہیکے ناب حیران کے الم پر</p>	<p>سدا کرتے تھے پیر رب باری کیا کیا ریکت لشکر روانہ اتھا یا ہر دو ماہ اپنے پیغمبر کہ مجھ کو مست تھا دنیا سے بار وہ میرے دوست سرور علی سے یقین رکھتی ہے یہ سرور دو جہادی کے نہایت درد و غم پر</p>
--	--

### حدیث

<p>کئی ہی ام سلمہ بون روایت تھا سرور کہ جو بیجا منافق لجی جو مومن ہی اسکا ہوشمن</p>	<p>تھا سینہ جکا گنج علم و حکمت علی کا وہ ہنوگا دوست صادق محبت اسکی ہی مومن کی مومن</p>
---	--

### روایت

<p>اسی بی بی نے پھر کی ہی روایت علی کو دیوے جو دشنام ناظر</p>	<p>کہ فرمایا جب بون شاہ رسالت دیا دشنام وہ مجھ کو مفسر</p>
---	--

### حدیث

<p>علی تھے ہی روایت ای برادر کہ جب تیری بن عیسے کی شہادت یہاں تک اسکی مادر جو فحش مریم لجی اسکو دوست رکھ قوم نصاریٰ</p>	<p>کہ فرمایا مجھے اس طرح سسرور یہود اس سے کئے بغض و عداوت کئی بہتان اس پر بکا ظلم بڑے حد سے یہاں تک اسکا</p>
---	--

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

<p>اسے پھینچائے اس لیے کہ اس کو مایوس کر دے یعنی اس کو ابن اللہ بولے</p> <p>ابا پس حضرت شاہ ولایت</p> <p>کرے ازاد جو الفت میں میرے</p> <p>ہنیں جو چیز میری ذات اندر</p> <p>بلجی دسرا جو رکھے مجھ سے عدوت</p> <p>خدا مجھ کو کھا جس چیز سے پاک</p> <p>معاذ اللہ روافض اور خوارج</p> <p>پرے افراط اور تفریط اندر</p> <p>محبت ہی وہی محمود پر نور</p> <p>نہ گزرے حد سے ہوش برعین</p>	<p>کہ جو تہ تھا اس کو سزاوار</p> <p>یہ شمرک و کفر میں منہ اپنا کھولے</p> <p>میرے پائین ہر دو ہلاکت</p> <p>غلو کرنے لگے رحمت میں میرے</p> <p>کرے اثبات اس کا دے مقرر</p> <p>کرے میرے پوہیتان اور تہمت</p> <p>کرے ثابت و میرے پر ہو بے پایاں</p> <p>یقین راہ توسط سے ہو خارج</p> <p>ہوے مصداق یہ باتوں کے آشہر</p> <p>جو ہو تفریط اور افراط سے دور</p> <p>توسط پائین یہ اہل سنت</p>
--	---

### روایت

<p>الشی اس طرح کہ تہی روایت</p> <p>پرنہ ایک پختہ پاکہ ہر بیان</p> <p>ابو لاؤ اب اس کو میرے پاس</p> <p>کہ تا وہ شخص میرے پاس آوے</p> <p>پس آیا مرتضیٰ نزد شہ کل</p> <p>یہ خبر پاک رکھتی ہی دلالت</p> <p>جب خلق ہی خالق کے نزدیک</p>	<p>کہ لے آئے تھے یکدن نزد حضرت</p> <p>دعا کی حضرت سالار کو ان</p> <p>اَجِبُ النَّاسُ جَوَّادٌ ہرے پاس</p> <p>بلجی میرے ساتھ بل ہم طہیر کھاوے</p> <p>کیا ساتھ اسکے پیغمبر توادل</p> <p>کہ زوج فاطمہ شاہ رسالت</p> <p>ٹھا چون وہ مخبر صادق کے نزدیک</p>
--	---

<p>ابو بکر و عمر پر اسکی تفصیل سمجھ ثابت ہوئی ہے در شریعت لکھے شرع پونہی سیر سیر ہے کہ مالک پر ریاست عام کا او جب خلق تھے حق پاس تو جان کہ جیسا ذکر یا بھی ای خوشخو کہ مالک تھا ریاست عام او پر ریاست عام رکھنا تھا بے قین بغیر شبہ و شک ہی نص قرآن لکھا عبد الغیز علامہ دین</p>	<p>کہ لازم اس خبر سے جو بقیہ تکثیر ثواب اسکی فضیلت ہیں اسکی منافی یہ خبر ہے ہیں لازم احب خلق جو ہو کہ اکثر اولیا اور انبیا مان کہ مالک تھے ریاست عام کے او بلکہ شمول اپنے عمر اندر کہ اسکے عصر میں طاوت بازین گواہ اس دعا پر ای سخذان ہے اثنا عشر یہ پونہی خوش آئین</p>
--	---

روایت

<p>حق میری منزلت جو نزد سرور شفقت جیسی حق مجھ پر نبی کی بھی کہنا السلام ای سید الناس تو پھر جاتا تھا میں اسوقت ایسا مگر مشغول ہی پیغمبر پر خارج صبح خاطر آچکا وہ تو میں جاتا تھا اسکے گھر کے اندر ہیں تھا رقبہ یہ ہرگز کسیکو</p>	<p>روایت اسطرح کتابی حیدر منفی ویسی خلیات کیسی میں آگے صبح کے آتا تھا نہ پاس اگر تب پہنچ کرنا تھا سالار سمجھنا تھا کہ کوئی کام میں اب فرخت کام سے جب پاؤں لگا وہ مگر نا پہنچ کر تب پیغمبر سوا شاہ ولایت کہ سمجھ تو</p>
--	--



حق سکو شاہ عالم سے اخوت  
طاہرہ فاطمہ زہرا کے قربت

کرامت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہی اسکی ذات خورشید کراہ کہ وہ سب اولیا کا مقتدا ہی ولایت اسکی مثل بحر ذخار کرامت کو ہی اس سے ارجمند کرامت سے نہیں اسکو فضیل کرامت اسکے میں بس حد باہر یہاں لکھتا ہوں تھوڑے ایسے محل لیا دریا سے گویا ایک قطرہ	کرامت دوسروں کی مثل فرات وہی بے شبہ و شک بوالاکیچ ولایت دوسروں کی اسکے اپنا کرامت اس سے پانی سر بلندی فضیلت اس پانی ہی کرامت لکھوں تو دے گئے ہونگے وفات یہ نسخہ تاکہ نا ہو دے مطلق لیا ہوں بوستان سے ایک شمرہ
--	--

### حدیث

صحیح اُمی روایت ای مودب تو قرآن کی تلاوت سے ہوا ہمارے دیکھے دوسری پرکاب اندر رنگ پیر روایت دوسری ہی ای ہر اذر تھا کہ تا ختم وہ شہاد ولایت	رکاب اندر قدم رکھتا تھا وہ بھون اللہ وہیں کرنا تھا آغاز مقرر ختم کرنا تھا وہ بالخیبر کہ سیدھا بیٹھے گت مرگے اوپر مگر کچھ شبہ یہی فرق عادت
---	---

### کرامت

چلا صفین کو جب شیر نردان اگرچہ تو طرف دھونڈتے ہیں پانی	پیا سے تب ہوئے اسکے رفیق نپائے پر کہاں اسکی نشانی
---	--

انہیں اس راہ سے تب پھر حیدر  
نظر آئی ہے اس جنگل میں بیکر  
کئے دریافت پانی اس سے جا کر  
اجازت چاہے تب حیدر صحابہ  
گیا حاجت نہیں جانیگی اس جا  
دیکھا یک جا گیا تھو دو بیان اب  
وہیں تھوری زمین کھود و حیدر  
کوئی تیار بھی اسپر نہ کی کار  
اتر کر تب کرار و لا  
دے زیر سنگ گشتان کو ان کی  
ہو پانی کا تب یک چشمہ ظاہر  
کسی جا اس سفر اندر مفسر  
ہوے تب اہل لشکر اس سے سیر  
اٹھا کر پھر کے اس پھر کو حیدر  
کیا پھر حکم بارون کو وہ اکمل  
وہ رہب جبکہ دیکھا یہ کرم  
گیا پیغمبر مرسل ہی تو کیا  
کہا میں نامک ہوں یا پیغمبر  
وہی بے شبہ ختم الانبیاء ہی

چلا صحرا کہ جانب ای برادر  
تھا ساکن بٹ راب اس میں بالآخر  
کہا ہی بھان سے دوز سنگ اوپر  
کہ لا دین جا کے تا اس جا کے اب  
یہ کہ قبلے طرف مرکب کو پھیرا  
کہ پانی تم کو بہر دیو گھار ب  
ہو اظاہر و ان یک سنگ عظم  
ہو سے سب عاجز و معذور ناچا  
چرھایا استین کو اپنے بالا  
نحال اس کو دیای زور سے بھنگ  
شک تھا آب شیرین اور طہار  
نہیں پاتھے بانی اس سے بہتر  
بھی سب مشکوین اپنے بھر لئے  
رکھا و بیسای اس پیشے کے اوپر  
کہ دھانہ خاک سے بھی مثل اول  
علی کے پاس آیا با عقیدت  
مقرب یا فرشتہ ہی خدا کا  
وصی مصطفی ہوں میں مفسر  
وہی سب نبیا کا پیشوا ہے

<p>دیباہی مرتضیٰ کے ہاتھ میں ہاتھ          لیاہی منصب ایمان سے دولت          سب ایمان ترے لاینگاہی کیا          کہ اکثر راہبان میرے آگے          گئے مقصود سے محروم لاکن          کتا بو نہیں بھی یوں دیکھے تھے اپنے          بھی دھانا اسپیکر گند لاکن          دیا اسکا دمٹی نیک محضر          سو میں تصدیق کر ایمان لایا          کہ ریش پاک اسکی ہو گئی تر          کہ پاس اس کے نہیں بھولا گیا میں          کرم کا اس کے بس شکور ہو نہیں          ہواہی شام کو ساتھ اس کے غلام          لیا آخر شہادت کی سعادت          کہ اسکو دفن بخشش اسکی چاہا          تو فرمایا کہ تھا وہ دوست میرا</p>	<p>یہ سننے ہی وہیں رابہ ہو خوشدعا          پر چاہی صدق سے کلمہ شہادت          علی مرتضیٰ تب اس سے پوچھا          کیا وہ عرض امیر المومنین سے          درام اس دیر میں رہتے تھے ساکن          سنے تھے ہم نے اپنے عالموں سے          کہ چشمہ ایک پانی کا یہاں ہے          نہ کھوے کوئی اسے غیر ہمیں          میں دیکھا تو وہ جو پتھر اٹھایا          یہاں تک سکے یہ دیباہی حیدر          کہا پس شکر خلاق کتین          کتب میں اس کے بھی مذکور ہو نہیں          وہ رہا تب علی کا ہو ملازم          لڑاہی شامیوں با صلابت          غلام اس پر ہر جا کر آروالا          جب اسکو یاد کرنا وہ معللا</p>
--	---

### کرامت

<p>کہ تھا از جملہ اصحاب حیدر          لب دریا بہ اتر جا کے کر آرز</p>	<p>کہاہی حیہ عربی نے شہر          لڑائی میں معاویہ نے یکبار</p>
---	---

و ان تا کہ ہوا ایک شخص حاضر  
جواب اسکو دیا شاہ ولایت  
کہ میں شہنشاہ ہوں  
کتاب ایسی ہمارے پاس ہی یک  
لئے میراث یک دوسرے سے دایم  
نوکر چاہے یہاں میں اسکو لاؤں  
علی مرتضیٰ اسکو کہا تب  
مجھے پرہیز لگا وہ لاکھ خوشتر  
بھی اوصاف اسکی امت کے معظم  
کہ دریا کے کنارے آگے بکروز  
قزاق بن بھی میرے ازب  
رینگے اہل شرق اسکے ہم سنگ  
غبار و گرد سے بھی ہووے کمتر  
یہ رضوان خدا اسکی اعانت  
کہا وہ مرد بھرا سے شیر دادور  
میں اسپر صدق سے ایمان لایا  
حیات و موت میری مانند ہے  
اند کرنے علی تب گریہ و زار  
تو اس سجد ہی اسکو سزاوار

ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت علیؑ کو ملایا تو فرمایا کہ میں نے تجھے دیکھا ہے

کیا یہی السلام ای ذوالنور  
کیا وہ شخص تب یوں سرخ و دست  
مقیم اس دہر کا صبح و سہاؤ  
کہ یاران حضرت علیؑ کے بیشک  
سمجھتے تھے اسے بکسر کرتے  
بھی ترہ کر تیرے آگے وہ سناؤ  
کہ لا کر اسکو کچھ ترہ کرنا اب  
کہ تھی وہ دفت و اوصاف ہمیر  
بھی تھا آفرین اسکے یہ مرقم  
یک اسکا امتی اتر گیا فیروز  
وہی ہووے گا اہل عصر سے سب  
کر گیا مردم نوب سے وہ جنگ  
یہ دنیا پاس اسکے اور محقر  
یہ بیشک قتل ساتھ اسکے شہاد  
تہ جب آجا جہانن وہ ہمیشہ  
بھی اب خدمت میں ترے جلد آیا  
کہ سے رب العلا ای اکرم الناس  
بھی روئے دیکھ اسکو سزاوار  
نہیں بھولا مجھے از لطف بنیاد

<p>کیا اپنے کتب میں جو مجھے یاد کہ رکھ اسکو مکہ ای نیک عذر کم سے ساتھ اپنے طبی کھلاتا وہ پایا تب شہادت نیک انگ غلام سپر برہا کر دفن استھار ہی اہل بیت سے بے ریب و ترا</p>	<p>بھی اسکا شکر بے حد و تعداد کیا پس جتہ عربی کو حیدر سبح و شام پھر اسکو بلاتا معاویہ سے شاہک شب برابر کیا تجھ پر تکفین اسکی گزار بھی فرمایا کہ وہ مرد نکو کار</p>
---	--

رامت

<p>معاویہ کو بھیجا تھا اکثر قسم کھا کر کیا انکار وہ کرے اندھا وی قہار تجھ کو کہ وہ بھوتا یقین اندھا ہوئی</p>	<p>بھی تھا ایک شخص جو اخبار حیدر گیا دریافت اس سے مرتضیٰ حجب علی بولا کہ گر جھوٹا اچھے تو ہنیں پس اسکو یک ہفتہ گیا</p>
--	--

کرامت

<p>ہوا ظہار تھنی جب یک سے سائل علی اس حرف سے تب لب کو گھولا کہا میں جھوٹہ ہوں کہتا ہوں تجھ سے میں کرتا ہوں دعا بدتر سے پر کیا تب یوں دعا سیر غظنفر تجھے اب جلد تر اندھا کرے ہو نامہ راہ و روز سے گریہ</p>	<p>لکھا کفر فیری نے درد لائل نہیں وہ شخص اس سے راست بولا کہ تو یوں جھوٹہ اب کہتا ہی تجھ سے کہا اگر جھوٹہ بولا تو مقرر تھا وہ بے ادب تو بد دعا کر کہ اگر تو جھوٹہ بولا ہو گیا اب نہی وہ شخص نامہ بنا چاہے</p>
---	--

ہی مروی جنگ صفین میں ہی کروڑ  
ابو مسلم کہاں ہی مرد میدان  
گیا ہی عرض ای دو جنگ سالہ  
کہا وہ ای مرے فرزند سن اب  
مرا مقصود ہو مسلم سے ہی او  
کہ وہ آویجا مشرق کی طرف سے  
پہان تک وہ کر بجا جنگ و پیکار  
کہ حق حق بجانب مرکز میں اپنے  
خونی ہو ہو مسلم کو کوسوں  
ٹرین اس دین کے ہذا کو سب خواہ

بہادر و دلیر و شہید

نذاکی ایک ایسی وہ جگر سوز  
محمد بن حنیفہ سن بہ فرمان  
کہ ہو مسلم ہی سب صفوں کے آخر  
یہ خولانی ابو مسلم ہی خوشدعا  
چار صاحب افواج ہی جو  
سیاہ جھنڈے بہت ہمراہ لیکے  
کہ نفرت اسکو دیگا رب کرنا  
بعون اللہ اسکے واسطے سے  
کہ اسکے موافق از دل و جان  
کرین وہ ظالموں کو سب گونسا

کرامت

کہا یکروز وہ یاروں کے خند قب  
رسول اللہ ہی تشریف لایا  
کیا میں عرض ای دو جنگ سالہ  
ہمیشہ پھینچے ہیں مجھ کو اکثر  
کیا میں عرض تب اسطرح حق  
مرے جانب سے بدتر سو نہا پیر  
افین آیام دین پایا شہادت

کہ میں نے خواب دیکھا ایک گل  
جال میں رانی کو دکھایا  
سریشت سے کہا کہ بچ و آزار  
کھا شاہ انکے عقین تو دعا کر  
کہ بھتر آئے تو مجھ کو عرض دے  
دعا اسکی کیا مقبول داور  
شہادت اس سے باقی ہے سعادت

کرامت

<p>کیا ہی یوں حسنین بکرامت ہوا اس طرح یک آواز ظاہر یہ حق کے بندہ مقتول کو تم یہ سنکر جلد تر باہر گئے ہم کہ گذرا مصطفیٰ ختم رسالت نگہبانی مری امت کی پھر کون جواب اسکو دیا کوئی بہ عتر بچی انکی پیروی پر دل دھر گیا ہوا آواز وہ موقوف جسدم سبارک نعش اسکی جا کے دیکھے ہوئے یہ دیکھ کر حیران سارے</p>	<p>کہ پایا مرتضیٰ جسدن شہادت کہ تم ای حاضر و سب جاؤ باہر ہمارے ساتھ اب چھوڑو ای مردم سنے پھر گھر سے یہ آواز اُسد وصی اسکا بھی یہ پایا شہادت کہ گیا جان و دل سے حب غون کہ جو انکی قبولے پاک سیرت نگہبانی یہ امت کی کر گیا وہیں اس گھر کے اندر رہ گئے ہم دے اسکو غسل تکفین کر چکے تھے خاز اس کے جنازے پر گھسارے</p>
---	---

## کرامت

<p>علی مرتضیٰ شاہ ولایت کہ میں دنیا سے رحلت پاؤں گاجب برون شہر لجا کر نہ وسواس وہاں یک سنگ اُجلا پاؤں گئے ان وہ پتھر کو زمین سے جب اٹھاوین کہ وہس جا مجھ کو دفن بے مین زمین کو دئے ہمواری یار</p>	<p>یہی حسنین کو کی تھی وصیت جنازہ رکھ ملنگ اوپر مراتب اُسے پھینچاؤ تم غزین کے پل رہ گیا نور یک اس سے درخشان تو یک وصت بری اس جا پاؤں وصیت یہ بجالائے اِما مین ہنیں ظاہر نشان قبر زہا</p>
---	--

تفصیل بعضہ عقوبات خوارج و نواصب کچھ بچا حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

نواصب جو تڑپا ہے بین عقوبات	اگر اسکو کہوں تفصیل کے ساتھ
نوبہ و گیار سالہ یہ موقوف	ایمان کچھ ذکر اب کرنا ہوں مجمل

ترجمہ

کیا ست مری ای بادیا ست	فراس ابن عمر سے یوں روایت
اٹھ اسکو در زمان شہ ابرار	ہوا تھا در دوسر کیا رسیا
رسول بن جبین کا پوست آگے	مبارک مٹھ سے پکڑا تھا اپنے
بدان پکڑا تھا سرورہا آگے بال	نیا وہ در دوسر بھی اسکا فی اڑا
خوارج بے میا جب ہو کے گرا	خروج حضرت علی اوپر کے آہ
فراس ابن عمر بھی ہو مقابل	ہوا تھا اس کروہ بدین داخل
وہین موٹے جبین اس کے اسیدم	گرے اسکو ہوا اسکا ہراسم
کے ٹوک اسکو یہ اسکا سبب	ہوا تو مرتضیٰ سے بے ادب
نیا وہ جلد توبہ ہو کے مغفطر	اگے وہ بال پھر اس کے جنین پر
لہا راوی کہ بن دیکھا ہوں پہلے	اتھ وہ بال پیشانی ہوا کے
بھی دیکھا ہوں جبین سے جب گرنے	بھی دیکھا بار دیگر جب اگے بن
ٹیا تک صالی سے یوں رویت	بن دیکھا خوب میں اپنے قیامت
کہ قائم ہو کسی جی ای مودب	بن حاضر اولین و آخرین سب
غرض نزدیک پہل کے میں پھنسا	بہون اللہ وہاں سے اگے کزرا
میں دیکھا ناگہان بر حوش کو ترا	کہ بن حسین اور حق کا پیغمبر



پیاسوں کو دے کر واتے تھے سیراب  
 بہن مجھ کو دے وہ آبِ اظہر  
 کہ کہ حسین کو ای شاہ ارشاد  
 کہات مجھ کو یون شاہ رسالت  
 کہائیں کیا سب ای فخر ابرار  
 کہ ہمسایہ ہستہ ایک گمراہ  
 طبعی دیتا ہی سدا وہ اس کو شام  
 کیا میں غرض ای حقا ہمسیر  
 کہ چاہے وہ شقی میری ہلاکت  
 گہما مار اُس سے جا اس بے وفا کو  
 کیا اعرض شہ سے آشکارا  
 کیاشہ حکم پانی اس کو دیجے  
 لیا تب اس سے کالسیہ میں باداب  
 ہوا ہوں خواب سے گھبرا کے بیدار  
 نماز اندر رہا مشغول وہ شب  
 فلان کو خواب کہ میں کوئی مار  
 پایہ لینگے آملکیوں کو  
 وہ اپنے خواب کو ظاہر کیا میں  
 بھی سب ہمسائیوں کو چھوڑا لا

دو نو شہزادگان اس حوض سے آب  
 سو میں بھی جا کے مانگا آب کو ثمر  
 کیا میں جانے اللہ سے فریاد  
 کہیں تا مجھ کو یہ پانی عنایت  
 نہ دیوینگے تجھے پانی یہ زہار  
 کیا تب شاہ عالم مجھ کو آگاہ  
 علی پر لعن کرتا ہی وہ بد فام  
 بہن تو منع کرنا اس کو کیونکر  
 بہن ہی منع کرنے مجھ کو طاقت  
 بنی مجھ کو دیات ایک چاقو  
 میں اس کو خواب میں ہی جا مارا  
 کہ اس کو مار کر آیا ہوں جان سے  
 امام دین حسن مجھ کو دیا آب  
 پیامین یا بہن وہ آب ای بار  
 اچھا میں اور وضو کر جلد تر تہ  
 سسنا میں صبح کو ایسا پکارا  
 بچار سے بے گنہ ہمسائوں کو  
 یہ سن نزدیک حاکم کے گیا میں  
 ہوا ہوسست وہ حسن خواب میرا

کرامت

علی بن زید کرتا ہی روایت مجھے یک شخص کو یکروز بتلا کہ عثمان و علی کو یہ بد انجام نیا من التجا از رب عزت تو اسکا یک نشان چم کو دکھا	سعید ابن سبب با کرامت حقیقت اسکی پس اس طرح شقاوت سے دیا کہ تھا دشنام کہ انہری اگر تیزی عنایت سیاہ اس شخص کا منہ ہو گیا تب
--	---

کرامت

دینے میں لمبی تھا ایک شخص بد کا جو تھا سعید ابن مالک نیک مخضر وہ فاجر ماند چرا ہوا پناشتر دو ہشتہ کو در مسجد میں آیا رگڑنا تھا اسے قوت سے شہر	علی کو نام نہ رکھتا ہی ہر تھا دعا بد کیا اس بے حیا پر تھا پتھا آب اس مسجد کے اندر بکر کر ہسکو زیر سنبہ لایا میان بگ ہسکو درگزا وہ بگر
---	---

کرامت

حسین ابن علی سے ہی روایت دینے کا ہو حاکم آد آیا چٹھیا یا چکو سب نزدیک منبر مجھے کچھ نیند آئی جب در انجا ہوئی شق مصطفیٰ کی قبر اقدس سفید ہسکا تھا پوشاک مظهر	کہ جب ابن ہشام پر شقاوت بروز جمعہ وہ چکو بلایا علی کو نام نہ رکھتا تھا و حسر میں دیکھا خواب میں اپنے پر لمبی نکلا اس سے یک مرد مقدس مجھے کہنے لگا وہ قدس منظر
--	--

کہ کہنا پس از اس بے ادب کا کہا ہاں مجھ کو کرتا ہی بکدر کہ کیا کرتا ہی اسکا حال مولیٰ کہ منبر سے گر اور مر گیا ہی	بچھے نگین نہیں کرتا ہی اب کیا کہا تو کھول کر آنکھیں نظر کر میں آنکھیں کھول کر جب اسکو دیکھا سفر اپنا سفر میں کر گیا ہی
---	---

ذکر اولاد مجاہد حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

کہا ابن جریر یہ بات رکھ یاد کچھ بچپس بعضے بعضے بتیں سپر بار تھے اسکے ستر دختر مہ و مہر ولایت یعنی حسین دو دختر زینب و رقیہ ای مخدوم ہی حبلی والدہ خاتون حبیب طہی عبد اللہ و عثمان اور جعفر سبح ام البنین ہی انکی مادر طہی عبد اللہ اور یو بکر ماجد طہی محبی عون مادر انکی اسپا طہی رقیہ اور عمر فرزند دختر طہی ام الحسن اور ایک دختر ابوالقاسم محمد ای ثوب محمد طہی اسے تھے من اکبر	علی مرتضیٰ کے جو تھے اولاد بھی بعضوں نے لکھے مجموعہ تو سن تفصیل انکی ای برادر محسن اسکا سیوم قرۃ العین طہی رقیہ کی کنیت ام کلثوم چہارم دختر شاہ رسالت طہی عباس سلم دار مطلق کہ طہی بنت خرام اونیک جوہر طہی مادر انکی لیلیٰ بنت خالد کہ طہی بنت عمیس وہ قدس سما طہی بنت زینب ان دونوں کی مادر طہی ام سعد و ہر دو کی مادر جو ابن حنفیہ سے ہی ملقب ہی مادر اسکی جولہ بنت جعفر
--	---

محمد جو تھا اوسط ابنِ حیدر  
جو قحی بوالخاص کہیتی وہ بی بی  
محمد یعنی صغرا اسکی ماور  
بلحی کہتے ہیں کہ مادر اسکی اسم  
بلحی میمونہ تھیں ام فانی  
حانہ ام سلمہ ام جعفر  
حفیجہ فاطمہ اور ام کلثوم  
امامہ دوسری قحی یک اسکی دختر  
بلحی یک لڑکی صغریٰ پائی حلت  
قحی مادر اسکی بنت ام القیس  
مبارک دُرّ حسین کریمین  
عمر عالم طفلی میں حلت  
بلحی عباس اسکا فرزند قحی آغا  
علم بردار تھا کرب و بلا میں  
حسین اوپر کراہتی جانفشانی  
لب دریا پو مارے اسکو شہر  
بلحی جعفر بن علی ہمراہ شبیر  
عبید اللہ و عبد اللہ و عثمان  
یہ سارے انجمنِ جریح کراست

امامہ قحی وہ شہزادی کی مادر  
قحی زینب اسکی مان دستبرنی  
وہ قحی ام ولد اسے نیک محضر  
بلحی جب یک قول مادر اسکی لائی  
بلحی زینب ملتہ صغریٰ ای لائی  
اگر ام الکرام نیک اختر  
بہن ماؤں کے نام ان کے معلوم  
بہن مذکور اسکا اسم مادر  
بہن پایہ نام اسکا بلحی بہت  
وہ تھا ابن عدی ای القیس  
قریب آو گیا اب نو دیکھ بے بین  
کیا دیناے فانی سے بہت  
حسین اپنے برادر کے ہی ہمراہ  
شہادت پائی رشتہ کر بلا میں  
فروت اور گری لائی کو پانی  
جب قاتل اسکا زید جینی ای یار  
تھا اسدن اسکو خولی کی گلی تیر  
ابو بکر و محمد صغرا سے لجا  
ہیں پاسے کر بلا میں ہی شہادت

کیا ہی عالم طفلی میں رحلت  
تھی اسکی سن اشرف سنی و شیعہ سال  
ہوئی صدیق کی تھی جب نہایت  
روایات حدیث اسے ہیں منقول  
کیا شہر مدینہ میں وہ رحلت  
مبارک سن سے اسکے ای کو فانی  
بھی ثابت اسکین کرتے ہیں عصمت  
بھی رقیہ جکی کینت ام کلثوم  
ولادت پا در عہد پیغمبر  
رسول اللہ پر اور انہو ہر دم

خبر یحییٰ ابن حیدر بابت موت  
ہم بابا و وفات ای نیک منزل  
محمد بن حنفیہ کی ولادت  
ثقات تابعین سے قتادہ مقبول  
تھے اسی سال جب کدر زحمت  
اتھاسنر کے اوپر ساتواں سال  
میں شیعہ اسکے قائل بر امت  
جناب زینب کبریٰ ای مخدوم  
یہ ہر دو حضرت زہرا کے دختر  
ہو صلوات و سلام رب عالم

تنبیہ

در جوابات اتہامات و رد ذرائع شیعہ کہ ہر حضرات شیخین کبار و  
دیگر مباحرین و انصار می بندند و اثبات طریقہ محبت و امداد و غا  
اعانت و اتحاد سائر اصحاب کرام نسبت با حضرات اہل بیت عظام  
بدلائل ساطعہ و براہین قاطعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

لکھے ہیں طعن الیسا بے دیانت  
بھی سب اصحاب و انصار و مہاجر  
کئے ہیں مرتضیٰ سے جنگ بر پا  
سکھایا ہے بہتان انکو شیطان

کتب میں اپنے شیعہ پر شقاوت  
کہ بو بکر و عمر و زو و المغاخر  
دے ہیں حیدر و زہرا کو ایذا  
سراسر صحابہ پر ہی بہتان

لکھے ہیں ایسے ہی بہتان اکثر  
دلوں کو اس سے پس موتی ہی  
ادب نہیں ہی زبان پر انکو لانا  
حقیق شہد کا علامہ دین  
جواب اس طعن کا ایسا ہی تحقیق  
معاذ اللہ غلط ہیں وہ روایا  
علی اور فاطمہ کو رنج و آزار  
تھے رکھتے بلکہ یہ اُنسے محبت  
صحابہ سے دُشمن چیتے تھے نفرت

وہ تصوں کو نہیں ہی پاؤں اگر  
کھڑے رہتے ہیں تن پر موبہ  
نہ لکھ سکتا ہوں جس خطاری را  
جو تھا عبد العزیز قدس آمین  
بہ اثنا عشر نہ لایا بتدقیق  
وہ سب جھوٹے ہیں شیوہ خواہ  
صحابہ سے دیانین کو یا زہار  
بجالاتے تھے انکی عز و حرمت  
انہیں دیتے تھے نفرت اور آقا

### روایت

روایت یوں کیا ہی عبد جان  
میں تھا صفین میں ہمارا حیدر  
نہ اہل بیت بیعت الرضوان قدس  
انما بخدی عمارہ ابن ہار  
بھی انصار و مہاجر کی عمارت  
ہی استیغاب میں سب انکا ذکر  
بھی یک بیچ البلاغت ای برادر  
انیر المؤمنین حضرت علی کے  
معاور نہ کہ جانب جو صحیفے

کہ تھا چاہن آبروی یک عنوان  
بھی تھے حاضر بیت صحابہ اور  
شہادت باپت ستر ہو سکے  
خرنمہ ابن ثابت ذوالفقار  
بڑی یک پائی ہی اسدن شہار  
سطول اور کناہوں میں بھی سطر  
جو ہی نزدیک شیعہ معشر تر  
محرر اسمین میں تو دیکھ خطبے  
لکھا کرار اسمین وہ بھی ہنگے

وہ انصار و مہاجر کی رفاقت  
بوقت حضرت صدیق اکبر  
تو بیشک سب نے انصار و مہاجر  
تھے حاضر کس طرح رکھتے رواؤ  
قریب اس شاہ کا تھا عصر محمود  
ابوبکر و عمر کی بھی خلافت  
اعانت تھی انہیں کی انکو ای یار  
معاویہ کی وہ دولت ریاست  
قریب اک لاکھ شخصوں کے مقرر  
کہ انصار و مہاجر کا تمامی  
سوا بائیس و مہاجر اور انصار  
اگرچہ تھے نہایت انکی قلت  
بوقت حضرت صدیق ای یار  
ہیں ان سے کہا تھا کوئی حلت  
باین کثرت نہیں دینی رفاقت  
نہیں معقول ہے یہ زعم باطل  
مگر مارا ہو جسکی عقل شیطان  
تھے اس بیت اصحاب کے دوست  
یہی احوال تھا اصحاب کا سب

ہی لائی اپنی برہن خلافت  
عمر گر ظلم کرتا ان دونوں پر  
علی کے جوہر سے صفین میں ناصر  
علی اور فاطمہ اوپر جفا وہ  
جگر پارہ بنی کے بھی طعی موجود  
جو کچھ پاتی تھی وہ توت و ثنوت  
تھے انصار و مہاجر ہی مددگار  
جو سب سے وقت میں بائی طعی حوت  
ہوئے تھے سب اس وقت جمع اگر  
ہیں رکھتے تھے کچھ پرواوشانی  
ہوئے میں مرتضیٰ کے آمد دگاہ  
معاویہ کی جانب میں طعی کثرت  
الہی دو قوم تھے بے شبہ نسبتاً  
نہ کوئی ان سے پایا تھا شہادت  
باین قلت بجالانے اعانت  
مقبول لگانا اسکو کوئی عاقل  
کئے ہوں خوار یا شیطان کے نعل  
تھی انکی دوستی سب مغربے سے  
ابوبکر و عمر کا حال سب

سیان کرتا تھا حیدر کے فضائل بہت لوگوں کو دلوانا تھا رغبت ز شعبی اس طرح ایسا ہوتا تھا ہوای مرقضی ایسے ہیں ظاہر ہی زمانے لگا اس طرح سے	سدا بکر مدیق مسکین سدا اسکی ہر اکرام و محبت کیا ہی دار قطنی نے روایت کہ ہم مٹتے تھے بامدین فافر نظر اس پر یہ کی بکر نے جب
--	---

جہا بات شیعہ

مَنْ سَرَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى عَظَمِ الْأَمْرِ مِنْزِلَهُ وَأَقْرَبَهُ قَرَابَةً وَأَفْضَلَهُ تَبَعًا وَآكَرَهُمْ غَنَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذِهِ الطَّالِحِ	
---	--

بہت حیدر کو رکھتا تھا عظم صلاح اس سے بہت لیتا تھا وہ اور راوی	بھی یونہی حضرت فاروق اعظم بھی اس سے شورت لیتا تھا اکثر
---	---

روایت

سعید ابن السیب سے مقرر سچھ لو بات یہ بے شبہ و دوہوں ولایت سے مگر حیدر کے ہی ہاں خلاف آیا ہی در صحابہ خیا کراوین تو وہ دو وہ ہاں مین کہ ہگیا وہ بھئی نو وہ مین آن نہین و اندر وہ نو وہ ہی کچھ بقا تیرا کر سے مولا زباده	ہی راوی نے کی ہی نقل اشہر کہ فرمایا عسدر نے ایسا لاک شرف ہوتا نہیں کامل کوئی آن بھی نو وہ کے معنی پیچ کیا کہ یہ دو ماہ کے جب حمل تین کہے ہیں بعض اہل درع کامل علی بولا نہ جب تک ہفت ماہ جو عمر بولا تو سچ بولا ای اکاد
---	---

جہا بات شیعہ



عمر کی یہ دعا پہلی ہی بیشک

کہا یعنی اٹال اللہ بقاؤنگ

روایت

بالاستقلال از اصحاب والا  
کہ میں ہمرہ علی مرتضیٰ کے  
لڑائی کیوں نہ کی افسوس وہاں  
ہو گئے سے کو فی کو مسافر  
بھی دوران منزل پر ملایا  
کہا کو فی طرف وہ ای نمود  
انھوں کی خبر سببت بھی سنایا  
نمر تو اعتماد انکی طلب پر  
کہ اجیریل یکدن نزد حضرت  
دیہی اختیار زرب داور  
جگر پارہ اسیکا پی یقین تو  
ہو گئے جمع دنیا اور عقبی  
حسین اسکو نہ فرمائے آجا  
بہت رورو و داع اسکو کیا  
علی سے جو ہو سکے ای نیکہ  
نہ کچھ رکھتے تھے قصد رنج دانا  
کہ شرح و تفصیل ای ہر اور

بھی عبد اللہ جو ابن عمر تھا  
وہ کرتا تھا تاسف اس طرح سے  
شرکت کر کے جا کر باغیوں ساٹھ  
بھی جب سبط نبی شبتیر فاخر  
یہ سننے ہی بہت وہ پہنچ کھایا  
بھی پوچھا کہاں جاتا ہے کہ باب  
خطوط کو فیان اسکو دکھایا  
کہا انکے لکھے پرست نظر کر  
حدیث ایک جگہ سے کرتا ہوں آیت  
اسے دنیا و عقبی میں مقرر  
کیا ہی اختیار او آخرت کو  
تمہارے سے کسیکی پاس اصلا  
طرف گئے کے اب فرما تو رجعت  
کے شبیر کو اپنے لگا وہ  
زبیر و طلحہ و صدیقہ کے جنگ  
نہ قطعاً وہ عداوت کا سبب تھا  
تھے بلکہ انکے چند اسباب دیگر

وہ سبب تھا کہ وہ زبیر و طلحہ صدیقہ کا قتل علی مرتضیٰ علیہ السلام کا دورہ

تو ارجح فقات اذرجی سطور  
 کہ مہری اور کوئی لوگ خمر آہ  
 تو ص کرنا ایسے ساتھ زہار  
 زہر مصلحت ساکت ہو جیسا  
 لہجی نارمان ہوئے اپنے نعل بد پر  
 لہجی اپنی جمعیت کا زعم ہر تھار  
 جماعت یک زہر علام صحابہ  
 بقتل حضرت عثمان مظلوم  
 لہجی کہتے تھے کہ اس میں شہر  
 اگر ہم جانتے یہ بات آگے  
 تو اسکی پوشیاری بالفوریت  
 لقاحی پر حضرت عثمان بے رب  
 سنئے جب قاتلان عثمان کے یہ بات  
 خبر برسکے وہ اصحاب دائر  
 جناب عالیہ لہجی حج کے خاطر  
 کئے ہیں عرص جا کر اس سے اسدم  
 کہ تو ہی سب مسلمانوں کی در  
 کہ جب درتے ہیں کوئی شے سے اطفال  
 ہی لازم شر و غوغای عرب کو

بیان کرنا ہون مجمل اسکی یاد کو  
 کئے ہیں جب شہید عثمان کو سہا  
 صلاح وقت تب نادیکھ کر آ رہ  
 نہایت مغرور ہو رہیں اس غیاس  
 لگے بد کہنے عثمان کو سر اسر  
 لگے ہیں کرنے ظاہر دے جانا  
 زہر و ظلم نعان کعب وغیرہ  
 بہت افسوس کرتے تھے و شوم  
 ہوا کیا حادثہ یہ سخت بدتر  
 کہ یہ بوالیقین اس حد کو پہنچے  
 کئے ہوتے بعد حزم و ذہانت  
 تھے باطل پر مخالف اسکے پر عیب  
 میں چاہے مارنا انکو لہجی میاں  
 ہوئے ہیں جلد کے کو روانہ  
 جو آگے میں تھے اسوقت حاضر  
 کہ اب تیری ہنہ میں آگے بن ہم  
 ہنہ دے اپنے اب بچوں کو کیسر  
 ہنہ مادر کی آگے ہیں در حال  
 ہمارے سر فرود مع اب نو

امیر المومنین سے استقبائے  
لہذا وہ سے ضلیلان ظلم کا ٹاٹھ  
قصاص عثمان کالیو سے نہ جنگ  
نہ رد پر اذین و اورائے اشمال  
نہ ہکو لچی ہوا طمنان زہار  
صلاح وقت یہ ہی جانو تم  
امیر المومنین کا گھیر دربار  
مدینے کی طرف مت جاؤ اصلا  
علی مرتضیٰ کو کرنا تاخیر  
خلیفہ جب تمہارے آویگا ہاتھ  
کرو تب فکر تنبیہ و سست  
کھدیں دسرون کے تا عبرت کی کھنچیں  
یہ سنکر دے صحابہ ذوالمناصب  
عراق و ملکین بصر کے وافر  
ادھر کا ہی کئے ہیں قصد و سب  
نہ یہ فتنے کی آتش بچھی  
ہوئی مگر منتظم امر خلافت  
ہی توجب سب مسلمانوں کی وار  
لچی محبوب حبیب اللہ کی

ہی ساکت و سطلے یک مصلو کی  
کئے لبنا جفا کا منہ لچی و ن رتا  
سیاست و جہی ہو دے نہ جنگ  
دلیر ہو و نیگے خون ریزی ہن حال  
لٹی تب حضرت صدیقہ ہشیار  
کہ جب مگ ہون مدینہ میں و مردم  
کئے چون اسکو بس مجبور و ناچار  
رہو کوئی امن کی لیکے یک جا  
کرو اپنی طرف با حسن تدبیر  
رفیق ہو گا تمہارا جب وہ خوش تھا  
قصاص عثمان کالیو سے  
نہ ایسے کام کو تا سہل جا نہیں  
صلاح ایسی بہت جانین مناسب  
بہت اسلام کی فوجین طی حاضر  
جناب عالیہ سے بھی کہے تب  
طاپ ہو کو خلیفے سے ہوئی تگ  
ہمارے ساتھ رہ تو با شفقت  
رسول اللہ کی زوجہ مقسم  
لچی مقبول اسکی پس درگاہ

مزا بس ادب وہ بھی دھرم کی  
 یہ سن وہ زور و شاہ رسالت  
 بھی بہر حفظ جان چند اصحاب  
 ہوئے بہر طرف وہ رونق افزا  
 بھی وہ عثمان کے قاتل بدتر نہ  
 خلافت کے وہی کاموں کے اندر  
 یہ قتل کو غلط ہر وجہ دیکر  
 بھی باعث اس طرح اس سے جو سبب  
 اگرچہ سننے کے حضرات حسنین  
 بھی عبد اللہ جو تھا ابن جعفر  
 ہوئے مانع نہیں بخشا و لے سود  
 بہ آخر مرتضیٰ کو ساتھ و لے  
 تھے آج منہل بہر کے بھیجے  
 نہر و تلک و صدیقہ کے نزدیک  
 جلیغے سے مقتول آوے ہو لے  
 وہ ام المومنین کے پاس ہا کر  
 ادھر تو کہا سبب تشریف لائی  
 ہولی ای پسرین ہوی مسافر  
 وہ ہوائی زبیر و طلحہ کو بت

ہلاک ہو جو جفا سے ناکر تیکے  
 بقصد خوبی و رخصت است  
 کہ پیغمبر کے تھے و بولیشم احباب  
 مع اصحاب مذکورین والا  
 اقامت جو کئے تھے و در مدینہ  
 ہوئے تھے دائرہ سامر جو پسر  
 بن بنی سہبہ سے بسح پاک حیدر  
 کہ پیچھا جلد فرار کیا کرینا  
 امام الانبیاء کے نور عینین  
 بھی عبد اللہ بن عباس اگر  
 کہ غالب ہو گئے تھے سب و مردود  
 بہر صورت طرف بہر کے کچھ  
 اول قنقاع کو بھیجے و مان تھے  
 کہ درایت اعظم ہندو کے قصبہ  
 کہ اس را نکاتا اس سے کھولے  
 کیا عرض ای مسلمانوں کی  
 تو خرم و جو این روئی فرائی  
 فقط اصلاح بین الناس خاطر  
 ہوئے حاضر و بین برد و ہو و پ

کہے دو وقت خاص محل عثمان  
کلام سامین ہو متفق جب  
خوشی اب یقین لازم ہی ہو  
گیا قفقاع نزد شاہ مردان  
امیر المومنین شادان ہو  
وہاں اس حال پر گزرے ہیں  
وکیلان یہ مقرر کر دے تب  
زبیر و طلحہ ذو الاجلان کے ساتھ  
یہ مجلس ہیج حاضر رہیں او  
علی مرتضیٰ تھا اس میں معذور  
خلافت کے ہوئے ہیں اسکے منکر  
ہوئے ہیں جبکہ یہ ہی اسکے تیار  
کہ حقیقین اپنے کیا کہتا ہے حیدر

کہا قفقاع کیوں اسلحہ ہو دریا  
کہا قفقاع بات یہ ہو گی تب  
طی بوجھے آتش فتنہ بہر سو  
کہے ہر دو ہی بہتر بات تھیں ان  
یہ احوال اس سے جب جا کر کہا  
سنایا سیکو خبر صلح فیروز  
ہوئی ہے شام شہر سے روز کی جب  
کہ ہو کل صبح حیدر کی ملاقات  
مگر میں قاتلان عثمان کے جو  
جب انکو شوکت و غلبہ تھا تو  
ہو اس سے بدگمان تب و خواجہ  
لگے بد بولنے اسکو وے بد کا  
تو اب پنج البلاغت میں نظر کر

اصْبَحْنَا نَقَاتِلَ اِخْوَانِنَا فِي الْاِسْلَامِ  
عَلٰی مَا دَخَلَ فِيْهِ مِنَ الزَّمَنِ  
وَالْاَعْوَجَا جِ وَالشُّبُهَةِ وَالتَّوْبِلِ

یعنی ذوالنورین کے جو قاتلان تھے  
قال کہ بعض اصحابہ لو عاقبت تو ما حلیو علی عثمان فغان یا خوتا  
انی لست اہل ما تعلمون وکن کیف لی ہم والجبون علی

سلی شو کہتم میگوینا ولا لکم و ہا سہم بولاد قد تارت معہم عبدکم  
والتفت الیہم عسرا بکم و ہسہم خلاکم لیسو مونکم ماشار  
کذا فی بیج البلاغت

امیر الرشید کی یہ عبارت  
ہو معلوم اس سے ای برادر  
بزدلی سے دے سب اشتیاق  
تھانا چاری کا باعث انفرور  
جو کچھ بیج البلاغت میں ہے منقول  
نہیں جب آہیں داخل اس سنت  
اگر ہم اس سنت کی روایات  
حقیقت ہو دیگی اس طرح اظہر  
برائے حفظ مذہب اہل شیعہ  
جہاں باہن حق تعالیٰ کی یہ جنت  
نہیں میں انکے رکھا ہے و رعیت  
وہ جو اپنی گناہوں میں ہیں لاکھ  
وہ کوئی کے شیطانی ہوتے ہیں  
نہیں میں اس سنت کے بن ای با  
نہ بطور ضعیف و نامصحیح  
حضرات ائمہ باک طہنت

یہ سب مذکور در بیج البلاغت  
کہ کرنا تھا تغافل جو کہ حیدر  
کہ جو اصحاب دس سرے مانگتے تھے  
تھا موزور کہ ہیں و شاہ و لیا  
وہ سب شیعوں کے ہی نزدیک مقبول  
نہیں جب آہیں نقل اس سنت  
کہ جب نقل کچھ تفصیل کے ساتھ  
کہ روشن تر موزور شد یہ انور  
روایات ایسی میں لاتے رفیعہ  
کہ حسب حشر ایسی ہی عبارت  
دے آتے ہیں بکار اس سنت  
کہ اصحاب آہ ذہر کو سنا  
کہ شیعوں کے دے ہینگے میثوابان  
کہ ہیں پناہیں اسکا ہی زہار  
نہ بطور اشارہ نامصحیح ہی  
جو شیعہ دل سے رکھتے ہیں محبت

<p>کہ ہی روایات شیعہ کی یہ حالت فصول سابقہ میں بائی اثبات انھیں پر باندھے جسے یوں کذب و نہ کہا کہ کذب و ہمت اپنی باندھیں بقرآن اور باتواں عترت رکھیں کہوں معتمد تصدیق کے ساتھ دو شاہد عدل یہ کافی ہیں پر ان صحابہ کے یقین آئی ہیں حق میں</p>	<p>انہیں پر باندھتے ہیں کذب و ہمت کتب سے انکے ہی بے شہادت محبت جنگی جانیں دین و ایمان عداوت جنگی و ایمان سمجھیں رکھیں ایمان حب اپنا اہل سنت مخالف انہیں یہ جھوٹی روایات کہ در بطلان ابن طغیان بہتان شہادت جنگی اس آیت میں دیکھیں</p>
--	--

اذِلَّةَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اَعْرَاجَهُ عَلَى الْكَافِرِينَ

<p>اگر اس قصے میں شیعہ لائے ہیں کہیں تحقیر تو ہیں چھوڑا دیا کہ کسی حق میں ہی اسکا تنزیل</p>	<p>تواضع مومنوں کی کہا ہی ہو کہ ابن بیت پیغمبر کے اصحاب بھی اس آیت میں دیکھیں با تاقل</p>
---	---

اَشْدَّ اَعْلَى الْكَفَّارِ رَحَاءَ بَيْنِهِمْ

<p>کہ ابن بیت کو دین رنج و ایذا کہتے آہ قرآن یہ آئی</p>	<p>یہی کہا مقتضار رحمت کا ہوگا بھی حق میں کس جماعت کے ای بھائی</p>
---	--

الَّذِينَ اِنَّ مَكَتَاهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوْا  
الزَّكَاةَ وَاَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ

<p>جلالین خانہ بنت پیسیر کتب میں اپنے شیعہ جو لکھے ہیں</p>	<p>یہی کہا انکا ہی معروف و منکر صحابہ پر جو یہ بہتان کئے ہیں</p>
--	--

صحابہ پر جو یہ بیان کئے ہیں  
معاذ اللہ یہ بیان صحابہ  
کبریٰ آءِ قرآن اطہر

وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبِيبٌ لِّأُولَئِكَ وَيُنَازِلُ فِي فَاوَكِهِمْ وَأَنْزَلَ إِلَهُكُمُ الْكِتَابَ وَالْفُتُوحَ الْوَعْدَ

کہو فی شیعہ : ای سخیان  
بہزاد مجتہد عالم الغیب  
خلاف اسکے کہو کسطح ہوگا  
بعض قرآن کے جوہر ضد ہیں بحول  
اسے قرآن تیر دیتے ہیں ترجیح  
یہ کیا مذہب و ایمان مٹکا  
اگر اقوال عزت کی شہادت  
حلی رفقی کے جوہر اقوال  
وہ علامہ محقق بک عبارت  
ہی اوصاف صحابہ سے وہ سحر  
اگر نزدیک ہم از ہر شہاد  
کہ ایسے ہر حق قہان کو وہ

لَا يَجِدُ كُفْرًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَدُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ  
وَدَّوْلَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ وَأَبْنَاؤُهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتُهُمْ أُولَئِكَ  
كُتِبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانُ وَاللَّهُ يَهْدِي الْقَوْمَ الْيَاسِرِينَ

کتب میں اپنی متبوع جو کہے ہیں  
صحابہ کی نہیں پستان ہی رہے  
خطاب ہی کس عافت مافہم

وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبِيبٌ لِّأُولَئِكَ وَيُنَازِلُ فِي فَاوَكِهِمْ وَأَنْزَلَ إِلَهُكُمُ الْكِتَابَ وَالْفُتُوحَ الْوَعْدَ

مقرر ہی ہیں کیا سبق و عیسا  
کریہ وصف صحابہ حبیب یہ پتہ یہ رہا  
وہ قنوں کو بہن یس اصل صلا  
حبیب ہی یاس بن شیعہ کے مقبول  
وی قرآن کے مخالف ہیں مفرج  
معاذ اللہ معاذ اللہ مٹھا  
تو جواب دیکھ در نہج البکلا  
باد صاف صحابہ فافرا حال  
کیا ب نقل در نہج البکلا  
رہیں خوف طوالت سے کہہ رہے  
یہ کہ آیت ہی قرآن کی کفایت  
مکتوب ہوا زانی ع ہوا ہر

لَا يَجِدُ كُفْرًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَدُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ  
وَدَّوْلَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ وَأَبْنَاؤُهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتُهُمْ أُولَئِكَ  
كُتِبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانُ وَاللَّهُ يَهْدِي الْقَوْمَ الْيَاسِرِينَ



کہ بالتحقیق سب اصحاب حضرت  
بھجو ہرگز محبت ناکھینے  
نہ حکم حق چلانے میں ہوں قاصر  
محال اُن سے طرفداری چاہیے  
وہ پاکوں سے کہو یہ کب ہی امکان  
وہا ہوں بعض اس کاموں کے مصدر  
پتائید رہ دین و شریعت  
کئے دیائے سنت نیک بنوال  
بھی حسین و علی مرتضیٰ کی  
تو پھر کون ستیان نیکو عقیدت  
عدوے آل و اصحاب شہ دین  
پناہ دیوے خدا از کذب و بہتان  
کرے نت اسہ رحمت حق تھا

یقین نص صریح ہوگی یہ آیت  
مخالف سے خدا کے اور نبی کے  
طرفداری سے اگلے وے اکابر  
حکم نص قرآن اسے برا در  
کرے جب انکی یہ توصیف قرآن  
کہ ساکت ایسے ہوں بد کام اوپر  
وے حالانکہ نبی کے بعد رحلت  
نثار اپنا کئے ہیں جان اور مال  
گو اسی یہ خدا اور مصطفیٰ کی  
ہی جب موجود نذر اہل سنت  
بہذیانات انجوان الشیاطین  
رکھیں گوش اپنا وے پاکیزہ عنوان  
ہوا آخر جواب اس باصفا کا

صریر خامہ سے گل کرتی ہی گلابانک بلبل کی  
رقم ہوتا ہی صوف اب کون زیب گلشن جانکا  
شہنشاہ جنود سبزویشان شبان شبیر  
امام انس و جان سبط بنی مقبول سبحان کا

کرامت کے فلک کا مہر خشتا  
سیادت کا یقین دُر عدن ہی

ولایت کے سما کا بدر تابان  
سرعزت امام دین حسین

جناب فاطمہؑ جی جی کی مادر  
ولی وسط دستہ اور طب  
لبی جی محبتی اسکا محمد  
تولید اسکا جی در نصف رمضان  
لمی ظاہر نور شنبہ کا وہ روز  
جو حسد کے قطع کے اوپر  
رسول اللہؐ کی جدت میں جسیر  
بہت خوش ہو رسول رب العالمین  
رسول اللہؐ سے اسکو شہادت  
ہی مروی ایک دن صدیق اکبرؓ  
لمی فرماتا تھا کھا کے حق کی کوئند  
میشا یہی بنی کا بن علی کا

علیؑ جی پدر اور فاطمہؑ جی  
نقی ہے اور زکی سے ہی لقب  
لمی جی اسکی کنیت ابو محمد  
ظہار بن وہبیری ہجرت سے پہلے  
دینے میں ہوا وہ جلوہ افروز  
مرقم اسکا کار نامہ مطہر  
بطور دہ لے آیا یہ تحصیل  
کیا اسکا عقیقہ اور رکھا نام  
یقین ہے کہ سب سے بڑا  
لیا تھا اسکو اپنے دوش اوپر  
کہ یہ شہزادہ بنی ہاشم  
علیؑ کرتا تھم تب کھرا تھا

### روایت

کیا ہی ابن عازب یون روایت  
حسن کو اپنے لے کھا نہ کے اوپر  
کہ اسکو دوست میں رکھتا ہوں

ابن دیکھا ایک دن شاہ رسالت  
وفا اس طرح کرتا تھا مقبرہ  
رکھ اسکو دوست تو لہی لطف سے

### روایت

روایت ابو ہریرہؓ کی ہی ای بار  
تب آیا فاطمہؑ کے گھر کو سرور

کہ تھا بن ہمدان لا اخصا  
حسن کو لوجھنے لاکا بکر

<p>ہنہن گذر ای طور اوقت ناگاہ گلے میں شاہ کے دو ہاتھ والا لگا کرنے دعا ای رب عالم اسنے بھی دوست رکھ ای حقیقہ رکھ اسکو دوست تو بھی یا الہی</p>	<p>کہ آیا دور تا وہ شاہ زادہ گلے میں اسکے بھی وہ شاہ والا کہ اسکو دوست میں رکھتا ہوں بھی اسکو دوست جو مومن کھینکا ہنہن تیری عنایت کو تباہی</p>
---	--

### روایت

<p>ابن بکرہ سے ہی منقول فیروز حسن کو گود میں لیکر پیسبر نظر کرتا تھا شہزادے پوکیا ادھر اسکو بچھاتا با شفقت بھی کہتا تھا رسول رب اوح ہی امید قوی مجھ کو مفسر بڑی دوخوج اندر مومنوں کے یہی اس صلح سے بے شبہ اخبار وہ اپنے پدر کے بعد شہنشاہ کیا پس یاد وہ خیر پیسبر کہ میرے بعد ایام خلافت ہنہن بعد از خلافت اسکے نہا گزندہ بادشہ پس ایک ہوگا</p>	<p>میں دیکھا مسجد نبوی میں کروڑ تھا خطبے میں کھڑا بالائے منبر نظر کرتا تھا دیگر سوائے حضرات بھی فرماتا اذھر و غطا و نصیحت یہی میرا پیسبر بے شبہ سید کہ اسکے واسطے سے رب اکبر کر گیا صلح پس اپنے کرم سے کیا وہ جو معاویہ سے ای یار کیا ہی چھے مینے مکہ خلافت کہ فرمایا وہ بنیو کھا بہتر ہی تا سستی سال بیکم و زیادت امارت اور حکومت کے ہنہن کہ وہ لوگوں کو دیگا رنج و اندا</p>
---	---

وہ ایسا ہو گیا سلطان ظالم  
 نظر کر اس حدیث اوپر وہ سار  
 ہوئی جب مدت سی سال آخر  
 معاویہ کو تباہی خلافت  
 دیا تھا اگرچہ قدرت اس کو تار  
 تھے اکثر اسکے اتباع اور مددگار  
 باین وقت باین شوکت یابن جا  
 کہ ہوتے تھے بہت مقتول ای باد  
 بہ قتل و خون سے انکو بچانے  
 وہ اپنے جد کا ہمت پر رحم کر  
 بجای دار فانی کی حکومت  
 معاویہ کو دے یہ حکم رانی  
 وہ تھا ہجرت کیلئے ایسا سال  
 امام دین حسن کو ای برادر  
 معاویہ فصاحت جانتا تھا  
 علی باتے ہی کوفے میں شہاد  
 گیا سنا سنہ زاد یسے نہان  
 کہ کز کون حادثہ در پیش ہو  
 کے دیگر شہر ایسا تھا اس دم

رہنے لوگ کمتر اس سے سالم  
 خلافت سے ہوا ہی دست پرور  
 نبوت کی خلافت کے ای فائز  
 دیکر صلح از راہ نیابت  
 یقین ہون جا پئے بر حنک و بیجا  
 بلجی حاضر اسکے تھے افواج بسیار  
 کیا ہی صلح وہ شد و فی اللہ  
 مسلمانان دو نو جانب کے ناچار  
 یہ قسمہ اس ملت سے اٹھانے  
 لیا ایثار کا یہ تخت و سر  
 لیا ہی ملک باقی کی امارت  
 لیا عقبی کی خود بس کامرانی  
 بیع اقل ای فرخندہ افحال  
 تھا غم سے سپا پر میز اکثر  
 بہ اسکا خاصہ پہچانتا تھا  
 حسن سے آملای وہ بخلوت  
 کیا اس طرح اس عہد و بجا  
 حسن اپنی خلافت آب لبو سے  
 کئے ہیں صلح نامہ یک مرقم

حسن مسجد کو پس تشریف لاکر  
 بی مضمون تھا اس خطبے کا پہچان  
 مجھے نفرت ہی تھی سے فراوان  
 کیا ہوں صلح اب میں با صداقت  
 اگر یہ حق ہو اسکا اسکو پہنچا  
 کہ محض صلاح امت کے لئے اب  
 معاویہ کو کر کتنے وصایا  
 کیا ایک حاضر و غائب حضرت  
 حکومت اور شناع و مال کیا  
 وہ شہزادے یوں اسکو کہتا  
 دکھایا اسطرح سے رب علام  
 رسول اللہ کے منبر کے اوپر  
 یہ روایا سے رسول رب داور  
 نشانی کے لئے اس شاہدیت  
 وہ سورہین کیا یوں رب عالم  
 کہ الف شہر سے بہتری وہ  
 مراد از الف شہر ای مافروست  
 کیا راوی حساب اسکا کچھ ہم  
 وہ ہی سال موتے میں ای چھای

پر چھای خطبہ یک بالائے منبر  
 کہ سمجھو ای سلمان اہل ایمان  
 میں رکھتا ہوں اسے مکروہ برآن  
 معاویہ کو بخشا یہ خلافت  
 اگر یہ حق ہو میرا میں نے بخشا  
 کیا یہ کام میں نے جانوسب  
 اتر منبر سے پس تشریف لایا  
 کیا تو کیا معاویہ سے بیعت  
 دیا تو کیا اسے ای ابن کرار  
 رسول اللہ کے روایا میں کثرت  
 کہ انبا سے امت کے سب حکام  
 میں جرتے ایک کے بعد ایک  
 ہوا مغموم و محزون و فکد  
 ہی سورہ قدر کا نازل رب  
 کہ امت کو ترے کثرت و ہم  
 ہوا تب مطمئن پیغمبر رب  
 ہی انبا سے امت کی ریاست  
 تھے الف شہر ہی بے عین و بیکم  
 کہنے اتنے ہی مدت تک و شای

وہ اسی سال کی شاہی سے بہتر  
وہ شہزادہ خلافت جب دیکھا  
کہ ایسی چیز سے آئی تو بخشنے  
بہن اب تک کیا ہی کوئی غافر  
کھل کوٹھے سے پس وہ شاہ ہزا  
جب آ پھنچا دینے کو بہت  
بزدل ابن معاویہ بہت گم  
وہ بھی آشفٹ ابن قیس کی تھی  
وہ ملعون اسکو بھی لاکھ درہم  
لجی دیا مگ وہ بھی اتر تین  
کئی مہینوں تک وہ ہوا فاسی  
سلاخ کا سید دنیا پونا وہ بھول  
رسول اللہ کے رجحان کو فسون  
علی کے شمع محض کو بجھائی  
وہی ہے زہر اسکو قین ماری  
رہا جالین دن گت آہ بیمار  
صغریٰ ماہ کی با مہسوز لٹی  
بتولہ پانچون مٹو لود کی لٹی  
بریں بچاہ گلدے تھے زہر

دیا البتہ کو لیل قدر و اور  
معاویہ نے یوں کہنے لگا  
ہوا نزدیکی لیا ہی تو بلا قدر  
مرا جو دو کرم ہی حد سے باہر  
کیا شہر دینے کا ارادہ  
وہ ان کی دس برس غزاقا  
کیا جعدہ سے نہان خستہ  
مٹی عورت ہوفا حضرت حسن  
کھلا کوٹا وہ شہزاد کو وہ  
مخاح بین اپنے بعد از لاؤ گھا  
لے دنیا دین سے فاجہ اساتھا  
ہی تو زسی فاطمہ کے باغ بھول  
کی ہر مردہ وہ بے شک وہ ہوس  
جگر پارے کو زہر ا کے کھپائی  
ہوا وہ زہر لسی بار کاری  
بیت کھپائی اس سے رنج و آزار  
ہی دسرا قول ستا و بیون لٹی  
لٹی جھٹا لیس سالہ عمر اسکی  
ہوا زنی فرارے درشت

<p>نزد فاطمہ بنت اسد جان حسین ابن علی باکر است حسن بون اسکو بولا ای برادر قرب اگر کھری بی اب جدائی مشرف ہو و کفا اسکی لقا سے مگر اس بار کا ہی سخت بسیار حسین اس بات سے غمگین ہوا گمان ہی زہر کا تجھ کو بیان کر کر کرنا قتل کہا جیتا ہی اسکو کو نہ لگا قتل اس سخت کبتین گمان مبرار ہے جس شخص اوپر عذاب حق ہی سب سے سخت اسکو کہ مار تو کسی بے جرم کبتین مناسب ہے میں بیرون ز تسلیہ تو سن کچھ مختصر لکھتا ہوں ای یار</p>	<p>ہو اندرون یقین پاک درمیا رویت ہی حسن کے وقت حلیت سر ہانے اسکے پیچھا تھا مگر نہ ہی میری موت اب نزدیک آئی میں لاتی ہونے والا ہوں خدا پلائے گرچہ مجھ کو زہر سہ بار جگر سے میرے یک ٹکرا گرا ہی کہا پس ای برادر کسکے اوپر کہا کیوں پوچھتا ہی بھائی تو حسین صفا بولا کہ میں حسن اسکو کہتا ہی برادر حقیقت میں مقرر کر دی ہو اگر وہ مارے چہتا ہنہن میں فضائل اسکے ہن افرون ز خبر ہی اس تفصیل کو طومار درکار</p>
---	--

### روایت

<p>کیا ہی با ادب وہ شاہ زاد سواری ساتھ گھوڑے اسکے خوا ہنہن ہوتا تھا وہ مرکب اسکا</p>	<p>ہی مروی بست و بیچ پایا پیادہ کہ رہتے تھے سدا حالانکہ ہمراہ ادب سے لیک بیت اللہ کے زینبا</p>
--	--

ہی مروی ایک سفر میں حج کے لئے  
 کہا ایک سکاوی بنی ای سالار  
 اتنی پیر سے یہ سوچ غیری  
 مگر اس طرح فرمایا اسے تب  
 بڑے سے ایک جشی آلیگا  
 غلام اسکا کیا ہی عرض اُن اُن  
 کسی منزل میں ہرگز میں نہ دیکھا  
 کہاں سے آوے اس منزل کے اندر  
 غرض پہنچے ہیں جب منزل کیتین جا  
 کہا جشی وہی ہی یہ مفسر  
 یہ سن وہ پاس جشی کے کہا  
 کہا وہ کس کے خاطر لول مجھ سے  
 کہا وہ مجھ کو لے چلے کے مالین  
 وہ خدمت میں ہوا پس اس کے حاضر  
 میں تیرا میں غلام با عقیدت  
 ہی در درزہ سے غور تیری حیران  
 کہو لا مجھ کو اب دیوے ہلکے  
 کہا وہ شاہزادہ اسکو تو جا  
 وہ شہر سے مار ہو دیکھا جا

مبارک پاؤں سوچے اسکے درازہ  
 کہ ہوتا کاش گراتا تو اسوا  
 نہ شہزادہ قبول عرض اسکی  
 کہ اس منزل کو پہنچا تو جب  
 کہ روغن پاس کچھ اسکے رہیگا  
 کہ ہوا سپا میرے تجھ پر قربان  
 کہ ہوا اسکی دعا یہ ای مستلا  
 کہ فرمایا کہ ہو ونگی مقرر  
 ہوا اس جا جشی ایک پیدا  
 خرید اس سے تو روغن مولد کر  
 بھی وہ روغن طلب اس کے کرے  
 کہا خاطر حسن ابن علی کے  
 کہ میں اسکا غلام ہوں ای تودہ  
 کیا یوں عرض اسے سالار فاخر  
 نہ میں لو لگا اس روغن کی قیمت  
 دعا کرتین اسکے اب ای باشت  
 صحیح البدن وہ بچ رہے نیک  
 کہ حق تجھ کو دیا ہی ایک ہی بچا  
 محب اہل بیت شاہ اکوان



پسر مولود گھر و بیایا

یہ شکر جب وہ حبشی گھر کو آیا

ترامت

زاو لاد زبیر کی شخص تھا  
وہ رہا وہاں اتر یہ ابرار  
بچھائے فرش ٹپ خاطر حسن کے  
زبیری کے لئے تھا فرش دیگر  
زبیری نے کہا تب یوں حسن سے  
یہ جھار اوپر تو ہم کھاتے تھے خوشد  
کہ کہا حرام تر چٹا ہی اب تو  
وہ شہزادہ نے اپنے دست ظہر  
بھی آستہ تری کچھ سلاب  
سوا ہی بار اور خوب خوشتر  
کہ کیا یہ سحر ہی ای کامل الذات  
نہیں یہ سحر لیکن یہ دعا ہی  
کیا ہی حق تعالیٰ نے اجابت  
کفایت ہم یوں کہیں کئے سب

کیا تھا یکہ سفر وہ کامل الذات  
اتھا یک خشک نخلستان ای یار  
نجر خمیکا تھا یک اسکے پیچھے  
بھی دس جھار کے پیچھے مقبر  
وہ ہر دو اپنے تب فرشون پیچھے  
کہ ہوتا کاش کچھ فرما سے تراب  
امام دین حسن پوچھا ہی اسکو  
زبیری نے کہا ہاں ای برادر  
اتھا ہی دعا کے واسطے تب  
وہین وہ جھار ہو سب زبیر  
کیا یک سار بان تب جو کہ تھا سا  
وہ شہزادہ نے تب اسکو کہا ہی  
کہ فرزند پیسے بہ سرعت  
کچھوین جھار کے تو رہے ہن وہ

ذکر اولاد امجاد حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہم

پسر لون اور چھ تھے انہیں دھتر  
ہی کنیت ابو محمد اسکی امجد

تھے سب اولاد پندہ اسکے شہر  
پسر سلاج اسکا محمد

بھی زید ام حسین ام حسن جان  
پسر حسن المثنی اسکا مشہور  
عمر قاسم و عبد اللہ ا طہر  
بھی تھا فرزند زیشان عبد رحمان  
حسن اور فاطمہ علیہ کی مادر  
تیمیمیہ وہ قبی پاکیزہ خلاق  
بھی عبد اللہ ثانی اور احمد  
حسین صفائے پاک اطوار  
یہ پانچوں کو کئے ہیں بعض مذکور  
بھی ہنگی ام عبد اللہ و رفیدہ  
انھوں کی والدہ کا نام ا طہر  
بو تھا اسکا پسر حسن المثنی  
وہ زوج فاطمہ صغریٰ بے بین  
وہ بیٹے متقی ہیں اسکے اوپر  
لیکن بعضے شیعہ غیر وقف  
اتحاد کر بلا میں ساتھ عم کے  
تھی اسکی عمر جب پندرہ و چھ  
بسر جو زید تھا اسکا مکرم  
جیسا ہی وہ بھی نو دیکھ حد سال

۱۲۰

بشر بے شبہ یہ تینوں کی طہی جان  
سی مادر اسکی خولہ بنت منظور  
اٹھی ام ولد تینوں کی مادر  
یقین ام ولد اسکی طہی طہی جان  
طہی طلحہ بن عبد اللہ کی دختر  
کہ کنیت ہی اسکی ام آحان  
بھی اسماعیل فرزند محمد  
عقیل محترم فرد کنوکار  
نہیں مادر کالکے نام سطور  
جناب فاطمہ اور ام سلمہ  
نہیں دیکھا کتا بو غنیم محتر  
وہ تھا داماد حسین ابن علی کا  
یہی ثابت ہی نزدیک فریقین  
محقق سنی و شیعہ کے یکسر  
پوئے اس امر میں کے مخالف  
ہو ا قیدی بھی ساتھ اس محترم  
کیا حلت بحکم رب متعال  
کنیت اسکی ہی ہو الحسن اکرم  
تھا وہ بھی کر بلا میں فاضل الحال

جو ان سب پر بھی اپنے ہر کے اور تحیات و سلام رب اکبر

شہد کرب و بلا کا وصف کیا تحریر ہو گئی ہے  
بیرہ ہی غنمی کا اور فالگ ہے وہ رضوان کا

حسین ابن علی سبط پیسیر  
ابو عبد اللہ ہے اسکی کنیت  
رشید و طیب و سبط و غنی  
شہید و تابعِ مرضاتِ مولا  
تولد اس نامِ صفا کا  
درینے میں ہوا در شہر شعبان  
تھے اس کے حمل کے ایام شش ماہ  
شواید میں لکھا اس طرح حامی  
کہ شش ماہ کو ہوا جو طفل پیدا  
مگر در انبیا بھی پیسیر  
ہے مروی اسکی جب خبر ولادت  
بہت شادان و فرحان ہو سرور  
وہ شہزاد کیو تب کہتے من اسما  
لے آئی ہے ہنر و یک پیسیر  
اذان بولا گوشِ رست و ہشتا  
علی مرتضیٰ سے بعد پوچھا

جناب فاطمہ زہرہ کا دلبر  
بہت اس کے لقب میں صہوت  
مبارک اور سید اور زکی ہے  
طبی مصباح الہدیٰ ہی ای معلّا  
شہ شہدا شہید کر بلا کا  
طبی یحیٰ روز تہ شنبہ تھا ای  
ہوا شش ماہ کو پیدا و حق آگاہ  
منور ہوو اسکی قسری  
جیانین ٹوئی غیر شاہ شہدا  
جو تھا فرزند زکریا مفسر  
سنای حضرت شاہ رسالت  
ہوا رونق فرا خاتون کے گھر  
اور ہا کر یک مبارک خرقہ احلا  
وی اسکی مقدس گود اندر  
اقامت گوشِ حبیب میں تب ای  
رکھا کا نام اس لحنت جگر کا

کہا ای شاہ کبائنی جو جرات دلے گراذن ہو تو نام جعفر کھا شاہ نام میں اسکے بہت ہیں تانیں وہیں جسیرل آیا جو تھا مارون کا فرزند دسرا کہا سرور کہ عبرانی ہی نام حسین ہی معنی سبیر اشہر	کہا کہ اسباب میں حضرت سبقت رکھوں جو تھا مرا نام برادر نہیں کہنا ہوں میں بھی حق سبقت کھا سبیر اب رکھ نام اسکا یہی تھا بوجھ اسکا نام والا کہا جسیرل ای مرخندہ انجام حسین اسکا رکھا تب نام سرور
--	--

روایت

روایت ہی زابن سعد یحیٰ کہ یہ دو نام حسین کہ یہیں عرب درجائیت کرتے معلوم بلخی مروی ہے کہ یہ دو نام جسیرل ہی لایا ہدیہ از خلاق دادار فضل بولا یہ مرد و نام اظہر بیان گفت وہ رسول رب علام	سنائی وہ ز عمران بن سہیل میں از اسکا اہل خلد بے بین کسی کو نہیں کہتے تھے اس سے مومن حریری ایک قطعے میں بھیجیل جنر و مصطفیٰ سالار اہرار رکھا تھا خلق سے پوشیدہ داور رکھا ہی اپنے فرزندوں کو نام
--	--

روایت

جی بی بی عالیہ سے یوں روایت سنہ دار رکھا اسکے نام فیروز علی سے نقل یوں کہی حاکم	کہ جب حسین پانچین ولادت کیا انکا عقیقہ ساتویں روز کہ شاہ دوسرا انہوں کا خاتم
---	--

کیا ہی جانو تم ایک بکرا  
 کہ منہ داسر یہ نور العین کا اب  
 کئے ہم یونہی حسب حکم والا  
 دیا کچھ ایک درہم سے ہوئے کم  
 کہ دو بکرے کیا ہی ذبح سرور  
 پیادہ دھسکا وزیر اکامین  
 کہ دیکھی اس طرح میں خواب یہ کہ  
 تھا اگر ایک میرے گھر کے اندر  
 کئی میں عرض جا کر نزد حضرت  
 کہ بی بی فاطمہ یہ میری دختر  
 پلاو نیکی اسے تو دودھ خور بند  
 پلائی ہوں وہ شہزادہ کو من شیر  
 یہ میرے حسین اور میں ہوں اس سے  
 رکھ گیا حق تعالیٰ بھی اسے دوست  
 بہت آئے احادیث اور اخبار  
 نہیں انکے طرق سب لکھ سکا ہوں  
 باوصاف و کمالات جمیلہ  
 گل سرسبد باغ صطفیٰ تھا

عقیقہ اس حسین ابن علی کا  
 بھی بی بی فاطمہ کو یون کہات  
 بوزن سوے کر خیرات روپا  
 ہوئے وہ سوے سر پر وزن ہم  
 روایت عکرمہ کی پن ہی شہر  
 طعی ام الفضل جو عباس کی زن  
 وہ بی بی اس طرح کہتی ہی خوش  
 غنی کے جسم اطہر سے مفر  
 یہ روپا سے ہوئی یہ مجھ کو حش  
 کہا تعبیر اسکے یوں سمیر  
 جنیگی عنقریب اب ایک فرزند  
 ولادت جبکہ پایا یونہی شیر  
 کہا یعلیٰ غنی بولای سنئے  
 جنین با صفا کو جو رکھے دست  
 مناقب میں یہ شہزادے کی ایا  
 میں تھوڑے اُنسے کچھ اگے لکھا ہوں  
 وہ شہزادہ باخلاق جلیلہ  
 بجا آئمہ دار مصطفیٰ تھا

ذکر بعض عجائب خلق حضرت اکامین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محقق و نویسنده

کمال الدین بن طلحہ مملو کار  
 حسین بن علی زخندہ انجام  
 عطا کرنا تھا اسکو جو مطالب  
 تھے فقر اسکی بخشش سرراز  
 بلجی دیتا تھا ہر چھوٹے کو ٹھانا  
 قرض داری قرضداروں کی ناجا  
 بلجی کرنا تھا یتیموں پر شفقت  
 کوئی کہہ دیتا اسکو لالہ  
 عوض میں اسکے دیتا اسکو چند  
 معظم اسکی ایسی ہی سخاوت  
 بہت اسباب میں آئین حکایت  
 کراست اسکی یونہی بے کراہی  
 مفصل اسکا ذکر با کراست  
 لہذا اب بیان اس ہی قدر  
 حدیثیں اب و گین لکھتا ہوں یزید

روایت اسطرح کرتا ہی ای یار  
 بہت مہمان کارنا تھا اکرام  
 بلجی و صل رسم باخوشی اقدار  
 فضا حاجت سے ہر بل تھا ہزار  
 بلجی کپڑا ہر برہنہ کو ای دانا  
 ادا کرنا تھا وہ فرزند کرار  
 مدد پس ماندگوئی اور عانت  
 نوکرنا تھا اسے نقشہ خیال  
 بلکہ وہ چند سے کرنا تھا خور  
 ہی ابرو بکھر کو جس سے نہا  
 نہ لگھ سکتا ہوں از خوف طوالت  
 بہ گنجایش بہ نسخے میں کہان  
 لکھا ہوں میں بہ گلزار شہادت  
 کیا ہوں اکتفا اس مختصر  
 صحیح آئین میں جو در شان حسین

احادیث حضرت رسول الثقلین کہ در شان حسین کریم دارو اند علیہ السلام

روایت ہوں کیا ابن عساکر  
 کہ آیا ایک فرشتہ پاس میرے  
 یا مجھ کو بشارت یہ کہ حسین

فرمایا ہی دیکھ لا رفا  
 نہ آیا تھا کچھ وہ پاس  
 شہان شہا بہت کے پیش

ہوں جتنی عورتیں جنت کے اندر ہی رہیں اسیدہ اُن سبکی اظہر

### روایت

<p>کیا ہی ترمذی نے یوں روایت کیا ہے کہ یہ حسین فرزند ان مقبول بھی بولا ہیں میرے ہر دو یہ فرزند ہیں انکو دوست پس رکھتا ہوں ابھی جو کوئی دوست ان دو کو رکھ لگا</p>	<p>کہ بولا ملک ملک رسالت میں میرے گلشن دنیا سے دو پھول بھی فرزند ان میرے دختر کے پسند سہو تو بھی ان دو کو دوست رکھ اب اسے بھی دوست رکھ ای جنتی</p>
--	--

### روایت

<p>بھی مروی ہے کہ یکدن شاہراہ سو ایسے میں یکایک ہے حسین کہ یا اپنے پھسلتے تھے زمین پر اظہر کے پائے شرف لایا پس آیت اِنَّمَا اَمْنُ الْاَمْرِ</p>	<p>یقین مشغول تھا خطبے میں ای بار ہوا ہے شاہ انکو دیکھ بے چین بنی موقوف کر خطبے کو مضطر مبارک گود میں اپنے اٹھایا لگا ہر دم کر سنانے خاص کو انکو</p>
--	--

### روایت

<p>روایت یوں کیا زید ابن ارقم علی اور فاطمہ حسین کے ساتھ کرے جنگ و لڑائی بے ادب بھی الحق جو کر لگا صبح ان</p>	<p>کہ فرمایا ہے وہ سالار عالم وہ میرے قرۃ العین کے ساتھ لڑو لگا میں بھی ہسکے ساتھ سمجھ کر دو گنا صلہ میں بٹا تھ اسکے</p>
---	--

### روایت

علی فرمایا پیغمبر	کہ درجہ ایک ہی جنت کے اندر
وسیلہ پیداوار و جیکاسیونام	کریں جب ہم سوال از رب عالم
و شہید چاہو میرے واسطے تم	اگئے ہیں عرض اب اسطرح مردم
رہنیکے کون ہمیں تبتیر سے	کیا ارشاد یوں خیر البریات
علی و فاطمہ زہرا علی حسنین	رہنیکے ساتھ میرے اس میں کہ میں

روایت

علی فرمایا علی کو یوں پیغمبر	کہہ اولیٰ اوسے جو جنت کے اندر
سومین ہوں اور تو ہرہ علی حسنین	علی تبت یوں کہنا ای شاہ کوٹین
چارے دوسٹان پھر اونگے تبت	کہنا پیچھے تمہارے آئیے سب
علی فرمایا علی کو چارہ اشخاص	پہشت اندر جو اول آئیے خاتما
سومین ہوں اور تو حسنین دل	علی سب پیچھے تمہارے او میں اولاد
علی کبیر یہ چارے ذہبت کے	ہم سے کیا جان اونگے پیچھے
چارے دوسٹان علی بے کم و کاست	رہنیکے پیچھے اگئے سب چہ و کاست

روایت

روایت بوہرہ یوں کیا ہے	کہ ختم الانبیاء ایسا کیا ہے
مغرر جو رکھے حسنین کو دوست	رکھو گمانیں علی اس با دین کو دوست
علی بس کو میں رکھو لگا دوست ہے	رکھو دوست اسکو عالم الغیب
رکھو دوست جسکو رب پرست	کرے دین اسے بیشک محبت
علی جو ہو دغا ان دونوں کا دین	دیا ان سر پر گھا ظلم



رہو نگاہیں بھی دشمن اسکا الحق رکھیں اسکو دشمن حق تعالیٰ کرنگا اسکو داخل در جہنم	میں دشمن جسکین را کھونکا مطلق رکھے دشمن جسے حقائق والا معذب بھی رکھیں اسکو ہر دم
---	--

### روایت

عمر کرتا ہی میں دیکھا ہوں کہ میں میں دیکھ ان شاہزادوں کو یہ بولا کیا ارشاد مجھ کو یوں سمجھ مناقب میں یہ شہزادوں کے ایثار سوانح میں نے یہ حقیر سے لکھا ہوں	چرچہ تھے دوش پر سرور حسنین بہار بہترین آب پیچھا کہ میں ہر دو سوار و غنیمت بھی بہتر حدیثیں ایسے ہی آئی ہیں بسیار ہنیں انکی طرق سب کچھ سکھا ہوں
---	---

حسین ابن علی کا اب کچھ حوال مختصر احوال پر خزن و طالع حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ	یہاں لکھتا ہوں میں ہر طور احوال
--	---------------------------------

حسین ابن علی کی عمر اکرم	بوقت رحلت سالار عالم
--------------------------	----------------------

کئی کہ مجھے برس سے تھے زیادہ لکھا صحبت سے چہر کے سرفراز امام دین حسن اسکا برادر لکھیں ہر دو کو بھی یاد اخبار حضرت خلیفہ جب ہوا صدیق بانام بھی یونین سب سرفار و دیشا بجالانے تھے انکی عز و حرمت	میں سن صغورہ شاہزادہ صحابیت تھے ظہار تے سے ہزار لکھا یونہی داخل اصحاب سرور بھی کرتے تھے وہ دسروں کی روایت بہت کرتا تھا انکا عز و اکرام بھی یونین جامع القرآن عثمان بھی رکھتے انسے تھے حسن عقیدت
--	---

بی صحبت پدر بزرگوار کی وے  
 بی اس سے فیض تا مل فیض ظاہر  
 بے یمن و بخل ہم در ہزدان  
 شہادت پایا جب کراڑی سر  
 امام دین حسن بحر شجاعت  
 معاویہ کو دے اپنی حکومت  
 حسین ابلی کی راے انور  
 بھگت باغیان سب ہم ترخص  
 ارادہ حسن کا صلہ اور  
 میں جاں مگر میں کھنکھو قید کردوں  
 حسن کا جد و کہ جب اتنا پایا  
 ہی پایا جب معاویہ خلافت  
 وہ شہزادوں کا ہر دم صبح اہم  
 کیا ہی بیشکش آنے لے بار  
 دیا کدن معاویہ اسے اکرم  
 کیا پس عرض ای ابنیں سرور  
 کہ واللہ کوی ملک و مال اتنا  
 حسین اسکو کہا واللہ سنے  
 اسے جو ہم سے فاضل تر چھپکا

ابن ہاشم سے حیدر گزرا رکھا وے  
 کئے حاصل بہت با حفظ وافر  
 تھے ہمراہ والد ماجد کے وہ چاچا  
 تھی تب چھتیس سالہ عمر تیر  
 ادا کر تھے مینے تاک خلافت  
 کیا ہی صلہ جب وہ بافتو  
 نہیں اس بات پر آئی مقرر  
 دیا ہی بھائی کو اپنے تجھض  
 ہی فرمایا اسے بت ای برادر  
 فراغت صلہ سے نہ پا کے چھوڑوں  
 ہوسکتا پھر نہ کچھ کرا لایا  
 خلافت پہنچ اپنے وہ بجایت  
 بجالاتا تھا بس اعزاز و اکرام  
 نفوذ و جہت اور اموال دنیا  
 وہ شہزادوں میں یک لاکر دہم  
 وہی میں اسی بندہ ہوں مقرر  
 دیا اگے نہ اس کے آؤ نہ دیگا  
 نہ اگے تیرے کوئی نابود تیرے  
 مقرر نہ دیا ہو اور نہ دیگا

حسین ابن علی باغ و کنت  
لجائتا تھا وہ تشریف ای کھونا  
وہ شہزادے سے بس آتا تھا ڈریش

کیا ہی جب حسن دنیا سے رحت  
معاویہ کے تب نزدیک ہر سال  
سلوک ترسے وہ نیک ایش

### روایت

معاویہ کی ہی جبکہ حلت  
نیزید بے حیا جو تھا ستم گر  
لکھا با عامل شہر مدینہ  
طلب کر تو مری بیعت بہ عت  
ہی بہرور نہ اسکو قتل کر دے  
ہنن راضی ہوا اس بات اوپر  
حسن بخشا تھا از راہ نیات  
معاویہ جسے بگت ہی کرے او  
بحرات کوی دسر او نہ لیوے  
ریاست اور دیانت کے ضوابط  
وہ تھا سرفہر فاق و خیر  
نماز فرض کا مارگ تھا اشہر  
ہنن راضی ہوا وہ سبط اصغر  
ہی پختی دوسرے کو کیون امت  
تھا حب آل پیغمبر مین کامل

ہی مروی سا توین سن مین رحت  
تب اسکا مخالف مرد و راہتر  
حکومت سبط مہوبہ گینہ  
حسین ابن علی سے بالضرورت  
اگر بیعت کر لگا وہ تیرے  
حسن با صفا ابن پیمبر  
معاویہ کو جو امر خلافت  
ہی تھی صلح مین وہ شرط سمجھو  
خلافت وہ نہ کوی دسر کو دیوے  
سوال کے امامت کے شرائط  
نہ رکھتا تھا نیز زشت اطوار  
شرابی اور زانی تھا وہ بہتر  
لہذا اس شقی کی بیعت اوپر  
وہ شہزادہ رہے جب تک  
دینے کا ولید اسوقت عال

اسے اگر کہنا مرید و مروان  
ولید سکا اگرچہ تھا بن عس  
ہزاران دے تھے ہر ای شکر  
ز شرق با مغرب تھے کو انعام  
غرض شہر دینے سے ای دانہ  
ہوئے سب اس کے اسکے منقاد  
اس تان میں بزیلہ بدوینہ  
گیا سنتے ہی اسکو جلد مغول  
غرض وہ ابن حیدر باکرامت  
وہ کوئے اکابر اور اعیان  
سب دلا کو اسکے پاس بھیجے  
عرائض دین سو گئی ای معزز  
حسین اکی جو دیکھا یہ تمنا  
وہ جب کوئے کو جا بھیجا بہشت  
امیران اور اشراف و اکابر  
سو تہ مسلم کھا شبیر کتب  
بن سب مشتاق تیر ہی ای اکرم  
دینان شہر کوئے کے لگی اکثر  
حسین ابن علی ناچار شہر

کہ کر شیر کو توقتل اس کن  
کہنا اس طرح بن اسکو ہو برہم  
میں کون کون قاتل آل پیغمبر  
اگر دی تو لگی نا ہو مجھ سے یہ کام  
ہوا شیر کے کو روانہ  
سدا خد متہن رہتے اسکے دلشاد  
وہ خبر عامل شہر مدینہ  
ہی بھیجا دوسرے کو کہ مقبول  
کیا جب اپنے کے میں اقامت  
ہوئے پرسن بیت بر سر شاہان  
عرائض لگی طلب میں کے لکھے  
ہوئے میں اسکی خدمت پہنچا  
بیات اپنے دے مسلم کو بھیجا  
کئے میں لوگ اکثر اس سے محبت  
تھے چاہ الف گت انہن اخی فخر  
کہ لوگ اتنے بیان محبت کے میں  
تولا اب جلد تشریف معظم  
لکھے یونہی عرائض ہوئے مضطر  
ہوا کے سے کوئے کا مہر از

ہو جس روز وہ کئے سے عازم  
 یہ قصہ سکائی ای با سجاد  
 نیزید بے خیا کو کوی بہ تعجین  
 یہ سنئے ہی خبر وہ رشت انجام  
 شقی ابن زیاد ظلم اطوار  
 لکھا اسکو کہ کونے کی حکومت  
 کہ اول قتل مسلم کو بکر کر  
 برا ظالم فساد ی تھا وہ مردود  
 بلا سب کو فیکون سب درایا  
 کئے وہ یوفائی اس سے بیہوش  
 مع القہہ حسین ابن علی جب  
 تھے سب اسی پہ دو مرد اسکے ہمرا  
 سنا وہ رہ میں سلم کی شہادت  
 وہاں سے آہ جب آگے چلا ہی  
 ہزار اسوار تھے سب اسکے ہمرا  
 اسے ابن زیاد رشت کردار  
 حسین ابن کو گرتا پاوے  
 حسین صفیہ سے جب ملا وہ  
 حسین اسکو کہا آتا تھا میں گلب

شہادت پایا ہی کو فہ میں مسلم  
 کئے میں کو نیاں جب اس سے بیعت  
 خبر یہ لکھ کے بھیجی تفصیل  
 ہوا وشت زدہ بخواب و آرام  
 تھا اس ایام میں بصر کا سردار  
 دیا ہون بچہ کو تو جا کر نسبت  
 بھی اسکے دوستوں ہوا ان کو کبھی  
 گیا خوشحال ہو کونے کو تب زود  
 اغانت سے ہی مسلم کے پھر آیا  
 کیا بس قتل مسلم کو وہ بد ذات  
 چلا کونے طرف بر خدش رہا  
 اقارب اور اجانب سب ای لگا  
 ہوئی سب کو بہت درد و ملالت  
 ہی مروی اس سے حرا کے ملا ہی  
 تھا وہ منتظر کونے سے دہرا  
 تھا بھیجا کر کے یہ تاکید بسیار  
 گھبران اسکا رہ کونے کو لاوے  
 مفصل یہ حقیقت سب کہا وہ  
 کہ وہ دیکھ سے بلو اسے بھیجے سب

کہا ہوا ای جگر بند ہمیشہ  
وہی اب جنگ پر نیرے ہیں طیار  
شقی ابن زیاد بے وفا کو  
حسین آیا بیان مکت کر سیاحت  
مخالف ہو ہر جاتا رہا ہی  
ادھر کے کا کر کے عزم شتیر  
کیا حقوری مسافت جبکہ وہ فقی  
کہا ایسا لکھا کچھ کو وہ ظالم  
نہ ہو اس سے جدا زہار زہار  
چلی تھی یونہی بائیں کرتے ہیں  
حسین ابن علی کا اب رہوار  
اگرچہ تازنے بھی وہ کھایا  
براؤشت فراخا وہ بیابان  
ہو متحیر تبت شتیر والا  
کہے ہی کر بلا نام اسکا اشہر  
مغر حبیہ دشت کر ملا ہی  
ہمارا پس ہی مقتدی ہو چو  
محرم کی مٹی وہ تاجیخ دوم  
سمرن سعد بن وقاص کے

بلائے تھے جو کچھ کو لوگ کبیر  
تو رجعت کر طرف تھے نا چل  
میں یوں لکھتا ہوں اب ہیں ہر جگہ  
میں اس جنگ کی پائی نہ قیامت  
عرض ایسا ہی عرس کو کھانا  
چلا ہی رات سے باعز و توقیر  
خیر شب میں خرا پھر طالع  
کہ تو شیر کارہ اب ملازم  
کہ من بھیجتا ہوں خوج بسیار  
یکایک صبح صادق ہو گئی شب  
کھرا ہی شست ہونا گاہ اس تھار  
نہ آگے بن قدم اپنا برہا یا  
جو دیکھے اسکو وہ ہوتا ہر اسبان  
ہی پوچھا اس ندین کا نام ہی  
کہا شیرت اللہ اکبر  
ہمارا یہ مکان ابلا ہی  
کیا حکم نزول فرج پس او  
تھار وزیر پختہ چاہو نی  
دے اسدم ہمیں ہزار ہا

روانہ کر بلا جانب بہ سیرت  
 حسین اور اسکے یاروں کو ندو  
 ہنیں پانی دے وہ قوم گمراہ  
 تھے بھوکے اور پیاسے روز اور شب  
 بلا بھیجی وہ فرزند کرار  
 کہ تا آیا جہان سے جاؤں پھر وٹا  
 کہ ارض اللہ واسع ہی مقرر  
 رہوں دیکھوں کہ کہا ہوتا ہی  
 مان ابن زیاد و رشت انجام  
 کہ تجھ کو اس لئے بھی نہیں  
 بچا لاؤ مارا اور مورت  
 والا بسلہ کو قتل کر تو  
 تو کر عامل ہو فرمان پو میرے  
 شمر سردار ہو و گیا مقرر  
 ہو ادنیائی فانی کا خیر مدار  
 ہو ابد خواہ فرزند عیسیٰ  
 ہو آیا جنگ کے میدان پوٹیا  
 مبارک مٹھن شمشیر لکے  
 سونب زینب امام دین کی خواہر

کیا ابن زیاد پر شقاوت  
 یہ بھیجا حکم وہ مردود کذاب  
 وہ ابن ساقی کو شربت آہ  
 بہت سختی تھی اہست بہر سب  
 عمر بن سعد کو با چند اسوار  
 بھی فرمایا کہ چھوڑو مجھ کو اس آن  
 دیا جاؤں جہان لیجا و داؤ  
 وطن اور دوستوں سے ہنویا  
 عمر بن سعد یہ بھیجی ہی پیغام  
 لکھا تب وہ عمر بن سعد کتین  
 کہ رکھ لست حسین ابن علی سنا  
 یہاں مگ لا حسین ابن علی کو  
 میں بھیجا ہوں شمر کو پاس تیرے  
 تو ہی معزول تیری جائے اوپر  
 عمر جب خط کو یہ دیکھا ہی ای بار  
 ہی بیجا آخرت اپنی سرسار  
 ناز عصر کے بعد از وہ بد کا  
 حسین اپنے ہی تب خیمے کے آگے  
 کیا تھا خواب چھ زانو پو رکھ

وہ بدکاروں کے شر و مٹو غا  
وہ فرمایا کہ میرے خواب میں اب  
لجی فرمایا کہ اسے فرزند میرے  
ہستے ہی بہت کر بقراری  
دلا ساد لہری دے اسکو موزر  
کیا عباس تب یوں عرض خدمت  
کھڑے میں پس نمون کے سہا  
سواران میں سے ہمراہ عباس  
بلانے کا سبب پوچھا وہ جا کر  
ہاں ابن زیاد ایسا لکھا ہی  
وگرنہ اس سے کچھ جنگ و پیکار  
کیا عباس اگر عرض یہ سب  
طلب کراچ کی شب اُسے جلت  
میں مشغول تاہم آج کی رات  
لجی قرآن مجہد کی تلاوت  
رفیقوں اور خلیفوں کو کہا سب  
خوشی سے آمین و یا مون مگوخت  
کے سپین ترے پر جان فدا  
میری جب صبح مجاہدہ چھو کا روز

کے خیار اپنے بجای کو آ  
لھا آما مصطفیٰ پیر رب  
یقین کل تو ملکا آکے ہم سے  
لگی کرنے کو زینب آہ وزاری  
کیا صبر و شکیبائی پر مامور  
کہ اگر دشمنوں کی ایک سخت  
طلب کرتے ہیں کچھ کو ای ہراد  
ہی بجا ہر استفسار ان پاس  
کے عباس سے تب وہ شکر  
حسین اوے موکر تابع چھوٹا  
ہم آئے پس نے اب ہو کے تیار  
حسین ابن علی سبک کہانت  
کرنے سبک زدانا جماعت  
یہ استغفار و صلوات اور دوز  
عرض اس شب گزارے میں لگا  
کہ جو جسے میں جاوین اچکی شب  
کہ زواجک کی بھیجی جاوےت  
مزمین آگے میرے ہر خدا ہم  
محریم کی بھی دسویں جی حکم روز



ہوے ہر دو طرف تیار لشکر  
ہوا گھوڑے پر اپنے جلد اسوار  
لھارین العابدین خلا مکہ بیمار  
دو صدیکے درمیان شبیر اگر  
بڑھایک آیت قرآن عظم  
اخیر و عطا دیند ای نیک بنیاد  
کہ ای لوگو دروتم سب خدا سے  
کہ تم سب جانتے ہو آشکارا  
سو امیر سے نو اساکوی دیگر  
مرا والد علی مرتضیٰ ہی  
حجامیر ای جعفر پاک انداز  
بھی حمزہ سید شہدا کرم  
کہا ہم دو برابر کو ہی سالار  
نہ نکو پہنچائی یہ اسے مردم  
تہا جانور سب ہو دین سراپا  
تھے جب سلگین دلاں سب وہ سنگر  
عمر بن سعد سے اول اگر  
کہا شاہ رہو ہر فرج شبیر  
ہزار افسوس اس پر اور مہیا

حسین ہوت با تیار ہو کر  
رکھا قرآن اپنے آگے ای یار  
تھا بازو باپے ہو خود بھی اسوار  
زبان کھولا نصیحت میں سر اسرار  
بہت بولا مواظطو مکرّم  
یہی تھا اس امام دین کا ارشاد  
بھی شرماء و محمد مصطفیٰ سے  
نو اسامین نبی کا ہون تمہارا  
بہن دیکھو کہین روئے زمین پر  
وصی مصطفیٰ بوالا ولیا ہی  
طاہک ساتھ جو کرتا ہی پرواز  
ہی میرے پدر بزرگوار کا عم  
جوانان ہشتی کے ہیں سردار  
کہ میرے قتل میں باٹھیں کرم  
یہ اس میت پیغمبر ہوں بے آب  
نصیحت یہ نہ کی تائیر ان پر  
چلایا تیر اس لشکر کے اوپر  
چلایا یونین پہلے سب یہ تیر  
تہ اسکا پدر شاہ انبیاسات

جیلا یا تیر اول کا فزون پر  
یہ اسکا خلف آل نبی پر  
پر اسکا بشری بخت  
عرض کر دیا تو فنی مولا  
ہو اور لشکر شبیر داخل  
لجی یونہی اسکا فرزند و برادر  
بیت سے اشقیا کو قتل کر کے  
لجی بعد انکے امام دین کے یار  
براک کر اسکو تسلیم و قد موس  
دے پر پرورد بس داد شجاعت  
بجز مردان اہل بیت سرور  
جناب سید الشہداء اکہا بت  
ہو ای جنگ پر جانے کو طیا  
برادر اور برادر زادگان  
ہمارے بن ہو گا چا جنگ  
چھوڑ گئے تھے ای شاہ دنیا  
کئے آئیں میں یک دسر کی نخواست  
جو دل ان سے نکلا ای سرور  
بہت سے اشقیا کو وہ چکا

یقین جنگ احد میں بکرون پر  
جیلا یا تیر بھلے ہو ستم گر  
یہ پادشہ جہنم بن عتوبت  
کہ ناگہ لشکر اعدا سے بدلا  
لگا لڑنے ہوا عدا کے مقابل  
غلام اسکا سعادت ہو یا پر  
شہادت پہ چاروں سب آگے  
رنیقاں دوستان اور جاندار  
و دواع ہو جنگ پر جاتا تھا انہوں  
صف میدان سب پہ شہادت  
نہیں باقی رہی کوئی دیگر  
جاری پہنچی یہ نوبت تین اب  
ہوے سب خویش تب دل نشین کیا  
لجی فرزندان کئے بن عرض تو  
نجاتو جانب میدان تب تک  
مرنگے ہم ترے آگے ہی تھار  
لئے پس شاہ سے مغرور اجار  
علی اکبری اس سرور کا فرزند  
کیا یک پلین دوزخ کو روانہ

اسے زنجی کیا تب ایک مردود  
 بنی کہ وہ جگر پار کو سارے  
 کہا شیر مارے اکسین ب  
 سواس اثنائین زمین شہ کی خور  
 علی اکبر کی لاش پاک پر وہ  
 وہ بی بی کا پکرت باطن شیر  
 تسلی دیکے پھر باہر وہ آیا  
 علی صغیر جو تھا اس شہ کا فرزند  
 نہایت تشنگی سے چشم بر آب  
 لے اپنے گود میں اس تخت جاکو  
 کہ تا کچھ پائیں سے تشکین ہو  
 چلائی شیریک اس طفل او بر  
 کنارید رہن ہی باسعادت  
 حسین اسکا لقب باطن میں لے  
 علی اوسط امام المسلمین  
 ہو سرور پائیں حاضر باسعادت  
 کہا شہ اسکو ای فرزند میرے  
 ترے جہاں شہادت پائیں ب  
 میں دلی تحہ کو کرنا ہوں حرم پر

لے پس گھیر کر شہ قیام زد  
 بلا عین آہ تر وارون سے مار  
 جو مارے تحہ کو ای دلبر مرے  
 گئی روتی ہوی دیر سے باہر  
 گری آہ خون و خاک پر وہ  
 لجا دیر میں اپنے ساتھ شیر  
 مبارک لاش کو اسکے اٹھایا  
 ہی مروی شیر خوارہ تھا وہ  
 وہ شہزادہ ہوا تھا جبکہ بیتا  
 جُساتا تھا اسے اپنی زبان کو  
 سو ایسے میں کوئی مردود گمراہ  
 لگی ہی حلق میں وہ اسکے اگر  
 کیا ہی نوش وہ جام شہادت  
 ہی پھیکا آہ جانب آسمان  
 برادر اسکا زین العابدین  
 ہی جانے جنگ پر ناگنی شہادت  
 مرے تخت جگر دلبند میرے  
 تو ہی باقی ہی یک میرا لہر  
 لسنائے نیست محترم پر

مرے بعد ابھی تو ای قرۃ العین  
 رخصا سے حق پر تو دایم ہو رہی  
 وصیت کر کے ایسا وہ بیکانہ  
 لگے جانے کو پھر میدانِ بیشک  
 شہادت پائے لے پاگان بھی سا  
 یقین بھیجی تباہی کی نوبت  
 تن تنہا وہیں وہ شاہ ابرار  
 ہوا ہی مگر کہ میں رونق انداز  
 بہت سے اشقیاء کو مار سروز  
 نزلزل لکھے لشکر میں ہر ارب  
 بہت ناچار ہووے رشت بدیر  
 تین ہزار و تھوڑے اقدس کا تھا پھول  
 بل اس کا جسم تھا نور مجسم  
 جراحت جو لگے ہیں اس کو اگر  
 وہ تھے عرابِ قرآن معظم  
 تھا خون شہادت اس کا ای کو کار  
 غرض اس کا مبارک جسم اطہر  
 پر بعد سے نہ تھا مغلوب زہار  
 لبان خیمہ گاہ شاہ نامہ

نہ زہار قصد جنگ سے بن  
 نے صبر و شکر سے ہی سر فرازی  
 کیا ہی اس کو دیرین روانہ  
 جو اندوانِ اہل بیت یکے  
 پہنچی اوج امامت کے شمار سے  
 حسین ابن رسول اللہ کی نوبت  
 ہر وہ نامہ میں لے اپنے تر دار  
 کیا دے انکسوں سے جنگ آغاز  
 کیا ہی سرگھون سے آواز سوز  
 ہر ایک حادثہ اپنی حکمِ ارب  
 لگے تب ہر طرف سے پھیلنے شہر  
 لگے یہ خار اس کو تیر کی بول  
 حقیقت میں گویا قرآن معظم  
 نہ شمشیر و سنان و تیر و خنجر  
 لگے زیر و زبر اور پیش اس دم  
 بستان آیت و مطلق نمودار  
 ہوا تھا چور زخون سے مقرر  
 وہی تھے نہ کے سب از روئے کار  
 ہنر چاہی ہوا مرد گمراہ

بھی اہل بیت پر چاہا وہ بڑا  
 ہکا راکو تب وہ دین کا سلطان  
 یہ نامردی تمہاری ہائے لمبی  
 کہ مان مردوں سے مردان جگہ کرنا  
 ہون میں حاضر میرے اب زووم  
 یہ نعرہ جب مہابت سے کیا ہی  
 وہیں ایک طرف لشکر شمر کا  
 تن تنہا وہ شہ کو گھیر لیکر  
 لگے کرنے کو اس پر ضرب بسیار  
 چلایا تیرا گاہ کوئی بدکار  
 ہوا تب آہ گھوڑے سے جدا  
 گرا گھوڑے سے جب شاہ ابرا  
 سنان ابن اس بیچھے سے اگر  
 بھی خولی اپنے گھوڑے سے اتر کر  
 بن اسکے ہاتھ میں لڑے ہوا تب  
 جدا کر کے سر سالار والا  
 شہادت آہ جب پایا ہی سرو  
 وہ ملعونان طرف آئے حرم کے  
 بنی ہاشم کے جوٹھے نون جوانا

دراز اپنا کرے تا ظلم کائنات  
 بنوہ و نجم یا خرب شیطان  
 یہ بد عہدی تمہاری واسے کیسی  
 نہ لائق عورتوں کو تنگ کرنا  
 تعرض عورتوں سے مت کرو تم  
 ستر ملعون نے گھبرا کر پھر اسی  
 طرف سے دوسرے منحوس سر کا  
 لگے کرنے بہت حلات اسپر  
 رتیر و خج و نیزہ و تر و ار  
 و ہتھ کے حمل سے وہ ہو گئی یا  
 کیا حکم خدا پر جان فرا وہ  
 شمر مارا مبارک منہ بو منروا  
 کیا ہی رخسہ نیزے سے سنگر  
 کیا ہی قصد شہ کا کاشنہ سر  
 برادر آہ اسکا اگیا تب  
 وہ اپنے بھائی کے آگے پی والا  
 حسین ابن علی سبطا پمیر  
 فغان آل رسول محترم کے  
 لھے بازوے کئے قید ہوئیں ان

لے جتنے بیابان ازال احمد  
پس سمر غنم اور سمر لعین نے  
مبارک بن کو کر اس شہ کے بے سر  
بشر پر جفا خوی ستم گر  
مبارک سپر کو ان دونوں کے واسطے  
مبارک سپر کو لے لے لے لے  
ی موی ابن اشعث قیس مردود  
مبارک پیر میں اسکا نکالا  
لیا ہی ابن لائل اسکی ترور  
لجی وہ سمر لعین بد قیث گمراہ  
کیا دیر میں اہل بیت کے تباہ  
طہارین العابدین تباہ سخت  
شمر اسکا لجی جا بقتل میات  
کہ کفاروں کے بچوں کو مسلمان  
یہ لڑکا ہی مسلمان اور بیمار  
جواب اسکو دیا شمر غنادی  
کہ اہل بیت سے یک مرد کو لپی  
وہ بولا اے شمر تو انکشتین  
کہ ما جو چاہے کر لویو وہ پکار

کئے ہیں آہ ان سب کو قید  
کئے ہیں علم یون لوگوں کو بچے  
چتر ہیں گھوڑوں کے اوپر دست  
جو تھے دونوں کے ملعون ابتر  
میں بھیجے آہ وہ کونے کو بڑ  
شقی ابن زیاد دی پاس بھیجے  
تن بے سر سے اہل شہر کے فرد  
کرے دو جنگین حق منہ میں کلا  
رکھے دوزخ میں اسکو ب تہا  
کئے تیار کو لے اپنے ہمراہ  
کہ ما ماراج کر دین رشتہ سب  
ضعیف و ناتوان مغموم سب  
کہا ایک شخص تباہ اسکا بکرات  
نہ ہر ز قتل کرتے ہیں تو بھجان  
تو کیا اسپر حلا تا ہے مرد  
کہ بولا ہی مجھے ابن زیاد دی  
نرکھ باقی کسی یک فرد کو لپی  
بسرت بھیج اسکے پاس ہی اب  
گرمت کر تو قتل زلفزار

برسن وہ باز آیا قتل سے شب  
عمر بن سعد ظالم ظلم اندوز  
کیا مدفن اپنے کشتگلوں کو  
حسین ابن علی کا جسم  
پر سے تھے اہ سب دفن و بے  
پس آبا شندگان عاصریہ  
حسین ابن علی کی لاش اطہر  
شہیدوں کو نبی شہد کے سر  
بلجی سب دوسرے شہیدوں کے تنو  
جو انمردان اہل بیت اطہر  
تھے اس سرور کے انجن باغ بھایا  
بلجی عبداللہ و جعفر ای فرزند  
وہ تاسم او عبداللہ عسبر  
بلجی اس سرور کے دو فرزند اطہر  
بلجی پوتے جعفر طیار کے دو  
شہادت پائے تھے عون و محمد  
یہ دونوں کے خواہر زادگان تھے  
انھوں کی حضرت زینب ہی در  
عقیل ابن ابی طالب کے فرزند

روایت دوسری آئی ہے جس  
بلجی رہ کر کربلا میں دوسرے روز  
حقیقت میں خنایر و سگوند کو  
بلجی سب شہید کے جسم مقدس  
دریختوں میں گتے ای برادر  
کہ ہی نزد خوات او ایک قریہ  
کئے ہیں دفن و یک قبر اندر  
مزار شاہ کے آگے ہی رھے  
کئے ہیں دفن یک جگہ سر و تنو  
جو پائے ہیں شہادت اہل کبیر  
وہ عباس و محمد اور عثمان  
بلجی تھی حضرت حسن کے تین فرزند  
کئے ہو بکر کوئی چوتھا پس ہی  
علی اکبر علی اصغر ہی دیگر  
نبی کے عم بزرگوار کے دو  
تھا عبداللہ انکا پدر امجد  
دو جانب سے بلجی عالی خاندان  
حقیقی حضرت زینب کی دختر  
وہ جان کربلا میں تین دلہند

وے تینو حضرت مسلم کے بھائی  
لے سولایا بن ستر با سعاد  
لجی از اولاد العترة و ما بحر  
غرض پایا شہادت تب و شور  
زیادہ اس پر تھے پنج ماہ و چھ روز  
زوال شمس کے بعد ای کرم  
رہے راضی و سب ذب عالم  
پس ابن بیت کو ناکوف و شام  
مقید آ کر جو لے گئے ہیں  
سر شہدا جو نیرون بر جڑائے  
لجی جو از سر سبیر والا  
حسین ابن علی کی سر کی تین  
مقتل سب یہ ذکر با کرامت  
ائمہ ابن بیت مصطفیٰ کے  
جوئے اولاد میں شیر کے جو  
ین اب کرتا ہوں انکا ذکر آغاز  
بتان ابن بیت شاہ ابرار  
سب ابن بیت کو شامل میں دے

تھے عبداللہ و جعفر عبد رحمان  
زاک مصطفیٰ یائے شہادت  
شہادت پائے ہند چند اکابر  
تھی تھیں سال کی عمر مطہر  
سن سحری تھا ایک ستم ماتم اندو  
بروز رجہ ماسور محرم  
رکھے اعدا کو انکے در جہنم  
وہاں سے ظالمان رشت انجام  
جو داد اپنی شقاوت کا دے ہیں  
لجی شہر شہر جو انکو پھراے  
ہوئے ظاہر کرامات معلّا  
مدینے کو جو پھنچی آل عملمین  
اکھاتوں میں بگزار شہادت  
اکابر خاندان مرتضیٰ کے  
بہار اولیا اعطاب ہیں او  
بیان از رو اجمال و ابجاز  
جو وارد نیلے آیات اور خبا  
بیان کھاتوں تھوڑے آن میں

بعض احادیث صحیحہ حضرت سیدنا امام کہ مطلقاً در شان اہلبیت کرام وارد اند



صحابی شاہ کا زید ابن راقم  
وہ کے اور دینے کے ہی دینا  
پترہا ہی یک معظم خطبہ پاک  
کھاتا کیر اور وعظ و نصیحت  
رہوا گاہ تم بے شبہ و سوس  
ہوئیں یک بندہ حلاق چوین  
قریب او کا میرے پاس خسر  
کو نگا عالم دنیا سے رحلت  
تھے تب نزدیک نرا ہی یک انجام  
کیا رحلت ریح اول اندر

روایت یوں کیا ہی یک مکرم  
عذیر خم جو یک سجا ایچا  
وہ ان قایم ہو یک دن شاہ لولاک  
پس از حمد و ثنائے رب عزت  
ایہا اسطرح پس یا ایہا الناس  
ہیں ہوئیں مگر یک آدمی یوں  
زشتہ حق کا عزرائل فاخر  
کو نگا امر حق کے میں اجابت  
ہو واقع شاہ کے رحلت کے آیام  
پترہا فوج کے خسر خطبہ سرور

### روایت

تمہارے درمیان دو چیز بھاری  
یہی دو چیز ہینگے وہ مطہر  
رکھا ہی اسپیں حق نور ہدایت  
بھی محکم اسکو پر دم سر اسرار  
دیا تحریص اور ترغیب اکثر  
مقرر ہینگے اہل بیت میرے  
حد اکثین دلاتا ہوں تمہیں یاد  
یہ فقرے کی کیا دوبار تکرار

بھی فرما یا رسول رب باری  
سنو تم چھوڑتا ہوں میں مقدر  
ہی پہلی چیز قرآن با شرافت  
کو تم پس عمل قرآن او پر  
کتاب اللہ پر بھر بھگو سرور  
بھی فرمایا ہی دوسری چیز ہم سے  
میں انکے چہن اب ای نیک بنیاد  
رسول اللہ ازنا کہد بسیار

روایت

ہی دوسری ایک روایت ای کہم رسن کو قبل کہتے در لغت چا جو تاج اسکا ہی پایا مہابت	کہ قبل اللہ ہی قرآن عظیم ملی معنادہ و سرای ہندو پایا جو چھوڑا اسکو ہو گا برضالیت
---	--

روایت

روایت ہنطرح لایا الی ذر کہ اہل بیت میرے ای خرمند جو کوی اسین پرھا از فضل بنین اسین پرھا جو ضلالت	کہ فرمایا شعیب روز شنبہ ہی بیشک نوح کی کشتی کے ہند یقین پایا نجات و رستگاری وہ پایا دو جہان کی ہی سلالت
---	--

روایت

روایت الی یون ابن مسر کہ ائمہ سے ہری اول شفاعت سواہل بیت میرے بن نعرز پس کہے بعد میں انصاف میرے میں بعد کہنے میں کے اہل ایمان پس بعد کہے یقین باقی عربین شفاعت جسکے حقین ہو و اول پس عمران بن حصین ایسا کہا جد سے بن ہوا اسطرح سائل	سنایا وہ شہ من و بشر سے کہوٹھا جب کو در روز قیامت پس او تب بن قریشی اٹکے ہوا رہین و دوست تم خوار میرے جو خطے پیر و میرے پیدا و ہوا پس بعد کہے حکم کے لوگ بنین وہی بیشک بلا شک سے فضل کہ فرمایا شہ ہر دو سرای کہ نامہ پو آتش و دوزخ میں داخل
---	---

مجھ اہل بیت سے کوئی مقرر کیا ہی یہ اجابت رب داور

### روایت

<p>روایت یوں کیا ہی شاہ مرد گروہ ہیں چار در روز قیامت ہی اول وہ گروہ نیک انجام ہی دوم وہ گروہ نیک سچو ہی سوم جو کرگاہ سخی شستر ہی چارم وہ گروہ با صداقت</p>	<p>کہ فرمایا رسول رب یزدان کہ لوگنا میں بچی انکی شفاعت کرے جو میرے ذریت کا اکرام کرے حاجات کو انکے روا جو وہ جب کاموں میں اپنے ہووے مضطر زبان و دل سے رکھے اُن سے سنت</p>
---	---

### روایت

<p>روایت یوں کیا کرار والا جو اول حوض پر مجھ سے ملینگے بلجی جو امت سے میرے نیکو فر</p>	<p>کہ فرمایا رسول حق تعالیٰ مجھ میرے اہلبیت ہینگے رکھینگا دوست میرے بن مقرر</p>
--	---

### روایت

<p>روایت اس طرح کرتا ہی جابر امان اہل سما کے ہیں ستارے تو آوے اُن پو جو انکای موعود امان مومنین میرے صحاب کین کہ لوگنا نقل اس دنیا سے ہیں باشک میری اہلبیت اظہر</p>	<p>کہ فرمایا ہی یوں سالار فاخر اٹھینگے آسمان سے جب بوزارے کہ یعنی حشر کا دن اوں گارود رٹو لوں گاجب مگنا انہیں نفس میں جو ہی موعود انکا آویگا بت امان ہیں میری امت میں مقرر</p>
---	--

کہ نیک سبب جب دنیا سے ملے  
کہ بے سود نیک اس دم نمودار

نواذ کیا دین ہو عود اُمت  
قیامت کے برے جو دین آثار

### روایت

روایت یوں کیا ہی ابن عباس  
اُم آوے جسکین یہ بات خود  
بھی میرے موت کے مانند سمجھو  
بھی وہ جنت میں فرد ہو و داخل  
تو رکھے دوستی وہ مرتضیٰ ست  
کہ یہ عزت مری برو جہ تحقیق  
یہی ہی فہم جو مجھ کو دیارِ ب  
مری امت سے اسکو ویل ہووے  
غرض ایسی بہت آئی حدِ بیان  
ہوئے ہیں ایمان ایسے بافتوت  
ہوئے افراد ایسے انہیں بے مین  
جناب حیدر و حسین اکرم  
ہوواں نور کچھ تنوں کا احوال

کہ فرمایا یوں وہ سید الناس  
اُم جووے وہ میرے جنے کے مانند  
یہ دنیا سے بچار ملت لڑے او  
بنایا ہی جسے خلاق عادل  
بھی ہے دوستان با صفا ست  
ہری طینت ہے ہائی عجیب خلق  
نصیب انکے بھائی کجا رب  
جو جہتِ لاو بے فضیلت کو انھوں کے  
رسول اللہ کی عزت کی شانین  
کہ بائیں شرع و ملت جن سے قوت  
طریقت جن سے ہائی زینت و زین  
جو یہ تنوں ائمہ ہیں کرم  
انھوں اب ذکر دوسروں کا بہ اجمال

امام العارفین سجاد زین العابدین کا وصف  
ہو کس منہ سے کہ وہ فرزندِ شاہ شہید انکا

علی ابن الحسین باکرامت

صبا افزائے گلزارِ سیاد

تو لے ہو الحسین یا ابو محمد  
وہ ہی چوتھا امام پر فضیلت  
لقب سجاد بھی سکا یقین ہی  
کی تھی وہ یزدجر کسری کی دختر  
و یا عثمان مہ اوج حیا کے  
ہوا پیدا مدینہ میں وہ فیروز  
وہ یا چھتیس یا اچھتیسواں سال  
یہی وجہ لقب اسکا یقین ہی  
تب آیا از دہان ایک شیطان  
وہ اوج قربت مولیٰ کا شہباز  
نہ دہین خوف اپنے کچھ لیا ہی  
نمازا پنی نہیں وہ تب بھی غورا  
کہ شیطان لعین ہی وہ نہ کار  
کیا ہو دور ای طعون در گاہ  
اٹھا وہ نا کرے ورد اپنا تمام  
کہ زمین العابدین ہی تو ای سالار

کنیت ہو الحسن اسکی ہی نجد  
کے ہو بکر بعض اسکی کنیت  
لقب وہ ہزین العابدین ہی  
ہی خاتون شہر بانو اسکی دور  
خلافت میں علی مرتضیٰ کے  
مہ شعبان کی نوین جمعہ کا روز  
اٹھا ہجرت سے تب تیسواں سال  
لقب اسکا جو زین العابدین ہی  
وہ شب تھا تجدین وہ ہاشم  
رکھے طاعت سے حق کے تا اسے باز  
بہن کچھ التفات اسپر کیا ہی  
وہ تب نگشت پا کو اسکے پکرا  
کیا ہی مسکشف تب اسپر کرتار  
طہا پنجہ اسکو تب مارا وہ اگاہ  
ہوا جب دور وہ طعون نا کام  
سمات غیب سے آواز سلم ہار

### روایت

ہوا کرتا تھا اسکا رنگ تب زرد  
ہوا کرتا تھا تب از خوف جبار

ہی مروی جب وضو کرتا تھا وہ زرد  
مبارک ٹہن لرزہ اسکے بسیار

جب اس سے پوچھتے تھے وہ بکا  
کہ سوچو کون ناز و محبہ کو ہو

وہ فرما ناخبات وہ ایکو ہوا  
کھڑے رہا ہون میں اس کے آگے

### روایت

بھی اپنے گھر میں وہ مولیٰ کا مشول  
لگی ہی گھر کو آتش اسکے نام کا  
کئے شور و فغان تب لوگ سیا  
ہیں سراپا سجدے سے اٹھا  
بجی آتش بھی وہ پایا غرت  
کہ اسی سرقہ افراد کامل  
وہ فرمایا کہ آتش اختسرت کی  
کرامات و خوارق اسکے بسیار

ناز اندر مولا کیب روز مشول  
کہ تھا اس وقت ہر وہ سیر سجد  
کہ یا ابن رسول اللہ النار  
نہیں طاقت سے حق کی باز آیا  
کیا تب حافروں نے عرض خدمت  
کئی کیا شی تجھے آتش سے غافل  
مجھے اس آگ سے غافل کی طبی  
ہیں گھنٹا ہون یہاں میں تھوڑا

### کرامات حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

کہا زہری کہ زین العابدین کو  
شفی عبد الملک وہ پور مرد  
سارک دست و پا میں بکے بکیر  
گنہ گار بہت سے اسکے اوپر  
اجازت اس سے چاہا میں نے جب  
ہوئی پروا لگی مجھ کو گناہ میں  
اٹھا خیمے کے اندر نہ وہ لایا

ولی حق امام للسان کو  
کیا تھا قید و بند و نادان  
گلے میں طوق و الا زنت بکیر  
کیا تھا اہ وہ شیطان سر  
سلام کو کروں میں اور و داع  
مشرف اسکی خدمت سے ہوا میں  
لگا روئے میں اسکو دیکھ بسیار

کیا میں عرض ای ابن عباس  
 بھی تو رہا سلامت اور دلشاد  
 کہ ای زہری تو کیا ہی اس سے لگیم  
 اگر میں چاہوں قصے ای خرمند  
 سمجھ یہ بات جو کہتا ہوں میں  
 اگر بھنیے کچھ کچھ رنج و آزار  
 وہ درد و رنج تب ہو مگنا آسان  
 مبارک دست و پا کو اپنے کیا  
 کہا بھراں نگہبانوں کے ہمراہ  
 پس اس کے بعد گزرے چار دن  
 اگرچہ دھوندتے تھے اس کو سیا  
 کہے منزل میں ہم اترے طے کیا  
 ہوئی جب سچ دیکھے کرند تاخیر  
 خبر و تپائی زہری بعد اسکے  
 وہ تب احوال شد ہزار کا پوچھا  
 کہا عبد الملک میرے یون تب  
 میرے نزدیک وہ آیا اسے ان  
 کہا میں پاس میرے حق خوشداشت  
 یہ بولا سو گیا وہ بہت

کہ ہوتا کاش میں تیری جگھے پر  
 کیا ارشاد یوں تب مجھ کو سجاد  
 کہ ہونیں رنج میں زین طوق و زنجیر  
 تو ہونگے مرے دور یہ بند  
 کہ کچھ کو یا ترے انشال کشتیں  
 عذاب حق کرے تب یاد ایار  
 یہ فرما وہ امام جن و انسان  
 علانیہ کیا زنجیر سے بھار  
 نہ یوں جاؤں گا دوسرے ای  
 نگہبان و مدینے کو پھرے سب  
 نہیں پا لہیں پر اس کو زنجار  
 نگہبان اس پر طے سب رات بیدار  
 چری تھیں کھل کے اس کی طوق و زنجیر  
 ظاہر میں جا عبد الملک سے  
 کہا میں اس سے جو کچھ جانا تھا  
 نگہبان میرے گم اس کو کئے جب  
 کہا اب کیا ہی تیرے میرے دریا  
 کہا وہ میں نہیں جانتا ہوں یہ  
 ہی واللہ اس کی اب تک مجھ کو بہت

روایت ہی کہ زہری ایک بنیاد  
نورہ رو کر سیت کہتا تھا ایسا

وہ شہزادہ کو بس کرنا تھا بیت  
کہ وہ بے شہر زمن العابدین تھا

رُاست

نقات باصفا سے ایک نامی  
کہ یکدن میں گیا سجاد کے گھر  
نہ چائے میں سناؤں اپنا آواز  
وہ بہار آیا سلام کو ٹیٹا میں  
وہ یک دیوار کے پاس آگے ای پار  
ٹیٹا میں عرض مان دیکھا ای سرو  
کہ میں کروڑاں دیوار پر آ  
یکایک میں نے دیکھا بت مقرر  
لباس اجلاست پہنا تھا وہ  
کیا ہی نام وہ لیکر مراتب  
اگر دنیا کے خاطر تو ہی مغمو  
کہ یہ دنیا ہی بس یک رزق تھا  
کہا میں غم نہیں یہ بہر دنیا  
وہ بولا بعد از ان اسطرح مجھ تو  
تو جہادہ وعدہ صادق مقرر  
میں بولا پھر اسے اسطرح ہدم

روایت یوں کیا ہی ای کراہی  
لمحی اٹھا چاکے اسکے گھر کے دہر  
تھا تھوڑا وقت خاموشی سے سنا  
دیای وہ جواب اسکا میرٹھ  
اُٹھا مجھ کو تو کیا دیکھا یہ دیوار  
خردی مجھ کو بت وہ ابن حیدر  
لگا تکیہ بہت عمکن بیٹھا  
ہو ایک مرد ظاہر نکلت محضر  
مرے آگے وہیں اگر بکھر اوہ  
کہ تو عمکن ہی یوں کس لئے ایسا  
تو اب یہ بات تجھے خوب معلوم  
کہ سنہ کھاتے ہیں اس سے یکدو  
ہی سچ ایسی ہی دنیا تو جو بولا  
ہی بہر عزت عمکن اگر تو  
کہ نجا حکم نہیں رتبہ داور  
کہ یہ عقی کے خاطر ہی نہیں کہ



کہا پھر کس لئے غم ہے مزا بول جواب ہسکو دیا اسطرح میں تب کہا وہ اسی علی اب بول مجھ کو تو مانگا ہے خدا سے وہ کوئی شی تبا میں شخص کو ایسے نہ دیکھا بجلا ایسا تو دیکھا شخص دیگر نہ کام اسکے سوار سے متعلق یہ فرما کر ہوا وہ جلد تر غیب	یہ عقدہ جلد اپنے درد کا کھول یہ غم از قضا ابن زبیر اب کہ ایسے شخص کو دیکھا کہیں تو خدا اسکو نہیں وہ شی دیا ہے وہ دسکر بار پھر میرے پوچھا کہ رکھتا ہو خدا سے وہ بہت در کہا میں نے نہ ایسے کو بھی دیکھا کہے مجھ کو کہ ظاہر خضر لاریب
---	---

### روایت

کہ یہ فقرہ ہوا اسوع یک رات نہ پہچانے مگر تھا کون قائل واین راغبون فی دایر اخوی علی ابن الحسین ہی شخص ایسا	وہی راوی پھر کہتا ہی اسد تھا کہ کتا تھا یقین بر طور سائل کہ این راہدو فی دایر دنیا بقیہ پاک سے لطف نے بولا
--	---

### روایت

وہ بیٹھا تھا تھے ہمہ اسکے پار زمین پر مارتی ہاتھ اپنے ناشاد یہ کیا کتنی ہی اہوئے تو بیان کر فلان قرشی میرے بچوں کو دیروز نہیں انکو بلائی کل سے میں شہر	روایت ہی کہ مکین دریا بان ہر یک اگلے لاگی کرنے فریاد کہے صحاب با ابن پیسیر وہ فرمایا کہ یہ کتنی ہی پرسوز بہتر کر لے گیا ہی میں ہوں دلگیر
--	--

کئے تصدیق یہ سن سارے حضار  
موشفہ ہے سچا دم کم  
بلجی فرمایا ہے وہ ناکرست  
کہ تو بچوں کیتیں پکڑی اسکے  
وہ اب فرما دے کرتی دیر سے  
پلا کر دود پھر بچوں کو دو گئی  
پلائی دود وہ بچوں کو موش  
کہ یہ انوکے بچے تو مجھے دے  
امام السابین نے انکو بلے  
چلے آو وہ بچوں سے سو ہزار  
کئے حضار یکسر عرض خدمت  
کیا کستی ہے ابو خرد بکے  
جزاۃ اللہ خیر بولتی ہے  
تھا بڑا ایک بزن کو ایک تیار  
پھوڑا یا اسکو وہ محبوب خلق  
اسی کے جد گاہ اعجاز تھا جو

مگر کس شخص لایا دین انکار  
وہ قرشی کو بلا بھیجیا اسیدم  
یہ انو تری کرتی شکایت  
نہیں انکو لای دود کل ہے  
کہ نا بچوں کو دلو اون تیرے  
وہ بچوں کو بھی لایا قرشی  
وہ بچوں کو کیا سجاد ارشاد  
وہ قرشی نے دیا اسکو قرشی سے  
کیا ہی ایک مادر کے حوالے  
لگی کرنے بہت زنت او  
کہ ای ابن شہ ختم رسالت  
وہ فرمایا دعا کرتی تھی  
زبان اسین مکر رکھ لیتی  
کسی وہ سرور عالم سے فرما د  
ہی اسکا بجزہ مشہور افان  
کرات سے یہاں ظاہر ہوا

## رامت

سوار اسپر ہو کے کو تھا جاتا  
ہی لکھتا تھا اپنا نام باز

لھانا قہ نیک اطوار ایک لکھا  
ہمیشہ پیش بالان وہ یگانہ

مدینے کو کئے گئے چکر کے رجعت  
وہ ناقہ قبر پر اُسکے برغم  
بہت رونے لگا ہی درد و غم  
کیا نزدیک اگر اسکے ظاہر  
رکتی ہی اٹھا وہ ناقہ نے الی  
بھی چوٹی دن وہیں اُسٹروا

زہوتی مارنی کی اسکو حیات  
کیا ہی جبکہ رحلت وہ کرم  
زمین سے اپنی سینے کو لگا  
خلف اسکا معظّم یعنی باقر  
کہ اُٹھ تجھ کو برکت دیو ستا  
وہ یونہی تین دن روتا رہا ہی

### گرامت

ہی پایا کر ملا من جب شہزاد  
وہ شہزادہ کے بت نزدیک کر  
یقین بعد از حسین ابن علی کے  
رسول اللہ کی دیکھ کو بتیار  
جو حق تیرا نہیں مت مانگ اسدم  
تو جل اب جائیں ہم حاکم کے نزدیک  
کہا حاکم ہی بیشک حجر اسود  
کہا وہ کہ تو اس سے بات ای غم  
تو اب اس نہیں پایا وہ خوشدھا  
دعا کرنے کو اٹھ اپنے اٹھایا  
پکارا حق کو وہ فرزند انجام  
کہ اس سے حجر اسود اباز سے

حسین با صفا ای با سعاد  
محمد بن حنیفہ ابن حیدر  
لگا کہنے کہ ای میرے بھتیجے  
امت کا ہون میں بے شہر حیدر  
کہا سجاد اسکو ای میرے غم  
وہ پھر لگا تو بولا اسکو توین  
وہ پوچھا کون حاکم ای مجھ  
کئے ایک اسکے پردہ با ہم  
محمد بن حنیفہ نے کیا بات  
حجر کے پاس پس سجاد آیا  
باسماء عظام ربّ علام  
کہا یہ عرض از قاضی حاجت

محرّمے پس لگا کئے تحقیق  
رکھائی ذات میں بے شہرت  
سین علی کے بعد مطلق  
یہ سن کر وہ محو بنے لگا تھیک  
وصاحت سے برعری ای نمود  
کہ بیشک ای محمد با سعادت  
حسین ابن علی کے بعد ناچار  
روایت ہی طواف کعبہ اندر  
موتے چسپان یقین از جگر سود  
دلے چھوٹے نہیں ناخاکہ آنکے زہنا  
وہاں ناگاہ شب سجاد اگر  
طای ان یہ اتنا دست اکر

کہ مولا اسے بندوں کے موانع  
ہیں ای جراسودات خسرو سے  
امانت اور وصایت کسکائی ہی  
مواد لو اسے کرشکے نزدیک  
محمد بن حنیفہ کو کتابت  
مسلم کہ امانت اور وصایت  
علی ابن حسین کو ہی سزاوار  
دو مردوزن کے ناگاہ ناخاکہ  
کے گوشش اگر یہ لوگ بے حد  
انہن تب کاٹا جا ہے بن خصا  
پ دیکھا انکا یہ حال عجیب  
تھتے دے مردوزن کے ناخاکہ

### امانت

لجی خاعبد الملک جو پور مردان  
کہ قتل آل عند مطلب سے  
کے افسوسن بوسفیان کی اولاد  
ہی باعث اظہون کی سلطنت  
ہوا ناگاہ اس سے زین العابدین  
نہا نہ ساعت فلان مارچ اندر

لکھا حجاج کو اسطرح مہمان  
لوکر بر میر میری بات سے  
اظہون کے قتل میں پس ظالم دے  
موی ہی منقطع کسطرح  
لکھا عبد الملک کو ایک کتب  
لکھا حجاج کو تو یوں سزاوار

پسند یہ کام حق تیرا کیا ہی  
ترا یا اور کچھ آیام اس پر  
کرا اسوار اپنے راحے پر  
روانہ پاس سکتے کیا ہی  
موافق ساعت و تاریخ پایا  
کیا ہی حکم وہ تا اس پر لادے  
عقیدت سے امام الساہلین پاس

خبر نچھ کو رسول حق دیای  
قیام مملکت تجھ کو عطا کر  
علام خاص کو اپنے مقدر  
یہ نامہ ہاتھ میں اسکے دیای  
اسے عبد الملک نے جبکہ دیکھا  
وہ مرکب بقدر دریم اٹھاؤ  
وہ بھیجا جلد زین العابدین پاس

### رامت

کیا تھا حج کو میں کب سے کیا  
وہ شہزادہ نے یوں پوچھا میرے  
کیا میں ای امام اہل اجل  
یہ سکر ہاتھ دے اپنے اٹھایا  
مبارک کتب اپنے یہ پڑھایا

روایت یوں کیا منہاں ای یار  
کیا خدمت میں زین العابدین کے  
خریبہ ابن کامل کا کیا حال  
اے کونے میں زندہ چھوڑ آیا  
دعا درگاہ مولائین کیا ہی

### اللهم اذقہ حر الکبد اذقہ حر النار

کیا تھا تب خروج اس کا مختار  
میں چاہتا کروں اس سے ملاقات  
مکان کو جس قدر اسکے گیا میں  
ہوا ہمراہ میں بھی اسکے اٹا رہا  
کہ شاید وہ کسی کا منتظر تھا

میں جب کونے کو جا پہنچا ای شہید  
قدیمی دوستی تھی اس کو مجھ سے  
وہاں اسوار مرکب پر ہوا میں  
میں مختار بھی ہوتا تھا اسوار  
کھڑا کونے میں وہ ایک جا پرا

کئے تھے حاضر خیمہ کو ہی ناگاہ  
کہ تبرکے پر دیا تھی مجھ کو قدرت  
اسیدم دست و پا اسکے کتیا یا  
کہا یہ درخیم من سبحان اللہ  
کہ سبحان اللہ بولا کہ سب تو  
میں وہ قصہ بیان اس سے کیا  
مجھے سو گند دیکر تب وہ بوجھا  
کہا مان میں سنا ہوں شکا  
ورنگ بعد از کیا وہ ایک عت  
کیا دیری بری سجد کے اندر  
جلاچ بعد ہو سوار خوشدھا  
گذر اسکا ہوا پی میرے گھر پر  
کہ گھوڑے سے اتر از لطف وافر  
کہا مختار مجھ کو سن ای مہمال  
کہ وہ بے شبہ شہزادی کی دعوت  
تو پھر کھانے کو بلو اما ہی امروز  
کہ اسکے شکریں روزہ رکھو نین

کہا مختار نے الحمد للہ  
وہیں جلاؤ کو بلو اس عت  
مگنا آتش بدن اسکا جلا یا  
وہ بوجھا ہی میرے بت ای آگاہ  
تو اسکا وجہ اسکا بول مجھ کو  
کیا تھا جو دعا سجاد از رب  
بگوش خود دعا تو وہ سنا کیا  
اتر وہ جلد دور کشت گزرا  
رکھا سجدے میں سر پہن پائنت  
اتھا یا ہی زمین سے بعد وہ  
لگا چلنے کو میں طی اس کے ہی سا  
کہا میں اسکو جہد و جہد کر  
طعام حاضر کرنا ہوں حاضر  
کہ پھنچا یا خبر تو مجھ کو فی الحال  
کہا ہی حق تعالیٰ نے اجابت  
بسج وہ آج کا وہ روز فیر ویر  
کہ یہ تو فنی تھی بختا میرے تن

### روایت

روایت ہی کیا حالت وہ جیست

کہا اپنے خلاف باقر کو خوشدھا

کہ ای میری پسرای لخت جانی  
کیا ہی جلد تر پانی وہ حاضر  
کہ اسے فرزند لا اب آب دیگر  
اندھیری شب تھی باقر ابن اسکا  
موا تھا ایک چوٹا اسکے اندر  
وضو کر اسکو فرمایا پی وہ تب  
بر اچھی پی وعدہ بوج بے مین  
کیا پس اپنے رزند کو وصیت  
مدینے میں ہی در ماد محرم  
سن بھری اٹھا نودہ چارم  
ولید اسوقت تھا نا اہل حاکم  
وہی اسکو دلا با سیم قاتل  
تھی ستاون برس کی عمر اظہر  
تھا اسکا نقش خاتم ای برادر  
حسن کے روضہ اشرف کے مقبرہ  
تھے اسکو پانزدہ اولاد اظہر  
ابو جعفر محمد یعنی باقر  
سیح زید شہید پسرسیم  
علی صغر حسین صغر بن ثانی

وضو کے واسطے لامیر سے پانی  
کہا اسطرح باقر کو وہ فاخر  
موا ہی جانور یک اسمین بر کر  
چراغ اسوقت منگو خوب دیکھا  
کیا پس جلد حاضر آب دیگر  
کہ ای رزند میرے اچھی شب  
مین اب جاتا ہوں نزد رب کو مین  
کیا اس عالم فانی سے رحلت  
تھی اسکی دوسری تاریخ اکرم  
تھی دوسرے قول سے نو دہ پنجم  
وہ تھا عبد الملک کا پور ظالم  
شہادت ہوئی وہ شہزاد بکو  
یعنی اٹھاون لکھ مین بعض دیگر  
وما توفیقی الا باللہ شہر  
ہوا وہ گوہر حسین مدفون  
کہ تھے گیارہ پندر اور چار دختر  
یعنی عبد اللہ باہر و المفاخر  
عمر رزند اسکا ہی چہارم  
حسین اکبر حسین اکبر گرامی

وفات امام حسین علیہ السلام

علی اکبر سیدان عبد الرحمن خدیجہ فاطمہ اور ام کلثوم	سوئے گیادانہ فرزندان دیشا بہ دختر خازین کرانکے معلوم
---	---

دلاور شیر احام دایت حضرت باقر  
گیارہ نام سے جس کے بی گھر و عصیا کا

محمد ابن زین العابدین نسبت اسکی ابو جعفر علی اشہر اسکی ام عبداللہ مامور صفی کی بیوی تھا جو کا روز سن ہجری آٹھ چارہ و ششم حسین ہسکا ہوئی جد محمد مبارک عمر باقر ای کو فال نظام اس معظم کچھ صریح	و بی نجم امام السنان لقب اسکا باقر ای ہر اور حسن ابن علی کی عبا و دختر مدینہ من خوا پیدا و بروز بی دستر قول سے بچا و مسعم شہادت جبکہ پایا و امجد افعی اسو قین بے شہر سال بن ثابت از احادیث صحیح
---	--

روایت

روایت اسطرح کرتے ہیں زوات کہ جابر ابن عبد اللہ اکرم بن مکرم اس سے طے کو گیا جواب دے دیکے پوچھا کون ہے محمد بن علی بن اسے محمد یہ سننے ہی بہت دہن کے جوڑ	کہ فرمایا باقر و ذاکر امات جو تھا از حاکم اصحاب ہام سلام اس با صفا پرست کیا ہو کہا اسوقت میں اسطرح اسکو حسین ابن علی ہنگام را جد کہا نزدیک آئی میرے فرزند
--	--



<p>دیا بوسہ وہ میرے ہاتھ کو بت سسر کر دو ران سے ہو گیا میں رسول اللہؐ تیرا جہا نجد خیر تیری ولادت کی دیای بنی پر رحمت و برکات از رب کہ فرمایا تھا کہ پشہ والا کہ تھا کیروز میں شہ پاس حاضر کہ تو زندہ رہے بت بگ مقرر کہ گیا فضل حق سے تو ملاقات حسینؑ ہی جد با اکر ام اسکا سلام اسکو میرا بھیجا بوقت</p>	<p>وہیں اسکی گیارہ روز تک میں جب بھی جاؤ دیوے بوسہ پاؤں کنتین وہ فرمایا مجھے تب ای محمد سلام الطاف سے تجھ کو کہا ہی کہا میں ہووے صلوات و سلام اب میں پوچھا اس سے بعد از ای معلیٰ کہا اسطرح تب میرے جابر کیا ارشاد مجھ کو یوں ہمیشہ کہ میرا ایک فرزندوں سے خوشدھرتا محمدؑ ہی نام اسکا خدا دیو کا اسکو نوز و حکمت</p>
--	---

### روایت

<p>کہ فرمایا مجھے شاہ رسالت ز فرزند حسینؑ آخر ملیکا</p>	<p>بھی یک جابر سے آئی ہی روایت کہ تو اسوقت بگ جتا رہیگا</p>
---	---

### روایت

<p>کہ جابر سے کہا شاہ ہر بات ہی تیری زندگی دنیا میں اندک دی چند روز میں جابر ہوا ہی لیٹان لکھنا ہوں میں تھوڑے کر آتا</p>	<p>بھی یوں آیا ہی در بعض روایا کہ تو اس سے ملیک بعد بیشک خبر یوں مجھ صادق دیای میں ہاؤر کے بہت خرق عادت</p>
--	---

کرامات حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

<p>خبر دیا ہی یوں یک قدم ای گزر اس کا ہوا اس روز ناگاہ ولد عبد الملک کا تھا وہ شہر کہ واللہ ہوو گیا یہ قصہ ویران دسینے اسکے سب پتھر بھی واللہ کہ کون ویران کرے اس قصہ کہ ولید اسکا پسر لیا کہا ہی اتھا ویران خاک بھی اسکی ریت نظر آنے لگے تب اسکے پتھر میں اپنے چشم سے دیکھا مقرر</p>	<p>ثقات با صفا سے ای کرای کہ میں تھا حضرت باقر کے ہمراہ کہیں قصر ہشام اوپر مقرر کہا ہی حضرت باقر نے اس آن کہ یکنی نقل متی اسکی واللہ کہا راوی کے متعجب ہوا میں ہشام ایسے میں ناگہ جب موجب کہ تو تین جلد تر اسکی عمارت کئے و بسا ہی اسکے حکم اوپر کہا راوی نے پتھر اسکے کیسے</p>
---	---

کرامت

<p>کہ زید ابن علی باقر کا بھائی اتھا اسوقت میں باقر کے ہمراہ خروج خستریہ کو فی میں کر گیا پھر اونیکے سم اسکا شہر اندر پڑھا و نیکے اسے قصبے کے اوپر کہ قصبہ بھی نہیں کوئے میں وہ پایا یونہی کوئے میں شہر آباد</p>	<p>روایت پھر وہی راوی آئی گذریم پر کیا یلبار ناگاہ کہا باقر نے مولیٰ کی قسم کھا وہ ان اسکو کر گیا قتل شہر پہان بھی لاو نیکے بعد ہکے وہ نہج اس سے ہم کرنے لگے تب دیا تھا جون خسروہ باقر است</p>
--	--

مدینے میں سر اسکا لائے جاتا سو وہ قصہ طعی لائے اسکے ہمراہ

### آرامت

روایت کی ہی ایک راوی ماہر میر والد نے کی طعی یہ صبت ہو میرے غسل کا بس تو ہی عامل طعی عبد اللہ ترا بھائی بہشت طعی لوگوں کو طرف اپنے بلاؤ مبارک عمر اسکی ہو گئی کم دیا میں غسل کو بعد رحلت مرا بہ معظم خون کہا ہی	کہ فرمایا فی جعفر ابن قاسم کہ جعفر کرو میں جبکہ رحلت ایمہ کے ایمہ ہو میں غاسل کر گیا بوجہ دعویٰ امامت تو اسکو چھوڑ دے حالت پر اسکے کیا جون حکم میرا بہر اکرم کیا عبد اللہ دعویٰ امامت وہ و وہی جلد نہ رحلت کیا ہی
--	--

### آرامت

خبر دینا ہی راوی ایک سرا کہے دربان نہر تجیل و عشرت میں مقور اوقت اسکے در پوچھا قبائے تنگ وہ پہر ہوئے طعی سلام اگر کہئے وہ سب مہرین گیا میں نزد باقر بعد اسکے کہ مردم کون یہ آئے طعی تو تھا میں پوچھا تم یہ کیا ہوتے ہیں	من جا باقر سے ملنے اذن چاہا ہی بیٹھی پاس اسکے یک عمت تہ آئے گھر سے اسکے شخص بار جرائے طعی وہ سب باقر میں موز جواب آئے تحت کا دیا میں کیا پس عرض خدمت یوں اوستے کہا بھایان تمھار ہیں یہ خیانت کہا تب مجھ کو وہ یوں ذوالنفاہ
--	---

کہ جوں تم پوچھتے ہو اسامائل وہ یونہی ہم سے آہوتے ہیں سائل

رامت

کہا ہی اسطرح جعفر نے ظاہر  
کہ میری عمر سے باقی ہیں پنج سال  
حساب ایسا کیا میں روزِ حلت  
کہ فرمایا ہی میرا پدرِ فاخر  
ہو او ایسا ہی پس یقین دے قال  
ہوئے پنج سال یکم و زیادت

رامت

روایت یوں کیا یک مرزا آہ  
تھا اپنے خاص وہ خیر پوچھا  
کہ کئے اور دینے کے ہی درمیان  
میں دیکھا ناگھان یک لاند کتاب  
ہے نزدِ مرکب باقر گھیا وہ  
رکھا وہ گرگ آگے زین کے ہاتھ  
سنا باقر سب کی بات کے تین  
گیا وہ مجھ سے پوچھا وہ معلّا  
گیا میں عرض ای ابنِ پیسر  
وہ بہترین حضرت باقر نے کھولا  
ہی دردِ زہ میرا مادہ کو بسیا  
خلاصی اسکو تا ہووے تیسر  
مسلط نہ کرے سببہ یونہی

کہ تھا یک روز میں باقر کے ہمراہ  
تھا ایک میں بھی خر کا تیز رفتار  
چلے جاتے تھے ہم نے درجایاں  
اتر کر کوہ سے آیا مودب  
کھڑا مرکب کو تب اپنے کیا وہ  
سخن اس سے کیا تا دیر خوندھا  
کہا پس جا تو ایسا ہی کیا میں  
تو کیا سمجھا وہ کیا میرے بولا  
کہ کچھ سمجھا نہیں میں تو بیان کر  
کہ امیر سے یوں وہ گرگ بولا  
دعا کر اب تو دردِ گاہِ غفار  
کسی کو نسل سے سبک بھی داور  
مقاصد میں ہی بس دیکھ میرے

یہ سن متعین کیا اسکے دعا پڑھنے

اجازت اسکو جانیکی دیا میں

### گرامت

<p>روایت یوں کیا ہی ای موید ہو اب شوق مجھ کو بے نہایت جناب حضرت باقر سے خوشدھڑا دینے کو بھئی جا کر جلد بھنجا سر حضرت باقر کے اوپر کہ تھو گون اب میں اسکا حلقہ در وہی تشریف تا فرماوے ماہر کہ دروازہ کو کھول ای جاریہ اب یہ بارش اور ہوا میں مبتلا ہی ہوا میں اسکی خدمت سے گزارا</p>	<p>بزرگان سلف سے پٹ محمد لجی میری شہر کے میں اقامت کہ ما حاصل کو ن شرف ملاقات خصوص اسواسطے کئے سے نکلا بوقت نیم شب بھنجا ہوں جا کر میں تھا اسبات نے ہی فکر اند رہوں یا منتظر تا صبح خسر اس اثنا میں ہوا آواز پٹ تب کہ در پر اب فلان اگر کھڑا ہی وہیں وہ جاریہ آور کئی باز</p>
---	---

### گرامت

<p>کہ میں نے حضرت باقر کے ہمراہ اتھا پر در دو غم وہ روز پر نور خدا اس پر کرے رضوان رحمت لجی منصور دوانقی آئے ہیں جان لجی دسری جا پر منصور خاجر نہیں منصور پاس آیا میرے کون</p>	<p>کہا ہی دوسرا دی ای آگاہ تھا بیٹھا سجد نبوی میں کر روز کہ زین العابدین پایا تھا رطبت وہاں داؤد فرزند سلیمان ہوا داؤد حاضر نزد باہر تھا باقر نے تب داؤد سے یوں</p>
--	---

کیا داؤد نے کچھ عذر ظاہر  
 کہ چندان دریا ہو سے ای سرور  
 بشرق و غرب کسی ہو حکومت  
 کنوز اتنے کر چکا بسع طبعی او  
 یہ سن داؤد شادان ہوا تھا  
 ہو منصور تب حاجہ بخیزت  
 نہ ہوئی کوئی چیز منجم کو ہرگز  
 مگر چہل اور تعظیم میری  
 کیا پس عرض فرمایا ہی وہ بہت  
 کیا یوں ہو کہ تب ارشاد باقر  
 طبعی ہو چھا وہ ہماری کیا رہت  
 وہ فرمایا کہ مان ہو ونگی زاید  
 کہ میرے بعد میرا کوئی نہ سرزد  
 کیا ارشاد باقر مان کہ ہوگا  
 کہ ابنا اتنی کی رہا بہت  
 ہماری سلطنت کے بعد ای  
 کیا مدت تمہاری مملکت کے  
 تمہارے کو دکان طبعی کب لینگے  
 کہ لڑے حسب طرح کرتے ہیں باقی

کیا ارشاد ہو سکویں وہ فائز  
 کہ والی خسلق کا ہو دیکھا منصور  
 طبعی اپنے عمر کی باد سے طوالت  
 کہ آگے ایک کوئی نہ کیا ہو  
 چھٹی منصور سے جا کر کہا ہی  
 لگا یوں عرض کرنے باعقیدت  
 تیری خدمت میں آنے ای مجرور  
 ہوئی آنے کو اب مانع ہی میری  
 کہا داؤد جو میرے خورشید صحت  
 کہ مان ایسا ہی جان ہو وگا جاہر  
 رہا بہت سے نکھار سے ہوزیات  
 طبعی یوں منصور ہو چھا ای متحد  
 ہی مشاہی سے کیا ہوگا برومند  
 بہ سکر بعد از ان منتصور چھا  
 جو طبعی دنیا میں جا رہی طول مدت  
 وہ مدت سے ہی کم نیاز بادہ  
 زیادہ ہو وے اسکی سلطنت  
 طبعی اسکے ساتھ وہ بازی کرینگے  
 کلی داؤد سے ہو کر خوب راضی

بمقر والد ماجد سے میرے غرض منصور جب ای فراست تو کہنے یاد اکثر قول باقر	یعین خبر یہ پایامون سنئے قرب آیام من پایا ریاست تجب روز و شب کرتا تھا دفر
--	---

### کرامت

<p>تھا اُنڈھا شخص یکیش کونام وہ کرتا ہی روایت یون ای فیرو کھا یون تم ہو سنجیب کی اولاد کہا میں نے وہ سنجیب خدا کا کہا میں نے وہ علوم انبیاء کہا میں تم بھی وہ علم پیہر کہا میں پھر کیا میں عرض خد کہم دیکو سر اسر جان بخشین لجی کوری کو کریں اس کو ترے دور گھر دین جو ذخیرہ لوگ کھین کہا میں ہم باذن رب متعال کیا ارشاد پس وہ قطب والا مبارک ہاتھ میرے منہ پہ پھیر زمین و آسمان کوہ و بیابان مبارک ہاتھ اپنا بار دیگر</p>	<p>تھا ارشہر ہو بصیر اس شخص کا نام کہ جاباقر کا میں خدمت میں بیروز کہا میں وہ سراقطاب و اوتا ہی وارث بالیقین سب انبیاء کا دیامیراث اسکو فضل سے رب لئے میراث ای مقبول داور کہو کہ ہاتھ اسکی لجی قدرت لجی دین مایت کے اُنڈھ کو کھین کریں صحت سے اسکو ملے سرور سر اسر سب و چیزوں کی خبر دین میں قادر ایسے کاموں پر چال کہ اگے بقیہ میرے نہیں بچھا ہو آنکھیں مری فی الحال بنا میں دیکھا اپنے آنکھوں سے اُن ہی پھیر الطاف سے وہ میرے منہ</p>
---	---

بیمار یا حال پیرین اپنے فی الحال  
 بدو نو حال سے توڑ شتاب  
 کہ میان ہون تر سے انکھین مسر  
 ویا ہو دے تو ناپیا بدیا  
 ثبات عرض آندھای روحین

کیا ارشاد مجھ کو اسے کو قال  
 طلب کر آج کہ میرے خستہ  
 حیات حق ہوئے تیرا روز محشر  
 بخت محاسب آوے عقی  
 بخت محاسب آسان جلوسین

### رامت

آپ ایک راوی ای کرم  
 تب آیا شخص ایک نزدیک باقر  
 تھا فراہمے والا وہ سب  
 کہ کوئی بن فلان کہتا ہے یہاں  
 وہی کہا کہ سب مومنوں سے  
 خدا کر بخشو کہ آپ شہا  
 ثا وہ عرض ہے گندم فروشی  
 کہا وہ کہ اگر جو بیچتا ہوں  
 کہ مان خرما فروشی ہی ترا کہا  
 کہا باقر کہ ربانی فرشتہ  
 بتاتا ہے وہی شیعوں کو میرے  
 مرگائے فلان علت سے آخر  
 کہ بچنی جا کے بن کوئے کہین

کہ تھے چاہ مردوں قریب ہم  
 کہ وہ کوئی سے آیا تھا ای ہا  
 تھا ہی حضرت باقر سے ہوں او  
 کہ دایم یک فرشتہ ہی ہر گھم  
 بھی تیرے دوستوں کو دشمنوں  
 کہا باقر نے کیا ہی آت میرا  
 کہا باقر ہی جھوٹی بات تیری  
 کہا باقر کہ بھی جھوٹے ای دھن  
 کہا کس نے کیا تجھ کو خبر دار  
 کیا ہی اس خبر سے جھکو آگاہ  
 خدا کر کہ سدا میرے بدو سے  
 کیا پس وہ کہا راوی فاخر  
 ثا دریافت اسکا حال بن



کہے وہ تین دن آگے موہی ہوئی علت ہے جو باقر کہا ہے

### کرامت

<p>کہ ہم بکروز از راہ ارادت سنے آواز خوش اس گھر کے اندر بھی روتا ہی بہت رقت وہ کر کے کہ پڑھتا ہی بھی کرتا اضطرابی ہین باقر سوا تھا کوئی دیگر کہ سر مانی کوئی پڑھتا تھا سدم کہا تب ہو وہ مقبول باری پڑھا ہین اس کو اپنے جوش دل سنا جگر میرا موہی اس سے ہر مان</p>	<p>کہی ہی صالحوں کی یک جماعت گئے باقر کی جب دہلیز اوپر کوئی پڑھتا ہی سر مانی لغت گمان ہم یہ کہے ہی کوئی کتابی ہوئے ہم جبکہ داخل گھر کے اندر کے تب عرض خدمت اب نے ہم بھی خوش الحان بہت تھا اسکا قاری کہ مان وہ یک نبی کی فہمی مناجات کہی ہی وہ دعا اب مجھ کو گریان</p>
--	---

### کرامت

<p>کہ ہمہ میں ہوا باقر کے اسوار یکایک شخص دو ہوا کوٹے ہین یہ دو نو کو پکڑ کر جلد باندھو وے دو نو کو پکڑا دھے ہین محکم کہ چڑھ تو جلد تر اس کوہ اوپر جو کچھ سامان ہی ایمان جسد تھا دو نو ہین بہت سبب و سامان</p>	<p>کہا ہی نقل کی راوی نے ای بار بیکل جب راہ تھوڑی ہم چلے ہین کہا باقر کہ یہ چوران ہین ہر دو ہین اس کے علاوہ مان معظّم کہا یک معتد کو اپنے باقر ہی اسپر غار یک اب دیکھ تو جا دھرے تھے جامہ دان دو ہین نہا</p>
--	--

کیا باقر نے انکو دیکھ ظاہر  
 دینے کو عرض ہم جا کے پھنچے  
 کہ مالک جامہ دانوں کے بعیت  
 دینے میں جو حاکم تھا مقرر  
 کہا باقر غائب ان پر نہ کیجے  
 وہ دونو جامہ دان انکو دلایا  
 لہا تب ان سے یک الحمد للہ  
 ہو اور دست فرزند پیمبر  
 کہ تیرا دست مقطوعہ بعیت  
 یقین اس دار دنیا سے گئی  
 عرض کا تے ہیں اس کے ہاتھ کو جب  
 تھا مالک جامہ دان کا دوسرا جو  
 کیا ارشاد باقر سکوای باز  
 وہ تیرے ملک سے ہی مقرر  
 کیا وہ عرض کیا ہی نام اسکا  
 کہا اسکا محمد نام ہی جان  
 وہ صلاح ہی بہت دیتا عاصد  
 تو جا اس پاس وہ باہر کھڑا  
 تھا وہ مالک جو از قوم نصارا

ہی مالک کیم غائب کیا حاضر  
 وہاں پھنچے کے بعد یہ حال دیکھ  
 جماعت پر کئے تھے ایک تہمت  
 غائب انکو بہت کرنا تھا اہل  
 یہ سادان مالکون کو انکے دیجے  
 لہی قطع یہ دو نو کے کرایا  
 کہ میرا قطع یہ اور میرا توبہ  
 خبر دی انکو باقر ای برادر  
 تیرے بیس سال آگے بخت  
 وہ بیس ہی سال بعد کے جیہ  
 پس از ستر روز ہکے اسی مؤتب  
 جو تھا غائب سو آ حاضر ہوا و  
 میں تیرے جامہ دانیں الف دنیا  
 ز ملک شخص دیگر الف دیگر  
 میں جسکے نہ بہرا نہ  
 ہی اسکے پردہ کا نام عبد الرحمن  
 نمازین بھی بہت پڑھتا ہی ذرا  
 سمجھ رہا مشطیر تیرا تیرا ہی  
 یہ سننے ہی وہیں ایمان لایا

## کرامت

بلخی آئی ہی روایت سن ای آگاہ  
 حضور حضرت باقرین آیا  
 کیا ابن عکاس عرض خدمت  
 ہوا ہی جعفر صادق جوان  
 بلخی تھیلی نزد باقر یک دھری  
 خبر حضرت باقر دیا تب  
 وہ اتر گیا خان جاگے کے اوپر  
 کہا کہا میں نہیں مکتو کہا تھا  
 وہ اب اتر ہی آس جا اوپر  
 خرید و جاریہ یک نیک افعال  
 کہا وہ سب کیرین مجھے بھیجے  
 وہ ہر دو ایک سے یک بہتر ہیں  
 وہ بتلایا میں دونوں کو واجب  
 کہے ہم اسکی کیا قیمت ہی ائی رہے  
 کہے ہم کیے قیمت میں کچھ کم  
 کہے ہم جو کہ اس تھیلی میں زہری  
 تھا حاضر و یک بت نزد خاں  
 لگا کہنے کو وہ تھیلی کو کھولو

کہ آیا ایک دن ابن عکاس  
 وہاں اسکا پسر جعفر کھڑا تھا  
 زبا قرآن سے مہ اوج امامت  
 نکاح اسکا ہی لادم بیگیاں اب  
 کہ دنیا روئے وہ تھیلی بھری تھی  
 بیان مان کاروان آتا ہی یک اب  
 گئے ہم سن یہ آئے بار دیگر  
 بیان یک کاروان آویگا ایسا  
 وہاں تم جاؤ اب تھیلی یہ لیکر  
 گئے خاتس کے ہم پاس فے الحی  
 مگر باقی رہے ہیں دو اٹھون سے  
 جس صورت و سیرت مقرر  
 کہے ہیں اختیار ہم ایک کو تب  
 کیا اظہار وہ مفتاد دینا رہے  
 کہا کم مارو گھا ایک در ہم  
 نولے جانیں نہ ہم وہ کس قدر  
 وہ تھا دار تھی سفید اور بھلا  
 بلخی جو کچھ اس میں ہی نہ بولے

گراں جہ کہ از ہفتاد و دینار  
ہوا باعث مکریم کو وہ میر  
تھیں وہ ہفتاد ہی دینار کسیر  
عرض وہ جاریہ کو لے فروخت  
جناب جعفر صادق بھی اسدم  
کئے ہم عرض باقر سے وہ دوال  
وہ پوچھا جاریہ سے کسا ترا نام  
وہ فرمایا حمیدہ ہی بدینا  
بھی پوچھا بعد کہ اسے جاریہ تو  
کہی وہ بارہ ہونین مقسّر  
کینزان کوئی بہن رہے ہیں سالم  
کئی ہی عرض تب وہ اسی سلا  
وہن یک بر مرد ابیض الراس  
طباخہ مار کر کرنا اسے دور  
عرض اس جاریہ کو وہ سلا  
بطن سے اس غنیفہ سے ہی پیدا

رہے چون بہن زہرا زنیہ  
کئے ہم وزن آٹھ سو و دینار  
کہ وزاید تھیں کچھ ای برادر  
ہوئے باقر کا ہم حاضر خدمت  
تھا حاضر در جناب پدر اکرم  
بجایا و شکر رب متعال  
کہی تب وہ حمیدہ ہی مرا نام  
بھی محمودہ کرے مولا بہ عقلی  
کہ ہنگی باکرہ یا شیبہ تو  
وہ فرمایا رہے تو بکر کیونکر  
تھو از دست نخاسان ظالم  
تھا کرتا قصد حب نخاس میرا  
بیکایک غیب سے آنر و نخاس  
ہوئی کئے بار یہ صورت ای پر نور  
امام جعفر صادق کو بخش  
ہوئی خیر اہل ارض موسیٰ

### کرامت

تھا بیٹھا باقر اہل کرامت  
کیا ہی بعد ازان یوں سکوا کلام

دہنے بیچ کیدن با جاعت  
ہوایا سسر عجیب فکر مالاہ

کہا کہ وہی کہی

کہ شخص یک آویگا بے قیل و مبالغہ  
رہینگے چار ہزار اشخاص اس سے  
تہہ سے قتل ہوونگے مقاتل  
نہ ہرگز دفع اسکو کر سکو  
یقین جانو جہز اس سے کرو تم  
ہنہ اس بات پر لائے یقین  
کئے ہن جان و دل سے اسکی تہید  
جو کچھ کہتا ہی باقری وہ ہر حق  
تواریخ و سیر میں ہی مفصل  
کہ آئندہ جو فرما دیگا باقر  
وہ پیغمبر کے اہل بیت ہینگے

کہ کیسا تب تمہارا ہو ونگا حال  
مدینے میں تمہارے ایسا الناس  
کرنگا قتل وہ سب روز کا مل  
بلائے سخت تم دیکھینگے اس سے  
یہ اگلے سال ہو ونگا اے مردم  
کیٹے اہل مدینہ یہ خبر سن  
مگر انبا سے ہاشم اہل توفیق  
کہ سب وہ جانتے تھے دل سے مطلق  
ہی اسکے ظلم کا قصہ مطول  
کہے اہل مدینہ سب ہو ماحر  
عدول اس سے نہ ہرگز ہم کرنگے

ذکر وفات حضرت امام ہام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صفر کی تیرھویں پایا ہی حلت  
شقی ابن ولید زشت کردا  
جہان مدفون ہی اسکا پدر والا  
تھی اٹھاون برس کی عمر اظہر  
رہے بس اس سے راضی نہ تھا  
یہی تھی آئے قرآن اعظم

تھا ایک سو چودھوان جب اہل بیت  
دیبا ہی سم قاتل اسکو یکبار  
تبع اندر کئے مدفون اسے لا  
شہادت آہ جب پایا ہی قر  
ہی دوسرے قول سے ہفتا دو سال  
گنیں پر اسکے منقوش اسے کرم

رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا

اسکی چنے پس اور تین دختر  
علی وزید و عبد اللہ دیگر  
ہی دختر ام سلمہ اسکی دوم

ہی ابراہیم و عبد اللہ و جعفر  
یہ اسکی زینب صفی ہی دختر  
رضی اللہ عنہا و عنہم

امام ثابت و واثق مکرّم حضرت صادق  
ثم صبح صادق اک شعبہ ہی جسکے صدق ہیں

انیمہ سے ہی عزت کے سنوتم  
کنیت اسکی عبد اللہ اشہر  
لحق صادق سے طبعی و باخبر  
یقین ام حکیم ہی اسکی مادر  
محمد ہی بن بوکر صدیق  
لحق نانی جعفر صادق کی اینجا  
تھا والد عبد رحمان کا مقرر  
امام جعفر صادق ولادت  
طبیح صبح کے اگے بہ رمضان  
تھا دس سے خول سے وہ پیر کا  
لحق تھا وہ سال ہشتاد و پنج  
دینے میں ہی وہ حلت کیا ہی  
کے کل پندرہویں پیر کا روز  
زنجبٹ کیسند و چالیس اوپر

امام جعفر صادق ہی سنوتم  
بو اسماعیل طبعی آئی ہی دیگر  
ہی اسکا پندہ زنگوار باشر  
نسب ابن محمد کی وہ دختر  
سرا صاحب بنیمبرہ تحقیق  
فقی اسماعیل بن عبد الرحمن  
خواب حضرت صدیق اکبر  
دینے میں ہی پامایا سعاد  
طبی ہشتم روز تھا مکمل کا پیر  
سترہویں فقی مہ تولد کی فیروز  
ہی ہشتاد و سیم دس روز  
طرف جنت کے دنیا سے گیا  
بقولے نیمہ شوال ہر سوز  
برس وہ اتوارن تھا ای برادر

ہوا مرقون یقین وہ قدوہ نماں  
بیان میں سکے اب رزان قسماً  
لکھے ستر پہ تھا وہ آتوان سال  
کبار عارفون اور دراصلون سے  
روان اٹھا رتھے اسکے باقطار  
گل فیضان حق سے اسکے چونے  
تھے قابض قلب پر اسے بلارب  
ہی اسکی شرح میں اقلام قاصر  
کہ مملو میں کتنا ہیں اُنسے بے عدد  
بہت ایجاز اور اجمال کے ساتھ

بقیہ اندر ہی اپنے پدر کے پاس  
سبب جلت کا اسکے انفرسم ہی  
مبارک عمر سے اسکی بہ اجمال  
تھا اہل بیت کے وہ فاضلون  
تھا اسکا علم یک دریائے ذخائر  
انتمہ اولیا اور عالمون نے  
جو اسرار و علوم پاک از غیب  
تھے اسکے درہن افہام قاصر  
کرامات اسکے ہیں بے حصر و تحدید  
یہاں لکھنا ہوں حقوے خرق عباد

### روایت

کیا ایک شخص کو اس طرح مامور  
یہ سن کر وہ بلایا لایا سے جا  
تجھے میں قتل بیشیک ناکروں گے  
تو کیوں فتنہ اٹھاتا ہی سرا  
بلخی خونریز بلا شک مسلموں کی  
کبھو چاہا نہیں زہار زہار  
یقین بہت میرے پرورد کیا  
اگر میرے طرف ہو فی الحقیقت

روایت ہی خلیفہ تھا جو منصور  
کہ جعفر بن محمد کو ملا لا  
کہا منصور تب اسکو ای جعفر  
کرے بے دیر مجھ کو قتل داور  
تو چہا ہی تباہی مومنوں کی  
کیا جعفر کہ میں واللہ کیا  
خبر جسے تجھے یہ اُدیا ہی  
معاذ اللہ وہ کاموں کی نسبت

تو ہر کسے جب قلم خوان  
بلا میں بستلا تھا جبکہ ایوب  
سلمان کو دے جب ملک دوست  
یہ تھے پیغمبران رب دادار  
کہا منصور تو یہ رست بولا  
جھا کر اپنے بازو پر باکرام  
کہ اگر سپہ جو بہت کیا تھا  
وہ فرمایا کریں تا اسکو حاضر  
کہا منصور یہ باتیں مقسّر  
کہا ان میں سنا ہونے آفریند  
کیا ہی ابتدا پس وہ بہت

کیا ہی عفو و مغفول سبحان  
کیا ہی اس بلا میں بسر و خوب  
بجالاتا راؤ وہ شکر مست  
طرف انکے تری نسبت حی ای  
انے تکریم سے اوپر بلایا  
کیا ظاہر وہیں اس شخص کا نام  
خبر آجھو تھ جو اسکو دیا تھا  
جو حاضر وہ بد اطوار فاجر  
تھیو تو ہی سنائی کیا زحفر  
کہا منصور کیا کھا و کھا سو گند  
قسم و عو سے پوائے زین عمارت

بِاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

امام جعفر صادق کہا تب  
کہا منصور ان تو ہی قسم و

کہ میں دیتا ہوں اسکو یک قسم اب  
کہا جعفر قسم کھا اس طرح سے

بَرِّتْ مِنْ حَوْلِ اللَّهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَاتَّخِذْ إِلَيَّ وَقُوتِي لَقَدْ  
فَعَلَ كَذَاكَ جَعْفَرٌ وَقَالَ كَذَاكَ ابْنُ جَعْفَرٍ

توقف کچھ کیا پہلے وہ فاجر  
اسی مجلس میں ناگہ گرا ہی

قسم کھایا اسی دیر سے نے آخر  
تباہی سے کہیم وہ مرا ہی

کرامت



<p>کہ آیا جبکہ جعفر نزد منصور غضب منصور کا ہوتا تھا تب کم بہت اکرام و عزت سے بٹھایا چلا جب حضرت جعفر نوبت خلیفہ تھا بہت برہم ترے پر سلاتا تھا مبارک لب کو اپنے نوک پرتھایا اب فرمایا اگر تم حسین ابن علیؑ کا جو محمد پر تھا میں وہ یہی اسی کی بنیاد</p>	<p>بجای اس طرح سے کرتا ہی مذکور سلاتا تھا لب اشرف کو اس دم یہاں تک اسکو پاس اپنے بلایا کلام اس سے کیا ہی باس میں پوچھا رہ میں اسے ابن عباس تو جب تشریف لایا پاس اس کے وہ غصہ و مبہم ہونے لگا کم وہ فرمایا کہ میرا جہاد محمد دعا یک قطی یقین اسکی مجھے یاد</p>
---	---

یا عدلی عندی ثقی وغیاثی عندی حرسنی بعینک  
التی لا تنام واک کنفی بوکنک الذی لا یرام

<p>بلا تا خیر یاد اسکو کیا میں مگر اسکو بڑھائی حقے اتان</p>	<p>لہا راوی سنا جب یہ دعائیں نہ آئی مجھ کو کوئی سختی ای جا</p>
---	--

### کرامت

<p>کیا اس با صفا کی عرض خدمت کرے اتمام تا اپنی قسم کو کیا ارشاد یوں تب اسکو جعفر باکرام وہ بکثائی کرے یاد لجی فرماتا ہی تا خیر عوبت</p>	<p>وہی راوی کہنا میں باعقیدت کہ اسکو کیوں نہیں فرصت دیا کہ پھر اسکو دیا سو گند دیگر کہ جب حق کو کوئی بندہ ای دل کرے ہی صلہ اس سے رب عزت</p>
---	---

لہذا اسکو میں نے ای فرزند

بلاتا خریدی پھر دوسری سو گند

کرامت

کہا منصور یون صاحب سے اپنے  
اسے تو قتل کر قبس ملاقات  
بھی بھیجا جا کے وہ نزدیک منصور  
وہ صاحب اکتے تب دیکھا نظر کر  
وہاں سے جب گیا ہی وہ جلا  
کہ میں تاکید کیا تجھ کو کیا تھا  
کہ میں دیکھا نہیں جعفر کو زینا  
نہ دیکھا جب وہ تیرے پاس آیا

کہ جعفر حبکہ میرے پاس آوے  
پس آیا ایک دن وہ کامل الذہن  
بلایا اپنے صاحب کو وہ پر زور  
کہ رکھا ہی وہاں تشریف جعفر  
بلایا صاحب کو تب منصور پوچھا  
وہ تب سو گند کھا اس طرح بولا  
مگر نزدیک تب تیرے ہی کیا بار  
نجانے وقت میں ہی اسکو پایا

کرامت

مغرر لیث ابن سعد سے بھی  
کہ تھا میں کہ اشرف بن کیا  
نکار ظہر مکیں کی ادا میں  
میں دیکھا شخص یک بیٹھا ہے  
یہاں تک وہ کہا یارب یارب  
کہا بعد اسکے یا اللہ اللہ  
یہاں تک بعد یاجی وہ کہا  
کہا نہیں یا رحم ای نیک منزل

روایت یون کیا ہی ابن جوزی  
تھے وہ ایام حج کے اکی گموا  
بھی کوہ بوقبیس او پر چڑھا  
دعا کرنا ہی اٹھ اپنا اٹھا  
کہ دم اس شخص کا بند ہو گیا تب  
ہوا دم بند اسکا ای حق آقا  
کہ اسکا نفس اقدس بند ہو گیا  
کہ دم اسکا ہوا ہی بند فی الحال

ہو ادم بند اسکا ای معزز

لیا یہ نام ستر بار بعد از

یا ارحم الراحمین

میں اب انکو چتا ہوں تیرے  
 ابھی خسر دعا بہن ہوئی طہی  
 طہی آئی دو نئی پاکیزہ چادر  
 نہتی انکو اس ایام میں جان  
 کیا میں عرض سے ابن عیسیٰ  
 کھا کیا وجہ اسکا میں کہتا تب  
 طہی میں کہتا تھا تب آئین آہن  
 کہ تو کھا اور ذخیرہ اس سے شتر  
 نہ میں کھایا تھا اسکے مثل زینا  
 بہن انکو کچھ اس سے ہوئے کم  
 جو چتا ہی پسند کر ایک کچھ  
 کہ چادر کی نہیں اب مجھ کو جا  
 سن اسکا حکم بیان میں ہوا  
 چلا کپڑے پرانے مٹھ لیکر  
 کہا ایک شخص فکر رہ میں اس سے  
 بنا کپڑے خدا پہراو مجھ کو  
 چلا آگے تھا میں طہی اسکے کچھ

لگا ہے پھر ای سلاق میرے  
 الی پھٹ گئی چادر یہ میری  
 میں دیکھا خوشہ انکو رستہ  
 کہیں روئے زمین اوپر ای بٹان  
 ارادہ جب کیا کھانیکا جعفر  
 شریک ہوئیں طہی کھانے پہنچ اب  
 تو کرنا تھا دعا ای نیک آئین  
 بنا کرتب کہا مجھ کو وہ رہبر  
 تھے بے دانہ وہ انکو اے نکو کار  
 ہوا میں سیر اسکو کھا کے سہم  
 طہی فرمایا مجھے یہ دو رو اس سے  
 کیا میں تب ادب سے عرض خدمت  
 کہا مجھ کو کہ تو پوشیدہ ہو اب  
 بنا یا یک ازار اور ایک چادر  
 چلا میں طہی ادب سے اسکے پہنچے  
 کہ ای فرزند پیغمبر تو مجھ کو  
 پرانے کپڑے اس سائل کو دیکے

میں پوچھا کون مر گیا یہ مجھ  
بہت میں اسکو دھونڈھا اگرچہ فائدہ  
ولیکن اس امام دین کیتین

کہے لوگ یہی جعفر بن محمد  
حدیث اس سے سنوں یا ای مقرر  
سمجھ سحر کہیں یا یا نہیں میں

### کرامت

کہا ہی بو بوسیر سطح ای یار  
کنیز کہ ایک فقی ہر اد میر سے  
کروں عام دین تا غسل جا باب  
کہ وہ جاتی فقی جعفر باغی خستہ تھا  
پری ہی جب نظر اسکی مرے  
نہیں تو جانتا ہی بات یہ کیا  
بنی کے اور اسکے آل کے گھر  
کیا میں عرض یا ابن پیمبر  
تری خدمت میں آئی ہی عیتر  
میں اب کراہوں توجہ غیر انکار  
میں ایسی معذرت کرا سے ظاہر

دیئے کو گیا تھا میں نے یکبار  
ہو پیمبر میں آیا باہر اس سے  
طی باہر جماعت بک مجھے تب  
سو میں طبی اس جماعت کے چلاست  
کہا تب مجھ کو میرا نام لے کر  
کہ او سے بے ادب اور بے تحاشا  
جماعت کے ہو وارد حال اندر  
میں دیکھا یہ جماعت بک جعفر  
نچاؤ کھڑوں میں ایسی سعادت  
نہ کام ایسا کروں آئندہ دنیا  
وہیں آیا ہوں اسکے گھر سے باہر

### کرامت

طبی یک راوی کیا ہی نفل ای یار  
اے منصور کر رکھا تھا تہی  
کیا جب حج کو میں یکدن بعرفا

کہ میرا دوست تھا ایک بنگ کرد  
خدا صی کی تھی ربہ اسکی  
کیا با حضرت جعفر ملاقات

کہ تیرے دوست کا وہ حال ہی کیا  
اتھا دست دعا بت وہ موبد  
لجی فرمایا ہی بعد ایک عت  
خلاصی دی ہی خلاق دو عالم  
اسے پوچھا ہوں جاچھو رہے تھے  
نماز عصر کے بعد از مفسر

نماز عصر بعد وہ مجھ سے پوچھا  
کہا میں ہی ابھی وہی مقید  
دعا حق سے کیا ہی باکرامت  
کہ تیرے دوست کو واللہ سدم  
ادا کر چ پھر اکٹھے سے من جب  
وہ بولا روز عرفہ اسے برادر

### کرامت

مین کے مین خرید ایک چادر  
وہ تاہو کفن میرے بعد حلت  
وہ چادر گم ہوئی میرے ہیست  
بنا کو صبح ہوتے ہی گیا مین  
بلا بھیجا مجھے اس وقت بعض  
لجی بیٹھا اسکی خدمت مین نمود  
کہ تا کام اوے تیرے کفن کشتین  
کہ چادر گم ہوئی ہی میری گلش  
لجی اسکے ہاتھ سے چادر منگوا  
کہا یہ لے کے کرش سڑا ہی

لجی لایا نقل یہ یک شخص دیگر  
بہت کرتا تھا مین اسکی حفاظت  
مین مزدلفہ کو آیا جب زعفران  
بہت استبا سے خزون ہوا مین  
لجی بیٹھا جاو مین مسجد کے اندر  
سلام اسکو کیا ہوں جا کے مین  
کہا کہا مجھ کو چادر دیوں مین  
کیا عرض مین عنایت کر مجھے اب  
غلام خاص کو اپنے بلا یا  
وہی بعینہ چادر لجی وہ بھی

### کرامت

گذر اسکا ہوا ایک مین کے اوہر

جلا تھا ایک دن کے مین جعفر

بزرگی منی با پس ایسے گامی بیکر  
اسے پوچھای جعفر کیا ہی حال  
گذر کر تھے اپنا صبح اور شام  
کہا تب اسکو جعفر حقیقتاً  
وہ بولی ہی مجھے حزن و غم  
وہ فرمایا تب اس پر درد کہین  
دعا کر جدا بنا پاسے اظہر  
نئی آواز وہ از حسم داد  
بہن جعفر کو بچائی وہ عورت

وہ زن رومی تھی با اطفال اس پر  
وہ عورت بولی من اور میرا اطفال  
اسی کے دودھ پر باچین و آرام  
یہ بیری گامی کو زندہ کر گیا  
تو کہا کرتا ہی اب مجھ کے سر  
ترے سے سخی کرنا نہیں من  
ہی ماں اس موی گامی کے اور  
اقتی زندہ ہوئے وہ گامی ای بار  
کہ تھا یہ کوئن مرد و ذکر امت

### رامت

بلجیک راوی نے کی کون روایت  
افغا جعفر کی خدمت پہنچ حاضر  
کہ ابراہیم تو خلاق نیران

کہ میں یک روز مل با یک عنت  
کوئی تب اس کو یوں پوچھای  
کیا یہ کہ حواریا نیران

### خند از بکعہ من ابطار فضیلت

یہ چاروں طہر کہا یک جہت کھے  
کہا جعفر کہ کہا جیتے ہو تم سب  
کہ ہم مان کہ تباری معظّم  
ہوا طاؤس یک حاضر خدمت  
غراب آیا بکار الجدا ای باز

ہو یا تھے مختلف جناس اکھے  
کہ تباروں تمہیں مثل اسکے اس  
بکارا تب وہ ای طاؤس اسد  
بکارا ای غراب وہ مار مت  
ہوای باز خدمت سر ازاز

<p>وہیں آیا کہو تر دیر نہ کر          کرو چاروں کے تن کے زیرِ پیر          حفاظت سے رکھو انکے سروں کو          لبِ طاووس کا سرت وہ اکرم          وہیں ہم دیکھتے تھے آتشِ کار          ہوئے طاووس کے انجرا سب جا          بدن سے اسکے سر اسکا لگا          ملاتے ہی ہوئے زندہ وہ الحیر</p>	<p>پکارا بعد اسکے ای کہو تر          کہا چاروں کو تم یہ ذبح کر کے          بھی سب یہ کوت کر یک چیز کرو          بحسبِ احکم ایسا ہی کئے ہم          بھی ای طاووس کر کے تب پکارا          جدا ہوتے تھے یک دوسرے انجرا          بدنِ طیار کا سب ہوا ہی          بھی یونی اور جو باقی تھے سطر</p>
---	---

<p>قصہ زندگانی پہا پرندگان دستِ حضرت علیؑ          کہ وہ ثابت ہی از منطوقِ قرآن          لہا کیا رختی سے ای میر رب</p>	<p>وہ ابراہیم کا قصہ یہی جان          کہ ابراہیم نے ہو کر مودب</p>
--	--

<p>وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ ارْزُقْنِي كَيْفَ تَحْيِي الْمَوْتَى          کمالِ لطف سے اب مجھ کو بٹلا          نہ آنکہ شبہ اسین اسکو چھٹھا</p>	<p>تو سب مردوں کو کیوں زندہ کرے گا          شہود کی کیفیت خاطر یہ پوچھا</p>
<p>قَالَ أَوْ لَمْ تُؤْمِنْ</p>	<p>اے پوچھا ہی سلاقی برابا</p>

<p>تو کیا اس بات پر ایمان نہ لایا          ہی بس احباب کے معنی میں دریا          کہ میں زندہ کرونگا مردوں کو          کہ رب میرا جلانا مارتا ہی</p>	<p>یہ استفہام بھی از ربِ ارباب          کہ یعنی بالیقین ہی جانتا تو          بھی تو مژد سے ایسا کہا ہی</p>
---	--

قال بلی و لکن لطمین قلبی

کیا تب عرض ابراہیم سے مان  
 ولسے یہ پوچھا میرا ای قادر  
 کہ اسکی کیفیت سے ہوؤں آگاہ  
 لکھا ہی شیخ اکبر در فتوحات  
 جہانمیکے کئے اطوار میں جان  
 بکلم کن ہوئے بعضے ہویدا  
 وجود اول ہی پاسے خلق بعضے  
 تھا ابراہیم جب دیکھا یہ اطوار  
 کہ حق کس طرح مردوں کو جلا دے  
 بھی کہتے ہیں کہ ابلیس لعین کا  
 دمان دیکھا بڑا ہی ایک مردار  
 لجاتے ہیں اسے کہ پارہ پارہ  
 یہ جیل کا حجب تجھ کو ملا دام  
 دلون میں احمقوں کے اس کے دنرات  
 یہ مذ سے ریزے ریزے کر جو کھایا  
 یہ قطرہ آیا اس ملعون کو جب  
 کہ اب دریا کے جائز ذریعہ ابلیس  
 لکی بندوں کو چٹائی بکھاوے

تری قدرت یہ میں لایا ہوا مان  
 نقطہ ہی بھر اطمینان خاطر  
 کہ لوگوں کو کرے کس طرح ناز  
 معانی میں اسی آیت کے یہ بات  
 ہی جن انواع کی تخلیق بھیجی  
 کیا دو مقام سے بعضوں کو پیدا  
 بھی بعضوں نے سب سے دوسروں کے  
 سوچا یا اب تا ہووے خبر طار  
 کہ اس سے قلب اطمینان پاوے  
 کدربک روز دریا پر ہوا تھا  
 بوندے آسے گھیرے میں بسا  
 یہ دیکھ ابلیس اپنے دلین بولا  
 بہت اس سے نکلے مرا کام  
 مقرر عبت سے والو نگاہات  
 وہ ب کو حج کر کے کیوں آتا ہیں  
 کیا حق حکم ابراہیم کو بت  
 مراد تمن بچا یک دام تیس  
 تو اسکے پاس جااں دہشت ہرے



کھڑا تھا وہ لعین دریا بہ حیران  
کیا ہی شبہ اپنا اس سے ظاہر  
کہ ای طعون یہ کیا جائے عجب  
وہی بے شبہ اسپر بھی ہی قدر  
جلاوے ایک پلہیں مردگون کو  
کہ مردوں کو جلاوے کیون تو بتلا  
من اس الزام سے آرام لیون

کیا یہ سنکے ابراہیم جولان  
بھی ابراہیم سے مکر وہ فاجر  
خنیل اللہ بولا اسکو تب ہی  
کیا ہی نیست کو جو ہست ظاہر  
کہ مارے اور اٹھاوے بندگو کو  
وہین کی عرض از درگاہ مولا  
کہ اس طعون کو تا الزام دیون

قَالَ فَخَذَ مِنْ الطَّيْرِ فَصْرَهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ جَعَلَ عَلَى كُلِّ جَبَلٍ  
مِنْهُنَّ جُزْءً ثُمَّ أَدْعَاهُنَّ يَا أَيُّهَا سَعْيَا وَاعْلَمَنَّ  
أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَكِيمٌ

تو تر مرغ اور طاؤس وکوا  
بھی اسکے بعد انکو ذبح کر کے  
وے سب کے کوشن کے کر چار حصے  
پکارا ہنگولے انکا ہاتھ میں سر  
خدا غالب ہی باحکمت تو پہچان  
ہوا تھا اسکو جو سکم الہی  
گناہ کر سات کوہ پر جب رکھی  
پکارا ہی ہر اک کا نام لے کر  
جسم ہونے لاگتا ہر پرندہ

کہا حق لے پرندے چار اب جا  
بھی انکو خوب تر پہچان لیجئے  
وے سبکو کوٹ کر بھر ایک کر دے  
بھی رکھ ہر کوہ پر ایک کوہ اوپر  
ردان آونگے تیرے پاس تب جان  
کیا القصد ابراہیم یو ہنی  
کہ حرم و لحم انکا اور رگ و پے  
بھی اپنے ہاتھ میں چاروں کی گھا  
جد ہونے لگے ہر رگے اسرا

بلجی چارون دورے آئے ہیں  
 آئے نزدیک ابراہیم کے  
 بزرگوں نے کہا ای یار جانے  
 تو جسمانی قوا کو وہ بصورت  
 بلجی وہ بعضوں کو بعضوں کے ملاو  
 بلجی وہ سب تابع فرمان ہوو  
 کر نیکیت و صالح کی اطاعت  
 لکھے اسطرح ارباب اشارت  
 ہر ذے فوج کرنے چاہی او  
 یہی اسباب میں ہنگی اشارت  
 کہ اسکو فوج یعنی خلق سے سب  
 بلجی دوسرا مرغی رکھ یاد یہ بات  
 کہ اسکو فوج یعنی آپ کو تو  
 ہی کو آخر کامیاب اسے مار  
 بلجی جو طاؤس پر زینت دے ساز  
 تو اسکو مار یعنی چھوڑ زینت  
 یہ چارون وصف مذکورہ کو آئے  
 ہنگی تب حیات جاودانی  
 بلجی تھے ہیں بزرگان صف چار

نہ آتے آئے تادی کھین نظر ہر  
 لگا ہر یک کے سر سے تن پر یک کا  
 تھ جو چاہے حیات جاودانی  
 کرے بسمل بشیر ریاضت  
 کہ تا صورت انھوں کی توت جاو  
 بشرع و عقل تب انکو بلاوے  
 تمامی دود آونیکے برسرعت  
 بزرگان محقق ذو الکرامت  
 کیا حق حکم ابراہیم کو جو  
 کہو تر خلق سے رکھنا ہی است  
 کو کردے قطع لغت زور آواز  
 کہ شہوت میں ہی وہ دہلیز را  
 سدا شہوت سے رکھے دور و یک  
 تو یعنی حرص ہی کر تک یکبار  
 بلجی اپنے حسن پہ کرا ہی وہ تاز  
 نہ لے آرایش دنیا سے لذت  
 بہ شمشیر ریاضت جب تو مارے  
 سعادت کی بڑی ہی یہ نشانی  
 ہیں چار عنصر سے آدم میں نمودار

<p>یہ شمشیر خلاف بران و ہر دم کہ پہلی ٹہر کی صولت بری ہی بلجی قوت ہی یقین نہوت کا دہرا نکا پور حص کی لٹری ہی افست صفت جو تلخی ہی صوف بخل و سفاقت یہ قصے میں بہت ایسے اشارت عرض بردست ابراہیم فاخر بدست عزت و اتباع خاتم</p>	<p>یہ انکادج لازم ای مکرّم کہ آتش کا نمونہ بس وہی ہی کہ ٹھروہی وہی بیشک ہوا کا کہ ہی بے شبہ وہ پانی کی عادت وہ وصف خاک ہی کر خوب ادب بزرگون نے لکھا ہی بسط کے ساتھ جو قدرت اپنی کی ہی حقے ظاہر دسے ویسے کرامات معظم</p>
---	---

### کرامت

<p>رکھا ایک شخص لا رہ الف دریم خرید اس نقد سے تو یک سال گھر رمون اس میں زن و طفل کو ہوا ہی خدمت جعفر میں حاضر خرید ہون یقین جست کے اندر سمجھ تو نہتی ہوتا ہی اگر سموم چارم کج بین کریں سنائی بالیقین جس اسکو وہ نیک ہوا میں اسبہ راضی اور خشنتر ہوا بیمار بس وہ نیک محضر</p>	<p>بلجی یک دن پاس اسکے ای مکرّم کھا میں حج کو جاتا ہوں ای کہ جب تے سے میں آؤنگا پھر کے کیا کہ سے حجت جب وہ فاخر کہا جعفر ترے خاطر میں یک گھر کہ اسکا حد اول با پیہر بلجی دوم با علی بے شبہ و بے من لکھا ہوں یہ سند تو سکی اب دیکھ کہا خوش ہو کے با ابن سمیر قبالے گیا ہی اپنے وہ گھر</p>
--	--

وصیت اپنے لوگوں کو کیا او  
سرزرت پوسکے ایکدن آ  
لکھا تھا پست پر اسکے ای امجد  
ٹپا دے کہتین اپنے وناہی

کہ میری قبر میں وہ دفن کیجو  
میں دیکھے لوگ وہ کاغذ پڑھا  
کہ بالتحقیق جعفر بن محمد  
کہ یہ بے شبہ و شک فضل خدا

### کرامت

کیا یک شخص اس سے عرض اگر  
کرے تا حضرت خلاق دادار  
دعا متین کیا تب اسکے جعفر  
ٹپا بے شبہ پنجاہ حج ادا او  
وہ پھنچا منزل جحفہ کو اگر  
اُسے یکا موج اُڑے گئی تب  
تھا جب یک سو پڑھا لیسواں سال  
دینے میں مبارک پیر کے روز  
اثر سے دہر کے وہ باکرا مت  
تبع اندر ہوا دفون وہ کرم  
مقدس عمر اسکی ای برادر  
بھی منقوش نگین اسکا برنوا

کہ ای جعفر مرے حقین دعا کر  
میسر محمد کو حج کعبہ بسیار  
کہ پنجاہ حج کرا دے تجھے داوہ  
بھی یکا و نوین حج کو جب گیا  
گیا ہی غسل خاطر نہر او پر  
موا اس موج میں برخیزا پش  
زحیرت اور نذر حوین تھی زحیر  
وہ جنت میں ہوا چہ روزی فرود  
ہی پنا خلعت فخر شہادت  
نزد تربت بہر معظّم  
اکتھ پشتریں کہ فی مقبر  
ہی تھا ما در کھ بے ریت کرار

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ سَتَغْفِرُ اللَّهُ

اولاد امجاد حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہم

لحقے اسکو چھ پسر اور ایک دختر	امام موسیٰ کاظم سب سے اشراف
بھی اسماعیل و اسحاق و محمد	علی ہی اور عبد اللہ امجد
کچے بعضے پسر قاسم تھا ہفتم	رضو غنہ و رضی اللہ عنہم

کمال غنظ کو سینے سے اپنے کام ہی کسکا  
امام موسیٰ کاظم سر عاقلین انسان کا

امام ہفتم آل پیغمبر	ہی موسیٰ کاظم تقدیس مظہر
امام جعفر صادق کا فرزند	ہی پوتا حضرت باقر کا دلہند
کنیت ابو الحسن ہی اسکی اہل	بو ابراہیم بھی آئی ہی دیگر
ملقب ہی وہ کاظم سے یقین جان	سی وجہ لقب اسکا ہی پہچان
بہت با علم تھا وہ ذوالکرام	گزر جاتا تھا از اعدا کا ظالم
سلجھ آم ولد تھی اسکی داد	بربریت حمیدہ ای برادر
وہ متولد ہوا ابو امین پہچان	کہ مکے اور مدینے کے ہی درمیان
وہ تھا یک سو پہ اتمالیسواں سال	صنف کی ساتویں ای نیک افعال
خلیفہ جو تھا مہدی ابن منصور	کیا قید اسکو اول بار غسور
علی کو خوب میں دیکھا وہ مکررات	کہ یہ فقر دکھا وہ ماکرات

یا محمد فصل عسیم ان تولیتکم ان تفسدوا فی الارض ف تقطعوا الزحاکم

رج با صفا یوں نقل لایا	مجھے منصور اس ہی شب بلایا
میں بھی پاس اس کے جا بہ عشر	وہ خوش الحان تر تھا تھا یہ است
مجھے بولا کہ تو اب جلد تر جا	بھی موسیٰ ابن جعفر کو بلا لا

بالایا اسے میں جا اسیدم  
اٹھا اسکو کئے اپنے لکھایا  
کیا ہی خواب اپنا اس نے ظاہر  
کہ مجھ کو اور فرزند و مکر میرے  
کہا واللہ نہ برگزین کیا جان  
کہا تو رہت فرمائی یہ اب  
کہ لادے اسکو تو یک الف دنیا  
اسی شب کر دیا اسکو روانہ  
دینے میں ہی پس رہا تھا کاظم  
کیا تھا قید اسکو بار دیگر  
فضائل اور مناقب اسکے اکثر  
بر اعاد تھا اپنے عمر کا او  
بھی اسکی ذات میں ای با فرا  
بہت منقول ہیں اسکے کرامات

موسعدی بہت سرور و خود  
بہت اگر کم سے اسکو بچھایا  
لکھا پس عرض کرنے یوں ای فخر  
خروج اپنے سے کرا میں کرم سے  
نہیں یہ بات میری لایق شان  
کہا راوی کہ وہ مجھ کو کہا تب  
بلجی سامان سفر کر اسکا طیار  
موانع تانہ کچھ اتوے ای دانہ  
رشید آخر ہو جوقت حاکم  
وہ حال آئندہ ہو گیا محزر  
ہیں مروی پس بیان ہوا تھا کیوں  
بلجی افقہ اور کریم النفس سمجھ  
دیا تھا حق بری جو دوستی و ت  
میں تجھ لکھتا ہوں اب اجمال کسا

کرامات حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ

تو سن اسطرح کرنا چاہا رو بہ  
گیا تا قادیسیہ تیز رفتار  
تھا گندم گون بہایت پر حرمت  
تھا پھر ایک پشیمینہ مطہر

از الجملہ شقیق باکرامت  
کہ میں حج کا مسافر ہو کے یکبار  
میں دیکھا یک جوان خوب صورت  
وہ سب کہوں ہو اپنے ای برادر

<p>لٹا شہد پشت اوپر اسکے بازین          جدا لوگوں سے ہو کر وہ مست          میں سمجھا ایک جوان نیک منظر          مگر چنپا ہی وہ اس راہ اندر          کیا میں غم اسکے پس جاؤں          گیا جب پاس اسکے میں بے عزت</p>	<p>مبارک پاؤں میں تھے اسکے نعلین          تھا بیٹھا راہ میں یک جا تنہا          گروہ صوفیہ سے ہی مقرر          کہ دلے بار اپنا مومنان پر          اسے اس قصد سے تا باز لاؤں          پرہما وہ نام لے میرا یہ آیت</p>
---	--

اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ شَرٌّ

<p>کیا اگے وہ مجھ کو چھوڑ دیکر          کہ میرا نام وہ کس طرح جانا          یقین وہ بندہ صالح ہی خوشہ          بھی جاہلون اس سے اپنی عفو تقصیر          بہت دور او لے اس کو نہ پایا          میں دیکھا وہ نماز اندر کھڑا ہی          روان تھا اسکے تبت اکھوں سے پانی          کہ فارغ ہووے جب وہ از عباد          وہ فارغ ہو کہا تبت لے مرانا</p>	<p>میں متعجب ہوا تبت اور مضطر          بھی میرا دعا وہ کیوں پچھانا          ملوئیں اسے جا کر جلد تراب          لگا پس دور نے کہ کچھ نہ تاخیر          غرض جب دوسرے منزل میں آیا          بھی لرزہ اسکے سب تہنیں تیرا ہی          میں خطرہ دل میں لایا یہ نہانی          میں جا ہوں غم سے باسوا          کہ ترہ یہ آیت قرآن باکرام</p>
---	---

وَإِنِّي غَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ

<p>چلا وہ چھوڑا گے پھر مرتین          کہ بیشک یہ جوان ابدال ہی</p>	<p>یہ لاکھ دیکھ کر دل میں کہا میں          معظّم صاحب انوال سے سچ</p>
--	---

کر دیکھا بالتواتر میں مکرر  
وہ بھیجی نیسری منزل میں جب  
وہ پانی کھینچا چہا تھا از جاہ  
نظر کردہ طرف تبت آسمان کے

ہوا مشرف وہ میر کا بطن اوپر  
میں دیکھا چاہ پر وہ یک نظر تھا  
گرا ہی دلو اسکا آسمین ناگاہ  
لکھتا رہنے دعا یہ عجز دل سے

اَنْتَ رَبِّيْ اِذَا ظَلَمْتُ الْمَاءَ وَوَقْتُ اِذَا ارَدْتُ طَعَامًا اَللّٰهُمَّ  
سَيِّدِيْ مَا بِيْ غَيْرَهَا وَلَا تَعِزْ مِنْهَا

نہم جا حلی دیکھا میں مقرر  
وہ لبنا ٹٹھرتا ایسا کیا ہی  
وضو کر اس سے تبت وہ پاک سیر  
لمحی یک بالو کا تودہ تھا جو اس جا  
مبارک ہاتھ سے بالو وہ لیکر  
ہلکار سکتین چتا تھا و تبت  
سلام اس کو کیا اداب کے ساتھ  
کہا میں جو دیا حق مجھ کو نعمت  
کہا وہ اسی شفیق اب سن تو یہ بات  
بظاہر اور بہ باطن باکرامت  
تو ظن نیک رکھہ اللہ کے ساتھ  
پیام میں تھا سوتلی و شکر بہتر  
گھو کوی چیز بہتر اس سے واللہ

کہ پانی جاہ کا آیا ہی اوپر  
لمحی اس سے دلو پانی بھر لیا ہی  
گزارا ہی نماز چار رکعت  
کیا ہی پاس اس کے وہ محلا  
وہ اپنے ذاتا تھا دلو اندر  
میں جا خدمت میں اس کے پاس  
جواب اسکا دیا وہ ذوالکرامات  
مجھے لمحی کر تو کچھ اس سے عنایت  
کہ اپنی نعمتیں رب الہیات  
عطا کرتا ہی ہمکو بے ہدایت  
دیا وہ دلو اپنا تبت میر کا تھ  
کہوں کہا اسکا لذت ای ہر اند  
نہ ہرگز میں پیاموں حق ہی آگاہ



نہ چاہا او کئی دن تان اور  
نہیں آیا نظر اس رہ میں زہار  
بنصف شب نماز اندر کھڑا تھا  
گزار طاعت حقین وہ سب رات  
نماز فجر پڑھ کر وہ معظم  
چلا میں طبعی ادب سے اسکے مجھے  
خلاف اسکے وہاں بے شبہ دیکھا  
ہجوم اسپر کئے پھر خاص اور عام  
طبعی بوسہ دینے اسکے ہاتھ اوپر  
کہے یہی درجہ بکرامت  
ہی جان اسکا در شعلہ طور  
علیٰ ہی اسکا جد بے مثل و نہند  
عجایب اس سے نین ایسے عجیب

ہوا بالغور اس سے سیر و سیر  
طبعی بعد اسکے کہیں وہ نیک طور  
میں جب تک کہ پھنچا اسکو دیکھا  
خشوع و گریہ و زاری کے ہی  
گذر کر شب ہوئی ہی صبح جسم  
چلا باہر طواف کعبہ کر کے  
جو دیکھا تھا اسے میں رہن تھا  
تھے سات اسکے موالی اور خدام  
سلام اسپر لگے کرنیکو اگر  
میں پوچھا کون ہی یہ بکرامت  
ہی نام پاک موسیٰ اسکا مشہور  
امام جعفر صادق کا فرزند  
کہا میں جب یہ وہ عالی نسب

### کرامت

گران تر جانہ فاجر کے گھٹا  
علیٰ وہ لے مکان جب اپنے آیا  
ہی بھیجا خدمت موسیٰ میں نے الحاح  
مرد عجم جو تھا واپس کیا ہی  
کہ رکھ یہ در عجم تر سے آویگا کام

طبعی مارون رشید کیا رہا جان  
علیٰ فرزند یقین کو دیا تھا  
کچھ اسمین اور زیادہ اپنا کر لیا  
وہ چیزیں کر قبول ادب لیا ہی  
طبعی ایسا اسکو وہ بھیجا ہی پیغام

علیٰ علیہ السلام روز بخدا ازای کرم  
 کمالا پاس سے اپنے صفایو  
 کہ موسیٰ ابن جعفر کو مقدر  
 امام الوقت بیشک جانیای  
 محبت اس کے رکھتا ہی پر حال  
 چنانچہ ایک درجہ پیش قسمت  
 وہ موسیٰ ابن جعفر کو درجہ  
 علیٰ فرزند یقین کو بکایا  
 تو کہ اسکو کیا ہی بولنے زود  
 کیا ماروں حاضر اسکو کر اب  
 کہ میرے گھر تلک تو جلد جا کے  
 فلان گھر میں فلان حجر کو کھلوا  
 غلام وہ طرف جا کر جلد لایا  
 وہ درجہ تھا دھرا اس طرف اندر  
 وہ درجہ جبکہ یوں ماروں نے پایا  
 کیا پاس ای علیٰ نے فکر وہ تو  
 تو خاطر حسن رکھ کر چترین

غلام او پر سوانے ایک برسم  
 دین ماروں کے جا کر کیا او  
 مرا سید علی یقین کا دلبر  
 بزرگ اسکو طعی دل سے مانا ہی  
 طعی بھیجا اسکو کر رہی زروال  
 کیا تھا نو نہ جو اسکو عنایت  
 یہ سن ماروں بہت برسم موسیٰ  
 کہا جو تجھ کو میں درجہ دیا تھا  
 علی بولای میرے پاس موجود  
 فلان ایک عبد کو بولای علی تب  
 طعی کیلے فلان ماندی گیرے  
 فلان صندوق میں یک طرف ہی  
 تھا اس پر نیز ماروں نے تھا  
 بہت شبوی سے طعی تھا معطر  
 وہ من غصے کی آتش کو بجھایا  
 اسی جگہ کے او پر بھیج اسکو  
 سخن کوئی ماسنو گھان کیسی

راست

روایت یوں کیا یک شخص اکمل

کہ جب مہدی خلیفہ بازار اول

بلا بھیجا ہی کاظم کو بہ بخداد  
غلان سامان ضروری اب سفر کا  
مجھے دیکھا وہ تب منہموم و غفلان  
کیا میں ای انام حسن و النسان  
برای آہ ظالم سے مجھے کام  
کہا تب مجھ کو وہ ابن ہمیشہ  
غلان ماہ و غلان تاریخ کین  
مراتو مستقرہ اول شب  
میں اس ایام کا کرتا تھا تعداد  
غروب شمس تھا نزدیک خفا  
بڑے یک خطراب اندر پتر میں  
دیکھا سو عراق اسوقت ای بار  
سوکاظم اپنے یک چرخ پہ ہوار  
پکارا مجھ کو میرا نام لے کر  
کہا نزدیک تھا اب دہن میرے  
کیا میں مان کہ یک آیا تھا سوک  
ہی شکر حق کہ تو آیا ہی سالم  
وہ فرمایا کہ مجھ کو دوسر بار

خطبات

کیا اس طرح کاظم مجھ کو ارشاد  
خرید اب جائے تو بازار سے لا  
کہا کیوں تجھ کو مخزون دیکھتا ہوں  
نہ کیوں مخزون رہو نہیں بادل و جان  
نہیں معلوم کیا موت ہی انجام  
کہ تو اسباب میں کچھ فکر مت کر  
بعون اللہ سالم آونگا میں  
رکھا میں یاد وہ تاریخ کو تب  
جب آیا روز و عید کا ہوا شاد  
مرے خاطر میں دالا آہ و سوک  
نظر کرتا ہوا رہ کر مرا میں  
سہا ہی تب موسیٰ ہی یک نمود  
ہی آتا آگے اسکے تیز رفتار  
کہا لبتیک یا ابن ہمیشہ  
بڑھے یک شک نہیں آنے سے میرے  
کیا اب دور مجھ سے خالق النیل  
خلاصی پا کے اب از دست ظالم  
لجاوینگے نہ تب مجھ کو نکھار نہا

گرامت

لہی یون یک شخص کراچی آندا  
 کرائے سے لیا تھا ایک خانہ  
 سدا تھا نرم کاظم کا ملازم  
 بہت شدت سے تھا اس روز  
 جواب سکادے فرمایا وہ تب  
 کہ جو سامان تو گھر میں رکھا ہی  
 گیا میں نے کئی مزدور لے کر  
 وہ مزدوران اٹھاے جسکے سامان  
 گر جاتا رہا میرا شغل ایک  
 گیا میں صبح کو نزدیک کاظم  
 تر سے اسباب کے کچھ گیا ہی  
 مبارک سسر چکا یا بس وہ نہ بنا  
 محال کرنا یونین ایسا عجیب ہوش  
 وہ گھر والے کی جو ہنگی کنیرک  
 شغل جو تو اٹھائی دے وہ چھوٹا  
 لین جا ایسا ہی اسے باز کی ہنگا

دینے میں کیا تھا میں اقامت  
 رہا کرتا تھا اس میں میں اسے  
 ہوا بکروڑ اسکے گھر کا عازم  
 سلام اسکو کیا میں حادثات  
 کہ اپنے گھر کو جاتا تو جلد تراب  
 وہ گھر اب توٹ کر اسپر کراچی  
 گرا تھا گھر وہ بس باب اوپر  
 نہ تیری چیز باری کوئی نقصان  
 جو کرتا تھا وضو میں اسے ایسا  
 کیا مجھ سے وہ ملک دکن کاظم  
 کہا میں یک شغل جانا رہا ہی  
 کیا ارشاد بعد از یون کمرستان  
 کیا بت الخلا میں تو فراموش  
 تو جا اس طرح کہ اب اسے بیشک  
 بلانا ضرورہ دو ہنگی مجھ کو  
 دی ہی وہ شغل بتا جلد تراب

### کرامت

لہی یون کہتا ہی یک راوی آگئے  
 تھا کستی بیچ میں لہی سات اسکے

کہ جب کاظم حلائی سو بھرہ  
 لہی کستی دسری یک آن لہی بیچے

ہو ایک شور کشتی میں ناگہ  
 کرو در یافت کیا ہی شور و غل  
 گرا تھا آب میں سینے کا گنگن  
 کہ اب پھر او پر دو کشتیوں کو  
 کنارے آب تب کشتی کے آیا  
 لگی اس قلع کو ایسا کہا ہی  
 وہ اندر جلد کے حکم او پر  
 وہیں دسے لگا گنگن زمین پر  
 وہ اسکے مالک کو بت دلا یا

تھی اس کشتی میں یک عار و سوشہ  
 جناب حضرت کاظم کہا تب  
 کئے دریافت ہم از دست لہن  
 کہا یہ بات سن کاظم کو گو  
 سو تھا مے کشتیوں تب اسی جا  
 مبارک لب ہلا کر کچھ پڑا ہی  
 بیان تو اب اترا پانی کے اندر  
 نظر کرتے تھے ہم کشتی سے کبیر  
 اٹھا ملاح اس کو جلد لایا

### کرامت

دیکھ شخص سو مجھ پاس دینا  
 تھا میرے پاس لگی کچھ بد مذہر  
 کیا ہوں نسل اول باعقیدت  
 اسے لگی کھو لکر سب جلد دھو یا  
 گناہوں وہ بھی میں نے خوب دھوئے  
 گناہ میں پھر کے اس کو دوسرے بار  
 مرادینا ربک تب اس میں قال  
 سو آج ہو سلام اسپر کیا میں  
 دلاں بھیجی تری خدمت میں یہ

خبر دیا ہی یک روی خبر دیا  
 کہا کاظم کو یہ بھیجی لجا کر  
 میں جب بھیجا دینے کو عیتر  
 لگی میرے ملک تھا جو کہ سپیا  
 لگی سو دینا رجو اس شخص کے تھے  
 تو کم آیا ہی ان سے ایک دینا  
 تو پھر کم اپنی دینا ر آیا  
 شب کاظم کے خدمت میں گیا میں  
 کہا پس جان خدا میرا ہو تجھ پر

کہا لالہ گیا پاس کے فی الحال  
 میں تمہیلی کھول جب و الا زمین پر  
 مرادینار ہی و الا تھا جو میں  
 کیا ارشاد مجھ کو جو یہ بھیجا  
 عدد کا اعتبار او میں کیا جان

کہا پھر یہ زمین پر کھول کر دال  
 وہ پھیلا یا یہ بتا از دستِ اظہر  
 جدا کر کے دیا ہے وہ ہر مہین  
 کیا ہی اعتبار جو زن اسکا  
 لہذا کم ہی یک دینار بھیجا

### مرثیہ

بھی یک راوی یہ لایا ہی ریا  
 بھئی دشمن شخص کی یہ پردہ ہا ہم  
 فلاں کو ساتھ لیکر جا بیازار  
 یہ مال و نقد یہ مکتوب لیجا  
 یہ سن میں جلد کوئے کو گیت  
 بھئی میں اس شخص کو ہوا لیکن  
 گلے کرنے منازل قطع تب ہم  
 انزیک جا پر ہم پیچہ در راہ  
 ہوا ہی تحفہ کا نظم نمود  
 اٹھا اپنی جاسے تب آگے چلے  
 جواب اسکا دے فرمایا ہمیں او  
 وہ سب بھنی ہے ہم خدمت میں سکا  
 نکالا گئی خطوط ای نہک بنیاد

علیٰ فرزند یقین باسعاد  
 کہے مجھ کو تو جا کوئے کو ہدم  
 دو مرکب بول لے ہو ہر دو ہوا  
 جنابِ حضرت کاظم کو بھنی  
 عزیز تر زو بختر دو مرکب  
 دو نو مرکب پوچھ کر جلد و کھا  
 مہینے کے گئے نزدیک جب ہم  
 لطف کھاتے چیز کچھ ایسی دنیا گاد  
 چلا آتا ہی ہو نچر پو اسوار  
 سلام اس با صفا او پر کئے ہم  
 کہ تم جو مال لے آئے ہیں لاؤ  
 وہ بتاے مبارک استہین سے  
 بھئی دے ہو کو کیا اسطرح ارشاد

<p>جو بات ہیں اسکے جانو یہ سب  یہاں سے ہوؤ تم کو فے کی راہی  جو توشہ تھا ہمارا اب ہی اسے  دینے میں نبی کی کر زیارت  چلیں گے بعد کو فے کو سبکسار  ہی کچھ باقی کئے ہم عرض آ رہے  وہ لیجا اسکی خدمتیں رکھے ہم  یہ کو فے تک کرے نکلو کفایت  طرف کو نیلے اب جانا ہی بہتر  ہوا کو فے تک کافی وہی زاد</p>	<p>کہ مکتوبات جو تم لائے ہوا اب  کہا پس تمکو فی حفظ الہی  کئے تب عرض اس سے ہم انی فاع  اگر ہو کہ ہمیں شرف اجازت  پہن تو شہ راہ کا ہم کر کے طیار  وہ تب پوچھا کہ تو شے سے تمہارے  کہا وہ لاؤ میرے پاس اہم  کہا لیکر بدست باکرا امت  ہمیں سے تم بحفظ رب داؤ  چلے کو فے پس ہم حسب ارشاد</p>
--	--

### وفات امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

<p>رسول اللہ کی ہجرت سے ستونم  وفات اسکا ہوا ہی آہ پر عوز  رکھا تھا قید میں اسکو بہ بغداد  اشارہ لیسے بھی ماروں کے ابا جد  کیا ارشاد دیوں تب وہ معظم  مراتن رزد کل ہوگا بچھانو  ہوا ہی جون کھا وہ باکرا مت  کے پناہ پر تھے چار سال</p>	<p>بسال مکید و ہشتاد و ششم  جب کی پانچویں کو جمعہ کے روز  ریاست سیح ماروں اپنے ناشاد  دیا سم اسکو بھی ابن خالد  رویت ہی کہ جب اسکو دے سم  دے ہیں زیر مجھ کو آج جانو  کہو گھا میں تب اس دنیا سے رت  بوقت غل اسکی عمر والا</p>
--	--

بچے تھانٹش مگن سکا ای ہانا

یقیناً اللہ تعالیٰ بخلائے جان

ذکر اولاد امجد حضرت امام موسی کاظم

تھے فرزندان ذیشان کے بچپن میں

علیؑ اور حسنؑ اور محمدؑ اور احمدؑ

بھی اسماعیلؑ و قاسمؑ اور عباسؑ

حسینؑ اور عبداللہؑ و موسیٰؑ

بھی دو فرزند تھے اسکے حسنؑ و

فضلؑ داؤدؑ و ابراہیمؑ و یوسفؑ

جناب فاطمہؑ گبریؑ و زینبؑ

سب کچھ دقہہ صغریٰؑ و فاطمہؑ

معظمہؑ ام کلثومؑ ام جعفرؑ

بھی زینبؑ اور خدیجہؑ عائشہؑ

بھی میمونہؑ و علیہؑ ام سلمہؑ

ہو ان پر انکے بچے ابائے اوپر

اگر م نظر خوشنودی خلاق کبریٰ

رضا حضرت کی ہی سب سے بڑے عنوان کا

علیؑ ابن موسیٰ ابن جعفرؑ

کنیت بوللسنؑ جان اسکی

ہی اسکے والد امجد سے منقول

امام ششمؑ اہل بیتؑ

کہ کنیت جو اسکی پدر کی طہی

امام کاظمؑ اوحد سے منقول



کہ فرمایا یہ وہ میری کنیت  
لقب اس قدوہ دین کا رضا  
ابو جعفر محمد اسکا فرزند  
ہوئے ہیں لوگ سائل اس کے پیار  
لقب وہ والد ماجد کا تیرے  
نہیں مامون بلکہ خلاق علام  
کہ حق اسکی بلاشبک ذات طہر  
زمین پر بھی خدا کے ذات اسکی  
لئے ابائے کرام اس کے جو گذرے  
موافق لوگ جو حق اس سے راضی  
جب اسکا پدر کا ظم قدس شہاد  
تو یوں ارشاد فرماتا تھا تبار  
خطاب اسکو وہ کرتا زور و  
دینے میں وہ پایا ہی ولادت  
ربیع الحشر اندر اسے برادر  
رسول اللہ کی ہجرت سے پیش  
زین العابدین جعفر صادق محمد  
روحیت ہی تہ بتا کہ رجب  
سمجھ ام ولد حق اسکی مادر

اسکو میری کی میں نے عنایت  
مبارک یہ لقب اسکو سزا  
لقب جسکا حق تھا ای خردمند  
کہ تھا مامون خلیفہ جو کچھ کار  
رکھا تھا کیا رضا بولا وہ اسے  
رضا اس صفا کا پی رکھا نام  
رضاء اللہ افلاک خدا پر  
سمجھ بیشک رضا مصطفیٰ حق  
کیا ہی اس میں خاص حق اسکو  
مخالف بھی حق راضی اس کو بھی  
تھا کرتا اس معظمت کے تین یاد  
مرے فرزند رضا کو اب بلاؤ  
تو لیتا تھا اسے ای بولتے  
بروز بخشنہ با سعادت  
کہ حق وہ گیارہویں تاریخ شہر  
صد و پنجاہ ہر تھا تیس سال  
کہ تھا وہ اسکا الحق جد امجد  
سوا اس کے بھی ہنگے اور اقوال  
کہ خجہ نام اسکا تھا مقرر

<p> بچی تھا ام البنین نام اس کا اگر  بری وہ زائدہ اور عابدہ بھی  صنا کی والدہ بچہ نکو کار  حمیدہ نے برا بھائی ہی منصب  پسیرا معظم جو بی کاظم  جو بی پتری کینر با سقاہت  وہ سب اہل زمین سے ہو گئے  کئی نسلیں کاظم اس کو مل گئیں </p>	<p> بچی اروی اور سمناہ اور مکتوم  جو کاظم کی حمیدہ والدہ تھی  کینر با ساقی اس کی اکیا یا  رسول اللہ کی رویت سے شیب  کیا ہی اس کو یوں ارشاد خاتم  تو بچہ کو اسے نیچے غلامیت  قریب ہی اس سے فرزند ہو گیا  وہ خاتون مصطفیٰ کے حسب ارشاد </p>
---	---

### روایت

<p> رضائے حامد میں نے ہوئی حبیب  نظر آیا نہ کوئی وقت نہ تھار  شکم سے اپنی تسبیح اور تھلیل  وہیں میں جاگتی تھی بائیں و  شکم سے تب نہیں آتا تھا آواز  زمین پر اپنا رکھ دست معظم  ہلاتا تھا مبارک اپنے دل پہ  کرے گویا کوئی حق سے نہا جاتا </p>	<p> روایت کی جی بچہ ای مودب  مجھے اسے مبارک حل کا بار  بچی اپنے خواب میں سنتے تھی میل  بہت ہوتی تھی مجھ پر بول چال  میں بیدار کی جب ہوتی تھی دسا  بچی در وقت ولادت وہ کم  بسو آسمان کر اپنا منہ تب  کرے گویا کسی نے جس طرح بات </p>
--	---

### روایت

<p> خوہی حضرت کاظم سے ای یا </p>	<p> روایت کی جی بک مرد نکو کار </p>
----------------------------------	-------------------------------------

کہ کاظم انکدن میریسیے پوچھا  
کہ مغرب کوئی آئے ہوں بخار  
وہ بولا کاروان آیا ہی انک  
جہان وہ مغربی اتر اٹھا اگر  
کنیز کے ساتھ بتلایا وہ تاجر  
کہا بتلایا گروسی کنیز کے  
ہنہن بتلایا اسے سکتا ہوں میں اب  
کیا ہی دوسرے دن حکم مجھ کو  
نہایت کیا ہی اسکی پوچھ قیمت  
کہا میں پاس اسکے اور پوچھا  
کہ قیمت اسکی اب اتنے ہیں دنیا  
میں بولا اس ہی قیمت سے لیا میں  
مگر شریف بولا یا تھا دیر روز  
میں اس تاجر سے یوں بولا ہوں  
کہا میں کس قبیلے سے وہ مخدوم  
وہ تاجر تب کہا ہی یوں مر سقم  
کہ میں نے ملک مغرب پہنچ چکا  
کہ تباہ تھی عورت ایک اس تھا  
وہ پوچھی اس کنیز پر ہوا نظر

کہ کہہ یہ بات تو ہی جانتا کیا  
کہا میں نے نہیں اس سے خبر دار  
چلے ہم بر دو ہو اسوار سے نیک  
وہ ان ہم بر دو پھنچے حسلہ جاکر  
پسندید بھی تو فرمایا وہ فاسر  
وہ بولا جاریہ بیمار ہی یک  
یہ سن کاظم وہین رحمت کیا تب  
کہ اب اس مغربی کے پاس تھا تو  
خرید اسکو وہ قیمت سے بعت  
کہ قیمت کیا ہی اسکی تب وہ بولا  
نہیں کم اس سے میں دیو نگار تھا  
کہا تاجر کہ اب تجھ کو دیا میں  
یہاں کہہ کون تھا وہ مرد فیروز  
بنی ہاشم سے ہی وہ یک معظّم  
میں بولا وہ نہیں ہی مجھ کو معلوم  
کہ تیرے میں اب کتنا ہوں یکیت  
مبارک اس کنیز کو خسریدا  
سماوتہ کبت سے تھی خبر دار  
کہ تو اسکو لیا ہی کسکے خاطر

کہا ہوں میں خرید اب جان بیشک کہ تو ہرگز نہیں اس کے سزاوار وہ سب اہل زمین سے جو کہ بہتر نہ شرق و غرب میں و سپاہ کوئی شک کثر کہ کو وہاں سے لیگیا زور ترب اس کے بطن سے ای برادر امامین رضا گنج کرامت	کہا میرے ہی خاطر یہ کثیر وہ عورت بے گلی کہنے بہ کراہ متر سکا جو ہو و یکا شوہر ترب اس سے پس لگی ہو و یکا یک کہا راوی ہوا میں سن یہ خوشنود بتر و حضرت کاظم مقرر ہوا پیدا در بحر امامت
---	---

روایت

کہ میں دیکھا شمس عالم کو درخواب کہا یوں مجھ کو سالار برت	ہی مروی حضرت کاظم سے درباب علی نقی لگی اس کے تعاسات
---	--

علی ابنک فیظ نور اللہ عزوجل وینطق بحکمہ یصیب ولا یخطئ  
و یعلم ولا یحیل قد ملی حکما و علما

امام دین رضا کے بیٹے بسا زبان پر عالموں کے جوی و گور وہ ہی یک حرف کے مابند طور زبان عاجز تھا اس جہاں قاصر تو سن اس کو کہ اب ازاب کے ست	مضائل اور مناقب نیک طور جو متداول کنا ہوں میں سطور ہی یک قطرہ وہ از دریا زخا کرامات اس کے ہیں لکھنے سے باہر بن اب لکھا ہوں تھوڑے خرق عا
--	---

کرامت

بہشت اس کی ہے میں لجا منتوا	خلیفہ یک جو عباسی تھا مامون
-----------------------------	-----------------------------

بھی دختر اپنی وہ اسکو دیکھا  
 رضا اٹھا جب مامون کے پاس  
 بھی جا بیان اور خادمان سب  
 بھی رہا پردہ جو مامون کے در پر  
 تھے جب وہ تابان نفس ہوا کہ  
 کئے ہیں اتفاق اسطرح مایم  
 بیان تشریف وہ فرمایا کجا جب  
 زپردہ اس کے آنے سے اٹھا وین  
 غرض یکدن رضا تشریف لایا  
 اٹھ ہو مضرب پردہ اٹھا  
 رکھا تشریف وہ جب جا کے اندر  
 کہ ہم سب کیا کئے نسوس بہ کار  
 وہ جب تشریف لایا بار دیگر  
 نہیں پردہ اٹھاے ہیں و آ  
 وہ اگر جلد تر پردہ اٹھا یا  
 وہ جب بیٹھا ہی وہ بار بار  
 حکم حق ہی آیا ہی بار  
 جماعت جب وہ دیکھی بہ کرمست  
 خدا جس کو کیا ہووے معزز

ولی عہد ہے اپنا کیا تھا  
 و کرتا اسکا بس اکرام اور پاس  
 تھے آئے اسکے استقبال و  
 اٹھاتے تھے وہ جلد اگر  
 کئے دن میں ہوئے حاسد ضاکے  
 کہ اکرام اسکا ہرگز ناکرین ہم  
 نہ استقبال اسکے جاوین ہم  
 نہ کچھ بکرم سے اسکو بلاوین  
 وہ سب اس عزم سے بیٹھے تھے کجا  
 بھی استقبال اسکے دور آئے  
 لگے کہنے کو سب با ایک دیگر  
 کرین ہرگز نہ ایسا دوسرے بار  
 سلام اسکو کئے ہیں گرج اٹھ کر  
 تب یک بار بکھو بھیجا حقیقتاً  
 رضا اندر ہی پس تشریف لایا  
 بھی جب باہر وہ جانا اٹھ کے چاہا  
 اٹھا یا پھر وہ پردہ آشکارا  
 کہے ہمیں سب لا کر ارادت  
 نہ ذلت دے سکے کوئی اسکو گز

لئے کہ کو پھر کرام و عزت  
امام دین رضا کی حسب عادت

کرامت

<p>کہ تھا وہ فصیح السیرت نای قصیدہ میں کیا تھا ایشاد گیا میں اسکو لیکر جب خراسان ولی عہد تھا مامون کا جان کیا ہی وہ نہایت حسین سپر کسیکو یہ قصیدہ مت سناتو ترجہ کو تو ای با سعادت بلا بھیجا مجھے با عزت و جا میں نا ترجمہ کریت کچھ عذر لایا بہ اوج علی مرتضیٰ کو گیا مامون سے ای بلو اس پڑھے تا وہ قصیدہ پڑا گے مبارک اس قصیدہ کو پڑھان دیا پناہ ہزار و دھجھ کو درہم مجھے با سیدی کبھی عنایت کفن تا اس سے میں کر لوں چا گیا مجھ کو عنایت لطف سے او</p>	<p>دعبل ابن علی فرد گرامی خبر دنیا ہی یوں وہ نیک بنیاد بیعت اہلبیت شاہ اکوان امام دین عنایت در خراسان سنایا میں قصیدہ اسکو ترجمہ کر کیا اس طرح پھر ناکید مجھ کو مگر میں جب تجھے دیوں اجازت سنایا مامون کہ میں یہ خبر نا لگا کہا مجھ کو قصیدہ ترجمہ کے سنوا گیا مامون بلاؤ بت رضا کو امام دین رضا آیا وہاں دعبل ابن علی کو حکم دیجھے رضایت حکم فرمایا میرے تین کیا منکریت تعظیم اسدم رضا سے میں کیا تب عرض خدمت مبارک ایک کترا پاک ترا مقدس پیر میں پنا تھا بت جو</p>
--	--

لہجی منشفہ مجھے کر کے عنایت  
 بحسرت اسکے خلاق بریات  
 غرض میں نے رضا سے لیکر رخصت  
 کئی رنزن وہ رہ میں اب رخت  
 رہی باقی کنوئی شئی اسے دانا  
 ہوا مجھے نہ کوئی چسپن کا نام  
 مبارک پیرن اس دین پناہ کا  
 لہجی بولا تھا مجھے وہ بکرا مات  
 دہی میں مکر میں ہتھیار تھا ناچا  
 وہی تھا رنزنوں سے وہ مقرر  
 برے نزدیک بت اگر کھرا وہ  
 کہ ہو دین لوگ اسکے جمع اسب  
 ہمارے آیات خلت میں تلاوہ  
 بنایا تھا قہیدہ میں جو خوشتر  
 وہ پترہ اس بیت اقدس کو بکرا  
 کہا میں دہین یہ کیا ہی عجب تر  
 محبت اہلبیت مصطفیٰ کی  
 کیا میں دہین اپنے طمع پر تب  
 لہجی منشفہ طے کیا اب میرے تین

اسکی بیت لہجی یہ ای برادر  
 لگا کرنے بوقت گریہ و زار  
 کہ نہی یہ چور کے لہجی دل کے اندر  
 نمودت خاندان مرتضیٰ کی  
 امام دین رضا کا پیرن اب  
 مخاطب اس سے ہو کر لوں کہا میں

قصیدہ یہ بنایا کون ای یار  
 میں بولا اس میں ایک راز مجھ کو  
 وہ بولا اس قصید کا مصنف  
 دعبل ابن علی جب وہ موتید  
 میں تب اس کو کہا اب ہو تو آگاہ  
 قصیدہ میں بنایا ہوں تحقیق  
 میں اس کو بہت سو گند کھایا  
 کیا دریافت ان سے کچھ ہی  
 دعبل ابن علی شاعر ہی ہے  
 تھے لوگ قافلے سے تو زرد وال  
 رفاقت کر ساری پھر وہ ای بار  
 وہ دو نویم تبرک کے بدلتے  
 جب مروی اس قصید میں دیا فکر  
 مفضل جب کئی عبت و غنن لایا  
 از الحمد برہا اس بیت کو جب  
 و قن بغداد لفسن کید  
 رضایون مجھ کو فرمایا ہشتاف  
 قصیدہ ہو ترا تمام اس پر  
 و نور العین سالار دو عالم

وہ بولا کیا تجھے اس کے سرو کا  
 کہو نکاح اس سے میں آگاہ مجھ کو  
 ہی اشیر کیا نہیں تو اس سے قف  
 کہ جب وہ شاعر آل محمد  
 و دعبل ابن علی ہوں میں ہی دانند  
 نہیں ہنر کیا وہ میری تصدیق  
 سب اہل قافلہ کو وہ بلایا  
 قسم کھا کر دے وہ سب گواہی  
 نہیں غائب یقین حاضر ہی ہے  
 دلا یا سب کو اس جلدی میں  
 خطر کی راہ سے آگے کیا بار  
 وطن کو اپنے بھنے اُسکے  
 قبور اہل بیت پاک کا ذکر  
 امام دین رضا کو وہ سنایا  
 حضور کے بہت ہو کر مودت  
 نقضہا الرحمن فی العرفات  
 یہاں یک بیت میں رہا ہوں الی  
 کہا میں کرتا اب اس میں  
 کیا زایدی یہ بیت معظم



وَقَبْرُ طُوسٍ بِالْمَعْمُورِ مِنْ مَصِيبَةٍ وَعِیلُ ابْنِ عَلِیٍّ اسْوَقَتْ بِوَجْهِهَا وَهُ زَمَّیَا كَهْ مِیْرِی تَبْرَ شَهْرَ مَحَبَّانِ جَوِیُونَ آلَ مَصْطَفٰی كَهْ وَهْ غَنَبَتِ مِیْنِ كُوْنِی مِیْرِی زَمَاتِ رَمَّیَا فَضْلَ سَهْ حَقِّ مِیْرِی سَهْ	اَحْتَتِ عَلٰی الْاَحْشَاءِ بِالْزَفَرَاتِ یَهْ كَسْكَی قَبْرِی مَوْگِی مَحْجَهْ كُو فَرَا یَحْیٰ اَقْرَبَ طُوسِ مِیْنِ مَوْگِی مَقَرَرِ الْفَنُونِ كَهْ رَهْ گَزَرُو هَجَا مَوْوَهْ كَرْیَا تَوُو هْ دَر رَوَزِ قِیَامَتِ بَلْعِی بَخْشِی گَا اسْنَهْ رَتِ الْبَرِّیَا
---	--

### کرامت

روایت یوں کیا ہے شخص کچھ طہی تب کوئے میں میری ایک دختر کہی یہ بیچ کر فیروزہ یک لا غلامان چند امام دین رضا کے مواہی ایک خادم اب رضا کا وہ ہم لیتے ہیں اسکو بیچ دیجیے کیا حلقہ نہیں مجھ پاس موجود کہے صاحب ہمارا نیک انجام تری دختر جو یک حلقہ دی ہے نوی بیچ اسکو یہ بیچے اسکی قیمت میں لایا یہ ارادہ دیکھے اندر وہیں لکھا ہوں میں کتنے کو آلا	کیا کوئے سے میں غم خراں دی وہ ایک حلقہ مجھ کو لا کر مرو کو جا کے میں نے جبکہ پھنچا وہاں میرے مل یوں کہنے لاگے ترے نزدیک یک حلقہ جو ہنگام بنا دین تاکن موتی کا اس سے گئے وہ پھر کے آئے جلد ترزود سلام اب مجھ کو یو لا اور پیغام بلھی فیروزے کی فرمائش کئی ہے میں بیچا انکو پا کر یہ کرامت کئی پوچھوں مسائل اس سے جا کر کہ دیکھو کیا وہ دنیا ہی جواہر
---	--

کیا یوں صبح کو جب اسکے من گھر  
بہین پانچ مجال اسکے من پر  
کہاں کچھ پوچھنے کا اس سے دکان  
غلام آیا ہی تب یک جلد باہر  
کہا وہ دیکے یک کا غدر ہے  
امام دین صفت اس کو لکھا ہی  
من دیکھا کھول کر جب اس کو

بڑا تھا از دام سبق در پر  
کہ ہوں اس کی رویت سے غر  
کھڑی رہ گیا من ہو کے جبران  
پکارا نام سے میرے ہوا ہر  
یہ من پر سے سوالوں کے جواب  
بلجی خیم کو حکم دینے کا کیا  
تھے میرے سب جواب اس میں

### رامت

امالی سے یقین نجات کے ایک  
من دیکھا خوب من عالم کا راج  
جو مسجد میں اترتے جا جیاں  
سلام اس کو کیا من جا ادب  
اسے فرمیکے ہون سے بنے تھے  
وہ من یک مشت فرما اس سے لبر  
گناہوں اس کو من سترالہ وجہ  
کہ ستر اسال ہی تنگ جیوٹھا من  
یہ رو یا بعد گزرے بیس دن جب  
کہ اب آیا امام دین رضا ہی  
یہ خبر ناک سینے ہی اٹھا من

رویت یوں کیا یک شخص ایسے  
رسول اللہ آیا ہی بہ نجات  
تھا اس مسجد میں بیٹھا سا والا  
دعوا تھا یک طبق سرور کے آگے  
کھجوریں اس طبق من ملی چنے تھے  
عطا خیم کو کیا حق کا پیسر  
کیا من اس کی یہ تعبیر ختم  
اہل کا بعد شربت پوٹھا من  
ستارہ نردہ جان بخش من  
اسی مسجد من اب رولق فرما ہی  
پسرت اس کی خدمت میں گیا من

<p>میں جو دیکھا تھا اپنے خواب اندر          رضا تشریف اس ہی جا رکھا تھا          سلام اسکو کیا لایا میں جا کر          دیا یک شت خرمادہ ہرے تین          کیا بن عرض یا ابن ہمیر          وہ فرمایا رسول حق تعالیٰ</p>	<p>جہاں تشریف رکھا تھا ہمیر          طبق لہی اسکے اگے یک دھڑا تھا          بلایا مجھ کو اپنے پاس خوشتر          تھے ستر اوہ لہی جب اسکو گناہ          زیادہ اور جھوین کچھ عطا کر          اگر دیتا تو زاید میں لہی دیتا</p>
---	---

### کرامت

<p>لہی یک راوی کہا اس طرح ای بار          کہ لے تو اذن جا کر اب رضا سے          لہی میں رکھتا ہوں یہ دلہن          کئی درہم کرم سے مجھ کو دو          خبر دیتا ہی راوی ای برادر          الہی کچھ میں نہیں کی عرض خدمت          کہ رہاں چاہتا ہی او سے مجھ میں          کہ جا بہ اپنا یک اسکو پناؤں          بلا لایا اسکو میرے پاس تو اب          دیا وہ اسکو دو کپڑے معظم</p>	<p>کہ رہاں یوں کہا میرے یکبار          میں حاضر ہوؤں نا خدمت میں          کہ بناوے مجھے وہ اپنا کپڑا          جو اسکے نام سے مصروب ہینگے          گیا نزد رضا میں جب یہ سنکر          کہا ارشاد یوں وہ ہا فرست          لہی رکھتا ہی وہ امید اور اس          لہی درہم نام کے اپنے میں دیوں          بلا لایا اسے میں جلد جا تب          عنایت لہی کیا ہی تیس درہم</p>
---	---

### کرامت

<p>روح ہی رضا بکروز ای نیک</p>	<p>ہی فرمانے لگا ایک شخص کو دیک</p>
--------------------------------	-------------------------------------

کہ اے بندے خدا کے جاہل دست  
بھی ہو اس چیز کے خاطر تو طیار  
جب اس ارشاد سے ستم اور کد

جو چہاں ہی سو کراؤ وصیت  
ہنہیں جس سے گزیر انسان کو نہ  
کیا وہ شخص حلت اس جہان

## کرامت

جو ہا میں سندی با صداقت  
ضامی جبکہ میں خدمت میں آیا  
لغت سے سندی کے ہی ای ہند  
تحت کا جواب اسی ہی لغت سے  
کیا سندی زبان سے سوالات  
لیا ہوں اس سے جب میں شرف حضرت  
میں عربی زبان ہی مجھ کو معلوم  
مجھے نزدیک بت اپنے بلایا  
ہوں اللہ تعالیٰ عربی زبان میں

تو دیکھ اس طرح کرنا ہی رویت  
نہ عربی بات میں کچھ جانتا تھا  
سلام اس کو کیا میں ہو مودب  
دیای وہ کمال مرحمت سے  
اسی سے وہ دیا سب جوابات  
کہ اس طرح اس سے عرض خدمت  
دعا کرتا مجھے نا ہو وہ معلوم  
بھی ہاتھ اپنا مرے لب پر بھرا  
لگا کرنے کو میں ہمیشہ باتیں

## کرامت

خبر دیا ہی یک راوی با شان  
کہ ہوں کہتا تھا وہ حق کا مقرب  
خاتم علانی کو کہا میں  
یہی جب آخری ملنا نہ ہا را  
پسمر سب کئے وہ آہ و زاری

رضاء سے میں سنا ہوں درجہ  
بلا سے میں دینے میں مجھے حسب  
بھی یوں آگاہ سب کو کر دینا  
نہ پھر ہو گا کھو آنا ہمارا  
کے کرنے بہت کچھ آہ و زاری

مین بار الف در ہم کر کے قسمت دیا انکو دلاسا با مروت

### کرامت

<p>بلجی مروی ہے کہ مامون با ارتد قبول اسکو نہ وہ کرتا تھا زہرا کیا تختہ مامون جبکہ اسے لکھا ایک فصل تب وہ اندرین</p>	<p>طحا چتا اسکو دنیا جب خلافت میں گذرے دوہنے یونہی ای قبول لا علاج اسکو وہ فاخر اخیر اسکی بی لکھا تھا دریا ب</p>
--	--

والجہد والجاہد لای علی خلاف ذلک وما ادری ما یفعل ی والکم ان حکم ان حکم اللہ لیتص الحق و یخیر الفاضلین کنی مشلت امر امیر المؤمنین و اثرت رضاہ و اللہ اعلمی

### کرامت

<p>روایت بوضاحت مروی یہ لایا کہ جاتو جلد اس قبے کے اندر تو مٹی اسکی لاچار و ن طرف سے وہ مٹی سونگ کر بیٹھے دیا و ال کہ پی نزدیک میرے نوح حلت ہر ایک سنگ کھلیگا و مان جان اگر لاکر کرینگے سعی و کوشش کیا ارشاد بعد از وہ معلوم مین لایا یون کیا ہی حکم بناو اکھڑا و سات درجے تک بھی نہ</p>	<p>رضاکے پاس میں بکدن کھڑا تھا رشید اسپین ہی موقوف ہوا اسکی رکھا میں لاکے مٹی پاس اسکی بھی فرمایے لکھا اس طرح حال اسی جائے مری کھودینگے تر ہن سب جتنے در ملک خراسان دھو بیٹھا وہ پاؤ لکھا ہن فلان جائے سے جا کر خاک آ کہ میری قبر تم اس جا کھو دو بھی شوق قبر تم کبر صغر</p>
--	--

اگر یہ بات کوئی نہ مانتو لیں  
 رکھو وہ دوزخ شمشیر مقدار  
 لمبی جب کھودینگے اس جا میری تربت  
 تجھے تعلیم میں کرنا ہوں کیا مت  
 کر چکا جو جس وہ ۔ بان بہت تب  
 لمبی اس میں باہان ہو دیگے جھوٹے  
 تو ریزے کر کے اسکے ڈال دلو  
 لمبی تب آؤ نیکی یک مائی کبیر  
 وہ سب کو کھا کے گم ہو دیگی بیشک  
 میں تو بولایوں کہ اس سے مکمل  
 کرے تو نسب یہ کچھ کاموں کے آگے  
 کہ کل میں جاؤں گا کاموں کے گھر  
 تو تب میریے تو کچھ بات منکر  
 گریبان سچ جب اپنا کئی چاک  
 تھا میٹھا منظر مامون بلایا  
 طبق یک اسکے آگے تب دھرا تھا  
 طعی مامون خوشہ انگور یک لے  
 رضا کو دیکھتے ہی وہ اٹھا ہی  
 جہین ہر اسکے بوسہ دے تو غم

تو میری قبر کو م حقد کر دین  
 فراخی دیگا چاہی جتنی دادار  
 ہو چلا پر سر ہو میرے بیک تراوت  
 مکمل کر تو تب اس بات کے ساتھ  
 وہ مجد اس بات سے ہو گی طلب  
 میں تجھ کو ، نہ یہ دیا ہوں آپ  
 وہ کھائینگے اسکے ڈال دلو  
 وہ سب جھوٹوں کو کھا ہو گی کبیر  
 تو اپنا مانتو تب اس آب بر رکھ  
 وہ پانی سب بھی ہو جائیگا گم  
 کیا بعد اسکے مجھ کو اس طرح سے  
 اگر ہو چنیر کوئی میرے سر پر  
 دالات کر میرے آگے  
 امام دین ضربات پہن چوک  
 جب اسکے پاس وہ تشریف لانا  
 طبق وہ دنازے میو لیے بھرا تھا  
 تھا شاغل بسیر کھانا میں اسکے  
 لمبی جا آگے بغل گیری کیا ہی  
 مسند ہو ٹھلایا ، مگر ہم

کیا یوں عرض ایما بن سب سے  
کہا بت وہ امام منیض گنجور  
مقرر دائمی اسکا ہی لذت  
رضا بولا کہ رکھئے مجھ کو معذور  
وہ کھایا چند دن اس کے بت  
وہ کھایا تین دن اس کے ائی پر  
تھا باندھا چیز کوی اپنے سر پر  
وہ جب پھنچا مکان کو اپنے ہی  
بھی سویا اپنے جا کے فرش اوپر  
جوان آیا یک ناگاہ ہسم  
بہت اس میں رضا کی فطرت  
تو کیوں آیا نہیں کوی در کو کھولا  
مرنے سے ہی یک سات میں لایا  
کہا وہ میں ہوں بیشک تحت اللہ  
مراد اللہ رضا سے ہی مقرب  
مجھے بھی سات اپنے وہ لیا  
گلے اپنے سر کو لگایا  
گیالے اس کو اپنے فرش اوپر  
کئی باتیں کئے نہاں چھپا کر

بھی اس کو خوشہ انگور دیکر  
تو کہا دیکھا ہی بہتر اس سے انگور  
کہ بہتر سب ہی انگور تحت  
کیا مامون تناول کر رہا انگور  
بہت ہی پرچہ مامون چوب  
دیا مامون اسے پھر دوسرے  
چلا باہر وہین مجلس سے اٹھ کر  
نہیں اس سے کیا میں بات وہ دیکھ  
کرا یا بند اپنے گھر کا پی در  
گھر اٹھا اسکے من نزدیک پر غم  
نہایت مشک ہو اور خوبصورت  
میں دورا پاس اسکے اور بولا  
وہ بولا جو مجھے لایا ہی اسجا  
میں بوجھا کون ہی تو کہہ ای اٹھا  
محمد بن علی ہوں میں توسن اب  
یہ کہہ نزدیک والد کے چلا ہی  
وہ دیکھ اس کو اٹھا اور پیش آیا  
بھی بوسہ اس کے پیشانی پر دیکر  
بسر ہنسی اس کے لگا کر

رضائے تہ مبارک لب پوائی  
وہ کف تھا رستے بھی خوب چلا  
دھاکے جامہ ویسے کے اندر  
ٹالا چیز کوئی مثل عبصور  
وفا سوقت ہی رحلت کیا ہی  
پسر سکا کہا مجھ کو ایسے دانہ  
کہا میں سے در بحر معانی  
کیا ارشاد مجھ کو وہ معلا  
خزانے کو گیا میں کھول کر باب  
کیا ہی ساظم میرے شخص دیگر  
وہ تختے پر رہا ہی غسل وہ  
خزانے میں دھرا یک جامہ ڈان  
اٹھا کر اسکو میرے پاس لے آ  
کنن وہ لیٹے بت اسکو دیا  
بھی فرمایا تو لا تا بوت ای یا  
کر تا بوت یک اب وہ ہناو  
میں جا دیکھا خزانے میں نظر کر  
کیا حاور میں تا بوت لا میں  
کیا آغاز دورعت وہ فاخر

میں دیکھا کف ہوا ہی ایک نور  
محمد بن علی منہ کو چوسا  
پسر اپنا ہی کر دست اظہر  
بھی اسکو لے گیا اندر بدستور  
یہ دنیا سے سوئے جنت گیا ہی  
کہ لا تا بوت و تختہ از خزانہ  
خزانے میں نہ تختہ ہی نہ پانی  
میں جو کتابوں مجھ کو بجا لا  
و مان نے انور پایا تختہ و شب  
در میری کر گیا غسل اندر  
کہا مجھ کو خزانے میں تو جا  
عنوط و کنن اسکے دریاں ہی  
میں جا دیکھا دھرا تھا اسکو لا  
بنار سے پر غماز اسکے ترہا ہی  
کہا میں کیا کہوں جا کر بہ بخار  
وہ فرمایا خزانے سے ہی لاو  
دھرا تھا یک و مان تا بوت بہتر  
رکھا احباب مبارک لبش کنن  
غماز سکی ابھی ہوئی بھی نہ اس



<p>وہیں تابوت وہ اوپر گیا  اگر تو چھپے عین مامون اگر  کہا مجھ کو تورا خاموش اسم  کیا ارشاد ہو از یون وہ عود  کہ گروہ ملک شہر قین مو ابو  مگر قدرت سے اپنی رب عزت  مقرر جمع کرتا ہے تو رکھ یاد  کہ پھر چرا گیا وہ سقف گھر کا  تب اس کی نقش کو تابوت سے لے  ابھی گویا نہیں ہے غسل مکین  کہ اٹھ تو اب سر کا کھول دے  تھا مامون اور غلامان کے حاضر  طباخچے منہ پو اپنے مارتے تھے  لھی کہتا تھا یہ فقرہ ہو کے محزون</p>	<p>بسرعت سقف خانہ مشق ہو گیا  کیا میں عرض یا ابن حسیب  تو اب اسکو تو فرما دیوں کیا ہم  کہ وہ تابوت پھر کر آویگا زود  نہیں ہے کوی تغیب یہ یو چھو  وہی اسکا کیا مغرب میں حلت  مبارک اٹھے وہ ارواح و حسا  الہی پورا سخن یہ نہیں ہوا تھا  اتر تابوت وہ آیا ہے نیچے  سولایا فرش اطر پر یہ تکین  لیا وہ بعد اس کے حکم مجھ پر  میں کھولا در کو دیکھا جانے باہر  وہ روتے تھے گریبان پھارتے تھے  بہت ہو مضطرب رونا تھا مامون</p>
--	---

وَأَسَيْدَاهُ وَبَعَثَ إِلَيْكَ يَا سَيِّدَاهُ

<p>بھی ٹھوڑے قبر اسکی بہر تدین  کہا تھا جو مواجب وہ ظاہر  لگا اس طرح کہنے ہو کے حیران  دکھاتا تھا عجائب اور غرائب</p>	<p>ہوئے پیش اغل تجبیر و مکین  ہو این خاکے اس جاگھے یہ حاضر  ہی مامون مامیان دیکھا وہ اس  رضا جیتا تھا جب عالی مناب</p>
---	--

بلی اپنے موت کے بعد از وہ شہر  
 کہا میں باب یک مغرب  
 تمہارا سے بنی عباس دولت  
 مثال اس مہیون کے جو وہ شہر  
 کر لگا ہم سے تب تک مرد کو رب  
 یقین وہ مردم کو کر کے فانی  
 یہ سن مامون الیہ لیکو کھولا  
 کہا راوی کہ مامون پر طالت  
 رضا کی کھو دتھے فسیر مردم  
 ہو سے میں جس سے ظاہر بیان  
 کہا میں نے بھی وہ بات کہولا  
 مگر مامون را دور کر کے بالکل  
 ہی گذر اقدین میں بھی مجھ کو یک سال  
 دعائیں تب کیا ای رب عالم  
 مجھے اس قید سے دیکھے راوی  
 محمد بن علی زہرا کا دل بند  
 ہوا وہ فی زراہ کاہ اس قہار  
 کہا ان تنگ ہوئیں ای کرم  
 تھے میر دست و پا میں بند تھے

دیکھا ہی عجائب یہ مقرر  
 اشارہ دہیں ہی اس بات پر  
 سنو در کثرت وہ طول مدت  
 جب ایام حکومت ہو دے آخر  
 مسئلہ اس تمہارے قوم پر سب  
 کر لگا اس جہان میں کا مرانی  
 کہ تو یہ بات بیشک راستہ  
 کہا تدین سے پا اسکے فرعون  
 کیا اس بات پر تو جو کلمہ  
 وہ کہ اب بات تو مجھ کو کیا  
 لھا لھولانی الحقیقت بہت بولا  
 کیا ہی قید مجھ کو بے مائل  
 ہو ہی عیش مجھ پر تنگ حال  
 بحق مصطفیٰ و آل اکرم  
 موسیٰ پوری دعا میری ای بھائی  
 امام دین رضا کا جو ہے نرزد  
 کہا مجھ کو تو ہی دل تنگ ای با  
 کہا وہ اٹھو تو باہر آ اسیدم  
 وہ مار اسکے اوپر کھل گئے او

بکرت لٹھ میرا آیا باہر بن دیکھے گرچہ چکوسب نکمیا بھی فرمایا مجھے اب جایاں سے نہ دیکھیکا کبھو مامون کو بھر تو	مہبان قید خانے کے تھے حاضر نہ پائے بات کر نکا پہ امکان تو ہی حفظ و ضمانت میں خدا کے نہ مامون بھی کبھو دیکھیکا تجھ کو
---	---

## وقات

وفات اسکا ہوا درماد مرصفا و دتھا ہجرت سے دو سو اسال سنایا میں ہوا مدفون وہ آگاہ سبب ولت کا اسکے ای کم وہ تھا انجاس سال اور شاہ پسر تھے پانچ اسکے ایک دختر محمد قانع و جعفر براہیم رہے راضی اٹھون سے رب داود	تھاروز جمع وہ اکیسویں جان بشہر طوس سے فرزندہ افعال کہ ہی وہ یک قرب ہر سر راہ کہ لکھے ہیں دے تھے آہ اسے تھا اسکا نقش خاتم حبیبی اللہ محمد ہی تقی فرزند اکبر حسین و عایشہ باعز و کریم بھی آبا سے اٹھون کے تاجہ بخش
--	---

سیہ کاری سے خامہ کے ادار و صف کیا ہوو  
امام دین تقی متقی سلطان دوران کا

محمد جو تقی ہے ہی لقب وہ فرزند جر بند علی ہی امام دین تقی کی با صغوت تقی نام و کنیت میں ایا ہر	وہ ہی انوان امام پاک منصب علی کا ہی رضا عرف جلی ہی ابو جعفر مبارک ہی کنیت موافق ہی موافق ہی بہ باقر
---	--

اسکی واسطے کہتے ہیں اسکو  
زاین پست پر شاہ اکوان  
سچہ ام ولد تھی اسکی مادر  
بلخی ریخانہ لکھے ہیں اسکو بعض  
دینے میں تھی بایا ولادت  
صد و نو دہ تھا وہ سان بچم  
تھی جو باوجود صغر سن کے  
تھا موصوف اور بہت مشہور  
جو تھی ام الفضل کی اسکی دختر  
تھی کے ساتھ دے اسکو وہ  
بلخی ہر یک سال مامون ای

یقین ہو جا جعفر ثانی سچہ تو  
وہ نوان ہی امام صفاحان  
تھا اسکا خیران نام مظهر  
کہے بعض تھی قوم ماری سے  
کہ تھا وہ روز جمعہ باسعادت  
زہرت اور رب کی تھی وہم  
کمال فضل اور علم و ادب سے  
محبت میں تھا مامون اسکی مشغول  
دیا تھا اسکین تزویج کر  
کیا شہر دینے کو روانہ  
تھا اسکو بھیجتا یک الف درہم

## کرامت

امام دین تھی اسے باسعادت  
کہا تھا کو دکان کے ساتھ بیروز  
تھا اختلاص کے خاطر مودل  
کسی بغداد کے کو جس کے اندر  
کہا تھا پر تھی اپنے ہی جا پر  
اسے غور و مامل سے بچھا یا  
رکھا تھا حضرت خلاق عالم

روایت ہے رضا کے بعد رحلت  
بہر یازدہ سال اسے فیروز  
اسی دن ناگہان مامون زبغداد  
گذر اسکا ہوا ان کو دکان پر  
ہیں بھاگے کو دکان دیکھ اسکو  
ہی مامون اسے جب نزدیک پایا  
دونوں بیٹوں کے اسکو معظم

اسے مامون پوچھا ہی ای لڑکے  
 تو اپنی جاسے کیوں کس نہین  
 کہ ای مامون نہین ہی تنگ یہ راہ  
 نہ کچھ نقصین کسکی کیا ہوں  
 بھی تجھ سے کس ظن ہی یہ کہ نہا  
 وہ شہزاد کیے باتین برفضت  
 بہت خوش آئی ہی مامون کو تب  
 کہا وہ نام میرا ہی محمد  
 وہ فرمایا علی والد مرا ہی  
 یہ سنتے ہی کہا مامون بوقت  
 گیا مامون پس لگے وہاں سے  
 گیا جب شہر کے باہر ای دسار  
 ہوا ہی باز وہ غایب بسرت  
 ہوا سے بعد از ان اتر ازین پر  
 وہ مامی نیم زندہ طحی تب ای یا  
 وہ اپنے ہاتھ میں تب لیکے مامی  
 وہی جاگے پو وہ پھنی ہی آجب  
 تھی اپنے ہی جاگے پر کھڑا تھا  
 خطاب اسکر کیا ہی ای محمد

تمامی کو دوکان میں رہے بھاگے  
 دیا اسکو جواب الیسا وہین ہی  
 کرو نہین تا سیر کسکو کشادہ  
 کہ اسکا خوف سے تاجلر بھاگوں  
 کسکو بے گنہ دیگا نہ آزار  
 بھی اسکی پاک صورت پر ملاست  
 ہی پوچھا نام تیرا کیا ہی کہہ اب  
 وہ پوچھا کون تیرا پدر امجد  
 لقب اشہر یقین جسکا رضا ہی  
 رضا کے روح پر رضوان و رحمت  
 شکاری باز طحی ہمراہ اسکے  
 وہاں یک صید پر چھوڑا ہی باز  
 بہت کھینچی طاوت اب ہی غنیت  
 طحی مامی چھوٹی اسکے حوچ اندر  
 کیا مامون تعجب اس سے بسیا  
 ہوا ہی جانب بغداد و راہی  
 میں بھاگے دیکھ اسکو کوہ کا  
 خلیفہ پاس اسکے جلد تب جا  
 کہا الیک وہ فرد محمد

کہا کیا مائتہ بن میرے ہی پرچہ

ان الله تعالى بمشيتہ في جرد رتہ سمکا صغار اقصدا ہذا  
الملوک والخلفاء فيختارون به سلالة اهل النسوة

تقی سے جبکہ مومن یہ سنای	نجب ت بہت اس سے کیا
بہت دیکھا اسے از چشم تعمیق	کہا ابن رضا تو بہ تحقیق
بہت اسکو ہوئی اس سے عقیدت	سلوک اس سے لگا کر نہ ہست

### روایت

جو تقی ام الفضل مومن کی بیٹی	یقین زدہ امام دین تقی کی
دینے سے لکھی مومن کو کیبار	کہ میرا شوہر تقدیس آثار کی
میرے پر ایک اب لایا مائی نڈی	کیا پھر خوشگاری ایک زن کی
یہ خط بیٹی کا جب دیکھا مومن	جواب ایسا اسے لکھا ہی
نہ اس خاطر دیا مین بیاہ کرے	مجھے حضرت امام دین تقی سے
حلال اسپر کرو نہیں تا حرام اب	پناہ دیو مجھے اس بات سے
نہ لکھو آئندہ ایسی بات نہ بہار	تورہ اس بات میں ہنسیاں

### کرامت

بہت مشغول مین اسکے کرامت	بیان نموداروں پر کرنا ہوں کفایت
یہ مروی اس سے مومن ای گاہ	دیا دختر کو اپنے کر کے ہی بیاہ
بچی دختر کو دیا ہی ساتھ ہکا	کہ تا شہر مدینہ کو لجاوے
جب آگے کو پھنچا آخر روز	کہا منزل وہیں اس دن غنیمت روز

وہ ایک طرف تشریف لایا الہی لایا نہیں تھا وہ شجر بار تقی پانی منگا کر تب ای خوشخو نماز شام پس لوگوں کو لے سات زرعت پاکے جب باہر ہی آیا تھا میوہ اسکا بے دانہ مقرر اسے کھاتے تھے لوگان باعقیدت	شجر یک بیر کا اس صحن میں تھا کہیں یک پھل تھا اس پر نمودار کیا ہی پیر میں اسکے وھنو گزارا وہ امام کامل الذات شجرت مک ہی تازہ بار لایا تھا شیرین تر شکر سے بھی سہرا برک جان از راہ سعادت
--	--

### کرامت

سلف کے لوگ سے یک نیک کردار عراق اندر کیا تھا میں اقامت تھا نکلا شام میں یک شخص الیسا بہ بند آہنی اب قید کر کر تب اسکے دیکھنے خاطر گیا میں اجازت تب دیا مجھ کو کہ میں اسے غور و تاق سے میں دیکھا میں پوچھا بول کیا قصہ ہی تیرا تھی ملک شام میں میری سکونت ہی سجد شام میں یک ای ہزار میں اس سجد میں شب رو بقبلہ	رویت اس طرح کرتا ہی ای یار سنا ناگاہ خبر پر کدورت کہ وہ دعویٰ کیا پیغمبری کا غلان چاہر رکھے میں اسکو لا کر بھی کوئی جہیز دربان کو دیا میں گیا پس قید خانے کے میں درمیان تو اسکو عاقل و ہشیار پایا وہ تب اس طرح سے کہنے کو لاگا میں رہتا تھا سدا مشغول عت کئے تھے وہاں نصب شبیر کا تھا بیتھا ذکر میں مولا کے لاگا
---	--

میں دیکھا شخص یک ظاہر مہربان  
 بوالیکر حلالہ وہ مجھ کو ہمراہ  
 بدوئے کوئے کی ہم مسجد میں حاضر  
 یہ جہاں کون سی جہان تو ای جان  
 نماز اندر رکھرا ہی تب وہ گل  
 ہوا ہی جبکہ فارغ وہ معظم  
 چلے جب راہ تھوڑی ہم اسی ہر  
 رسول اللہ کے روضے کے اوپر  
 نماز اندر رکھرا وہ حق مہقول  
 فراغت پاکے پھر وہ کامل الذہن  
 جب راہ تھوڑی ہم وہاں سے  
 کیا ہی وہ طواف کعبۃ اللہ  
 وہ ہاں طواف کعبے سے فرغت  
 ہوا غائب میرے وہ مہر  
 جہان رہا تھا میں در سجد  
 تعجب میں ہر امن بے نہایت  
 جب آیا سال و سہرا ای ہو  
 وہی مرد خدا شریف لایا  
 بھی جس جس کا ہر در سال اول

کہا مجھ کو تو اچھ میں نے اچھا  
 کیا ہی قطع تھوڑی ہنگامہ راہ  
 مجھے اس طرح بوجھا وہ فارغ  
 کہا میں مسجد کو فرم ہی جان  
 نماز اندر مواجب میں طہی مشاغل  
 چلا ہی ساتھ لے مجھ کو پھر اسد  
 ہوئے جاسی نبوی میں حاضر  
 تحیات و سلام اول ادا کر  
 ہوا میں طہی نماز اندر ہی شغل  
 چلا میں طہی چلا ہوں اسکی ہاں  
 یکایک مکہ منسرف کو کھینے  
 کیا میں طہی طواف اسکے ہی میرا  
 مجھے باہر وہ لے آیا ہر سہرا  
 میں پایا اچھ اپنے ہی جا پر  
 وہ میں میں اچھ پایا ہاں بخام  
 کہ بار بکون تھا وہ ہاں بہت  
 وہی تاریخ وہاں وسعت وہ  
 وہاں سے مجھ کو ویسا ہی لایا  
 ہرے تین لے گیا تھا وہ مکمل



مزرعہ گیا ہے پھر وہاں سب  
 میں بولا ہے قسم تجھے کہ خدا کی  
 کہ تو مجھ کو بیان گت جلد لایا  
 تو فرما اب مجھے کیا ہے ترانام  
 علی یعنی رضا میرا والد  
 وہ جعفر ابن باقر کا پسر ہے  
 ہوا میں صبح کو بسوقت بیدار  
 دسے یہ خبر دے با والی شام  
 کہ یہ کرتا ہی دعویٰ بنوت  
 مجھے اس طرح کہ طوق و زنجیر  
 کہا روی میں سن یہ اسے احوال  
 بلکہ اسکی گفتار میں سبب مطلق  
 بہشت رقعہ تب وہ والی شام  
 کہ کہہ اس شخص کو تو یوں مقرر  
 گیا لے شام سے ماہر کو فر  
 بھی پھنچا یا تجھے کے ماہر شام  
 ہمارے قید سے تاد سے رہائی  
 بہت مغوم اور مخروں ہوا میں  
 خبر دیوں تا میں اسکو جا کر

جدا ہی کا پر آیا وقت ہی حب  
 کہ جو قدرت تجھے ایسی عطا کی  
 عجائب اور غرائب یہ دکھایا  
 وہ فرمایا محمد ہی مرانام  
 ہی موسیٰ یعنی کاظم جدا جد  
 علی ابن حسین اسکا پدری  
 کیا بعضوں سے یہ خواب اظہار  
 کئے ناقص مجھے اس طرح بدنام  
 مرے پر آہ ایسی کر کے تہمت  
 لے آئے قید کر بے جرم و تقصیر  
 لکھا ہوں شام کے والی کو در حال  
 رہائی سے کہے تا اسکو سرور  
 کیا اس طرح سے پھر مجھ کو ارقام  
 تجھے جو شخص ایک رات اندر  
 رکوفہ تاملینہ اور بہ مکہ  
 اسی کو بھیج اب تو اپنا پیغام  
 میں حب دیکھا ہوں یہ مضمون ایسا  
 طرف اس قید خانے کے چلا میں  
 گیا جب قید خانے کے میں در پر

نکیران اور سپاہ سب مضطرب کے وہ شخص جو قیدی یہاں تھا یکایک کُل کی شب غائب ہو گیا کیا ہی آہ کہا اندر زمین کے	سب اس امر کا ہوتا تھا میں نے نبوت کا کیا تھا جو نہ دعویٰ نہ ہم جانیں کہاں وہ اب گیا وہاں پر گیا جس رخ پرین کے
---	--

رامت

رویت ہے کہ مامون جب ہوا میںے قیس گذر نیلے یقین جب میںے قیس جی جب ای ہوا کیا رحلت زدیا وہ معلیٰ	امام دین تقی البیہا کہا ہے کہ وہ تھا رحلت اس دنیا سے میں میں گزیرے غمت مانوں برابر خبر رحلت کے آگے چون دیا تھا
---	---

رامت

کیا ہی نقل اور یک شخص اخیار کہا یک صراط ای باکرامت کہ یک پیر امبارک اپنا و بچے یہ سکر لون کہا میرے وہ تب نہ کچھ اس روز سے ماہر ہوا میں کہا یک شخص تب میرے بل کے	کیا تھا میں تقی کے پاس کیا ہوا کئی جی بہ ترسے عرض خدمت کہ وہ نہیں تاکفن اپنا اُسی سے وہ مستغنی میرے پیر سے ہی وہ ان سے اُٹھ کے پس باہر گیا کہ جو وہ دن ہو وہ صراط
--	--

رامت

کہا یک مرد میں مکتوح کی سنا کیا نزد تقی از بہر رخصت	سفر کا قہ دید کہ تھا خور وہ فرمایا مجھے تو آج جا نہ
--	--

بر اسیراہ یون کہنے کو لاگا کہ اب آگے گیا ہی یک مریار وہ اسٹب جا کے یک وادی میں موا اس سیل میں وہ ای مودب	پرسن میں بات باہر حیکہ آیا دے رخصت آج میں جاتا ہوں چار روانہ وہ ہوا اور میں نے تھہرا یک ایک سیل کی ہی اسی شب
---	---

### وفات

کیا حلت وہ مہر روج تقدیس بھی تھا وہ روز سہ شنبہ سنوتم اثر سے زہر کے پایا وہ حلت جہان مدون ہی بغداد اندر تھی اسکی عمر تب پچیس سالہ مگنیں پر اسکے منقوش معظم دودختر اور سہ فرزند ضیار علی ثادی دوم موسیٰ ہی تھرا رہے راضی و سب سرب رضا	سن سچری تھاجب دو ہوا پرسن تھی ذوالحجہ کی وہ تاریخ ششم سمجھت معظم کی تھی خلافت امام کاظم اسکا جد اظہر اسکے پاس مدون ہی وہ آگاہ تھا نعم القاد اللہ اے مکرم تھے اسکے پانچ سب اولاد ظہار علی عسکری ہی انین پہلا امام فاطمہ دودختر ان جان
--	--

یہا حضرت نقی کی کب زمین و آسمان ہو  
قلم گزینہ خور ہو سیاہی آب عیان کا

دُر دریاے اجلاں ہمیر وہ فرزند جگر بند نقی ہی رضا سے جو طبق ہی کچھانو	امام عاشراں ہمیر علی جو طبق بانقی ہی علی ہی جد امجد اسکا جانو
--	---

کنیت ابو الحسن بیگی نقی کی  
سمجھو ہمدی لقب ہکا دگر ہی  
سماد والدہ غنی اسکی اپنی  
مگر بعضے لکھے ہیں اسکی مادر  
مدینہ میں ہوئی اسکی ولادت  
تھا ہجرت سے دو سو پرتوڑان سال

میں کہتے ہو الحسن ثالث اسے ہی  
ولیکن وہ نقی سے ہشتہری  
کے ام ولد غنی وہ کو کار  
نقی ام الفضل وہ مامون کی دختر  
جب کی تیرہویں دن باسدھار  
ہی بعضوں نے لکھے ہیں چودھوا

کرامات حضرت امام علی نقی رضی اللہ عنہ

کرامات شریف اسکے ہیں دافر  
روایت اسطرح کرتے ہیں اختیار  
ہوا تھا ابیک اسکے تن پر  
قریب امرگ متوکل ہوا تھا  
شفاکر اسکو بخشے رب دادا  
مقرب بند تھا متوکل کا ایجان  
وہ متوکل کی مجلس بیچ پکروند  
نقی سے بولنا بہتر ہے اب زود  
وہ فرمایا فلان اب چیز لا کر  
بازن اللہ پاویکا شفا وہ  
وہ مخمل میں وہی لاجب ای  
لگا کہنے کو تب یوں ابن خاقان

بیان کرتا برہن اب تھوڑا ظاہر  
تھا متوکل خلیفہ جبکہ بیمار  
ہوئے عاخر اطباء اس سے کہیں  
کہی تب نذر مادر اسکی ایسا  
نقی کے پاس بھیجوں مال بسیار  
تھا نامی فتح وہ تھا ابن خاقان  
کہا یہ سخت بیماری جان کوز  
وہ جو بولے ہو اللہ کرے کوز  
رکھو تم صلد اسکے آبلے پر  
خبر ایسا ہی اسکو آ دیا وہ  
لگے ہسنے کو بعضے دیکھ دھان  
نہیں کچھ خبر بہ کرنے میں تو

رکھے اس آبلے پر چتر و جب  
 مواد اسین تھا جو کچھ باہر آیا  
 سنی وہ جبکہ متوکل کی مادر  
 منگائی جلد تب دس الف دینا  
 بھی چکا اسکے اوپر مہر اپنی  
 کئی دن بعد یک بدکیش ابتر  
 کر ہی گھر میں نقی کے مال بسیار  
 وہ متوکل وہیں یہ خبر سنکر  
 سعید یک شخص جو صاحب تھا اسکا  
 بوقت نیم شب تو اسکے گھر جا  
 کہا صاحب سیر ہی میں ایک لیکر  
 مہار کے اُپر اسکے چرما میں  
 اندھیری اسکے ت گھر میں تھی سیا  
 ہوا حیران میں جاؤں کہ دراب  
 کہ میرا نام لے بولا وہ اگر  
 میں تھرا تھا وہیں تب شمع لا  
 تھا پہنا جامہ پشینہ دربر  
 حصیری ایک سجادہ پچھا کر  
 کہا وہ ای سعید اب یہ مکافات

ہوا ہی چوت کجاری وہیں ب  
 و صحت کاملہ فی النور پایا  
 دل و جان ہوئی سرور شتر  
 بھی والی ایک تھیلی میں وہ ای بار  
 نقی کی خدمت عالی میں بھیجی  
 کہا چغلی متوکل سے جا کر  
 کیا ہی جمع بھی بسیار تیا  
 ہوا یہ چین اور غواب مضطر  
 خلیفہ اس طرح تب اسکو بولا  
 جو کچھ مال اور تیار لے آ  
 گیا اس قد و ابرار کے گھر  
 در پچھے سے وہیں گھر میں گیا  
 نہ آتی تھی نظر کوئی چیز نہ ہزار  
 سنا نا گاہ آواز نقی تب  
 وہیں اب شمع لا ایک کھڑے  
 نقی کے پاس تب مجھ کو لیا  
 بھی پشینہ کلا دھتی اسکے سپر  
 تھا بیتھار و لقبہ اسکے اوپر  
 میں حاضر دھونڈھو لے لشکر

میں دھونڈتا تو نہیں تھی کوی تیار  
جسے بھیجی تھی منوکل کی مادر  
بھی تھیلی دوسری تھی ایک اسی تیار  
کیا یوں مجھ کو بعد از وہ محلا  
اٹھا کر دیکھنا تو دیکھ لیجے  
یہ سب مان و مان میں اٹھایا  
وہ جب دیکھا وہ تھیلی پر نظر کر  
کیا دریافت میں بولے میں محتا  
کئی تھی نذریوں تک کیسے زر  
وہ تھیلی دوسری یک ٹکڑا کے خوشہ  
کیا وہ اس تھی کے پاس خوشتر  
بھی خدمت پہنچ اسکے سب رکھین  
کیا پاسیدی بے اذن اطہر  
بہت میں اس حرکت سے نخل جون  
ولیکن آہ تھا میں یونہی ماسور  
سنا یہ معذرت میری وجہم

مگر تھی یک وہی تھیلی زودینار  
ابھی باقی تھی اسکی ہر اسپر  
تھی وہ بھی سر پہر ای پنک کردار  
بی حاضر تر سے آگے یہ مصلا  
میں دیکھا تیغ تھی یک اسکے منجھے  
خلفے کے تم بھی نزدیک لایا  
کر ہی مادر کی اپنے ہر اسپر  
کہ تھا جسوقت پر تو سخت بیمار  
تھی کے پاس بھیجی تھی مقدر  
وہ اسکے تیغ اور سب کچھ سا  
کہا حاجب گیا میں اسکو لیکر  
پشیمان اور شرمندہ ہوا میں  
جو میں آیا تھا تر سے گھر کے اندر  
پشیمان ہوں سر سر منفعلی ہوں  
تو فرما عنوا از الطاف موعود  
پر تھایہ اے فرمان اکرم

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ

کرامت

ابھی ای ہی روایت ای مودب کہ منوکل مدینے سے بعین خب

<p>وہ سرین راسے میں جب آگے بچھا          تھی ناخوش وہ جگہ اور تھی وہ تھیک          اتارے میں اسی منزل میں لا کر          تھا وہ اس کا محب نیک انجام          بھی رویت سے سعادت اس کی پایا          دل و جان سے خدا بون میں ترے پر          فضیلت اور تیری قدر ہر آن          بچھانا اسکو یہ جیتے ہیں ہر دم          اتارے کیوں وہ بدکیشان امیر          اشارہ کیا از دست اظہر          روان تھے خوشنما چند انہیں انہار          درخشان چند عمارات مزین          جو فرمایا قرآن میں خلاق</p>	<p>طرف بند اد کے اسکو بلایا          تھی یک منزل وہاں خان الصعا یک          امام دین تھی کو اسے برادر          تھا صالح بن سعید یک شخص کا نام          تھی کی خدمت عالی میں آیا          لگا کہنے کو یا ابن عیسیٰ          جماعت آہ یہ کرتی ہی پہنہاں          دیا تھی تجھ کو جو نور معظم          تجھے اس منزل پر رشت اندر          مجھے تب پاس اپنے وہ بلا کر          دسے باغات خورم مجھ کو چار          بھی تھے اس میں مکانات مشین          تھے وہ باغات اس آیت کے مصداق</p>
---	--

فِيهَا خَيْرَاتٌ حَسَنَاتٌ وَوَلَدَانٌ كَاثِمٌ لُّوْلُو سَكُونٌ

<p>کیا ارشاد یوں تب وہ میری          جہاں ہم یوں ہمارے بھی ہیں          ہمارے ہیں یہ سب باغات ترویج</p>	<p>ہوا حیران اسکو دیکھ کر میں          کراہی ابن سعید اب جان یہ          بہن ہم جان درخان الصعا یک</p>
---	--

کرم

<p>مقرر حاملہ تھی میری عورت</p>	<p>بھی کی ہی شخص یک ایسی آیت</p>
---------------------------------	----------------------------------

نقی سے یوں کیا میں عرض جا کر پسر اس زن سے تا پاؤں ولادت پسر دیوچا سکورت علام خسر حبیط و مجھ کو دیاج میں حسب الخاتم ان فیاض امجد	کہ اب در کاہ حقین تو دعا کر کہا تب مجھ کو یوں وہ باکر محمد رکھ تو اس فرزند کا نام پسر سکورت عنایت حق کیا ہے رکھا ہوں نام اس کا تب محمد
---	--

## کرامت

بلخی کرنا ہر روایت ایک راوی نقی سے جا کیا میں عرض خدمت وہ فرمایا بہت ایسے ہیں دختر اشارہ چون کیا وہ قطب نیا	کہ میری اہلیہ جب حاضر تھی دعا کرنا پسر پاؤں ولادت کہ بیشک وہ پسر ہے ہو گئے بہت میری عورت بنی از کی چا ائی
--	--

## کرامت

کوئی کوفہ کے قاضی کا شیکایت کہ دینا حاجت آزار مجھ کو برابر اس سے جب گزرے میں	کیا یوں آگے اس سے باطل وہ سن بولا کہ دو مہر صبر کرتو وہ قاضی ہو گا معزول نا کا
--	--

## کرامت

تھا متوکل کا گھر ایک ای براد تھے کرتے مختلف آواز میں انہیں کے شور اور غل کے سب سے وہ نہ تشریف لانا تھا نقی جی	تھے مرغان اور رند اس میں انہیں کا شور و غل رہا تھا بسیار نہ سن سکتا کوئی باتیں کسی کی یر نہ ہوتا تھے خاموش وہ سب
--	---



بلند کرتے تھے وہ تب اپنا آواز

بلجی باہر جبکہ آتا وہ سرفراز

کرامت

تھا آیا ہند سے یک شعبہ باز  
سو متوکل کہا یکروز اس سے  
نقی جس سے ہو شرمندہ بچا  
خلیفے سے کہا تب یوں وہ بڑ  
نقی کے پاس میرے تین بٹھاؤ  
نقی کے پاس ہی اسکو بٹھایا  
اٹھاؤ کمان اس سفر سے تاک  
کہ روئی آئی اسکے ہاتھ اندر  
لگے مہینے بہت مجلس کے حضار  
ٹھہری کھینچی شیر کی تصویر اس پر  
کیا تصویر کو وہ یک اشارہ  
گئی تصویر پاس اسکے وہیں کود  
پلٹ کر اپنے پھر گلے پر آئی  
کہ اس مقہور کو دے رس گاری  
زبان ارشاد میں اس طرح کھولا  
نہ دیکھنے لگا اسے ہرگز کوئی تھار  
مسلط یوں تمہیں کرتے ہو لوگو

بلجی متوکل کے پاس ای نیک انداز  
عجائب وہ دکھاتا تھا بہت سے  
کہ ایسا شعبہ کہ ایک مادر  
بچھے یک الفین دیو نگاہ دنیا  
کہ چھوٹی روتیاں سفر سے پر کچھ  
خلیفہ یونہی چھوٹے نان دکھایا  
نقی لبتا کیا دست مبارک  
عمل الیسا کیا وہ شعبہ گر  
کیا وہ شعبہ ایسا ہی سہا  
اٹھا یک مصورہ اس مجلس اندر  
امام دین نقی تب اشکارا  
کہ لے اس بے ادب کس تاج کو زور  
کہ اس بے ادب کو جلد کھائی  
کیا اگرچہ خلیفہ انیساری  
نقی لیکن نہیں ہرگز قہر لا  
کہ اسکا بعد تم و اللہ زہار  
خدا کے دو ستون پر دشمنوں کو

یہ کہ مجلس سے باہر جلد آیا نہ کوئی بصر شعبہ ذکر کو وہ پایا

### کرامت

یہ مروی کوئی از اولاد ظفا	دلیبی کی بڑی مجلس کیا تھا
نقی حاضر تھا اس مجلس میں ای	مواہب اسکے سب بیٹھے تھے حض
مگر یک بے ادب بے باک و کیم	بجایانہ اسکی حق تعظیم
بہت مست تھا اور کرتا تھا بانا	نقی ایسا کہتا تب اسکو پچی
کہ تو درخدا سے ہو کے غافل	بہت مست تھی مار کر خوف و دل
بلا شک عرصہ سے روز اندر	تو یوگا گورو لون سے مقرر
ہوا بیمار پس وہ دوسرے روز	سدا رہا ہی جہانگیر روز

### وفات

اوپر مین جمادی الآخرہ کے	بلخی در یوم دوشنبہ فاخرہ کے
ہوئی ہی سامرہ مین اسکی رحلت	دوسو چوبیس تھا جاری سال حضرت
وہیں اسکا سرہ پاک اندر	کئے دفن آسکیتین جانو مقرر
مبارک عمر تھی اسکی چالیس سال	رہے پس اس سے راضی رہے متعالی

### ذکر اولاد

تھے اسکے پانچ سب اولاد ظاہر	پس پڑھے چار اور تھی ایک دختر
امام دین حسن یک عسکری تھا	جسے مکہ و لاہور بہتری تھا
محمد دوم و جعفر ہی سیوم	حسین باہی انہیں چارم
تھی بی بی عائشہ یک اسکی دختر	رہے راضی انھوں سے رہے ظہر

امام عسکری کا وصف و روزِ خواہ لکھائی  
کیا مسموم حبیبِ نزن دین و ایمان کا

حسن ابن علی ابن محمد ملقب وہ بخلص اور زکی ہے اسم سے یقین وہ گیارواں ہے تھی اسکی والدہ ام ولد جان دینے میں وہ پایا ہے ولادت مردم لکھی تھی تاریخِ مہتمم	کنیت ابو محمد حبیب کی انجید ولیکن مشہر باعسکری ہے دلیل و پیشوا انس و جان ہے تھا اسکا نام موسیٰ بن ای سخدا بروزِ نخبہ باسعادت تھی دوسری قول سے تاریخِ مہتمم
--	---

کرامت

محمد بن علی ابن بزازیم معیشت ہوئی جاری بہرِ بیت کہ ہم خدمت میں جاوین عسکری کے میں پوچھا جاتا ہے اسکو کیا تو پچھ پس ہم دونوں فی الحال ملکر وہ دیوے پالنگور ہلکو درہم دوسو درہم کے تاکیر سے خریدوں لجی درہم ایک سواں سے مقرر کہا میں دلیں اپنے تب وہ اکرم تو سو درہم کے کیرے لیوں	کیا ہی نقل یوں باعز و مکرم کیا ہی پدر میراث بہ آنگ کہ ہے وہ مشہر جو دو کرم سے کہا میں جاتا ہوں میں کچھ اسکو کہا یوں پدر میرا راہ اندر ہی کہا بہتر کہ حاجت مند میں دوسو درہم کا آتا مول لیوں کروں نفقہ با خواجات دیگر مجھے بھی تین سو گریوے درہم کرونگا ایک سو درہم کا نفقہ
--	---

بلجی سو درم کا لیون ایک تھر  
 غرض ہم اسکے گھر چلے جا کر پہنچے  
 غلام اس باصفا کا باہر آیا  
 مبارک اسکے گھر میں تھے ہم  
 کہا وہ اعلیٰ کیا چیز تھو کو  
 کہا باسیدی شہزادہ میں تھا  
 دیا تھو اجازت جب وہ خانہ  
 غلام اسکا چار سے پیچھے آیا  
 دیا ایک بھیلی میرے پر رکتا  
 کہا دو سو درم کے لے نو کپڑے  
 بلجی درم ایک سو اس سے مقرر  
 دیا بعد اسکے بھیلی مجھ کو دیگر  
 کھا کپڑے تو لے یک سو درم کے  
 بلجی لے یک سو درم سے ایک مرکب  
 ملان جا گھڑو تو جا بالافروٹ  
 اسی جا گھڑے کو پر پس گیا میں  
 اسی دن میرے تین بیک الفروٹ

برکوستان جاؤں کہہ چو کہ  
 بلجی ہم بات کس سے مانگتے تھے  
 چارک عام لے چکو بلا یا  
 سلام اس باصفا کہتے تھے ہم  
 رکھی باز آئیں ہم سے ملا تو  
 کہ اس حالت سے تیرے وطن  
 مکان سے اسکے تب ہم اُسے باہر  
 دو تھیلیاں زر کی ہر اپنے لایا  
 تھے اس میں پانسو درم تھیں  
 دو سو درم کا آتا اس سے تو لے  
 تو رکھ از پھر نرا جات دیگر  
 تھے درم تین سو سب اسکے اند  
 بلجی لفافہ لکھنے یک سو درم سے  
 برکوستان طرف مت جا اب  
 وہ جا گھڑ پر گیا ہی وہ اٹھا  
 بسرت کہ خدا اس جا ہو میں  
 لے اس جا پر از فضل داد آ

کرامت

کیا اہل بار اپنا رنج افلاس

کیا یک شخص جا میں عسکری پس

ٹھا اسکے اطمین یکہ نازیانہ  
نکالا ایک سکہ زر کا ای مار  
یہ الطاف سے مجھ کو نہایت

زمین کھودا تب اس سے وہ یگانہ  
موازی پال سوٹھے اسمین دنیا  
ہا ہسلی شنبہ پس یہ کرامت

### کرامت

از اجمالہ کہا یکہ شخص از بار  
جناب عسکری میں یہ حقیقت  
بلوچ چہتا تھا لکھوان تا فقر اپنا  
جواب اس کا لکھات و عیلا  
اسیدہ ظہر کے اسکے ای ٹھائی  
بلوچ قاصد عسکری کا آیا ناگہ  
بلوچ اپنے ساتھ یکہ مکتوب لایا  
پڑھے اندہ گر کچھ کچھ کو حجاب  
اگر چاہے خدا مطلوب تیرا

میں ٹھا یکبار زندان میں گرفتار  
لکھا میں قیدی کی اپنی شکایت  
مذمت سے ولیکن میں نہ لکھا  
تو کھر میں ظہر آج اپنے پڑ گیا  
ہوئی یہ قید سے مجھ کو رہائی  
وہ سود نیا ر لایا اپنے ہمراہ  
یہی مضمون اس خط میں لکھا تھا  
تو شکہ ہے رب اس سے شرم کر  
کچھ پھنچا بیگم مرغوب تیرا

### کرامت

کیا ہی نقل یون یکہ مرد اگر  
ہوا ٹھا مسئلہ یکہ مجھ یہ دشوار  
بلوچ چہتا تھا کہ میں ورثے کی تبت  
خاموشی ہوئی لیکن مرے میں  
جواب مسئلہ کہہ وہ مکرم

لکھا میں عسکری کو ایک دفعہ  
سوال اس سے کیا تھا اسمین ای بار  
ہوں سائل اسمین اس مضمون پر ہے  
روانہ پس عرضہ کر دیا میں  
کیا تھا اس طرح بعد از مرقم

کہ تو دور نے کی تپ کے باب اندر  
مگر بعد لاسے عند الکتابت  
کھلے میں باندھ وہ بیمار کے اب  
یہ وہ آئے قرآن ہی ای یار

سوال ہے کیا پتا تھا مفر  
تو یک کاغذ میں لکھ یہ پاک آیت  
میں باندھا پس تباہ اسکو دیا  
جو بھی مسکری سالار

يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ آلِ اِبْرَاهِيمَ

کرامت

روایت یوں کیا یک مرد فیروز  
جوان تب خوبصورت ایک آیا  
دیابت مسکری مجھ کو خبری  
بلجی اسکے پاس یک پارہ سنگ  
کئے خاتم سے اپنے مہر سپر  
جوان آیا یہ اب میرے نزدیک  
کہا تب اسکو دے وہ سنگ پارہ  
جوان وہ سنگ پارہ تب دیا  
دکھا ایسی جگہ وہ مہر انور  
وہ نقش مہر ظاہر ہو گیا تب  
حسن ابن علی نام اسکا بر نور  
کیا پس وہ جوان وہ سنگ لیکر

کہ تھا میں مسکری کے پاس کروز  
کہا میں دلہن ہی یہ کون ہوگا  
جوان یہ بوجھ غام کا سب  
کہ سب آبا میرے فرخندہ آہنگ  
اتھای نقش سب انکا مہر  
کردن تا مہر اپنی اسیم میں تھیک  
کردن تا سپو اپنی مہر دلخواہ  
وہ اپنی مہر تب اسپر کی  
کہ غلی سادہ نہیں تھا نقش اس  
کہ گویا اسکین پڑتا ہوتا  
ہوا رخسندہ اس پر خوب چون  
کرامت اسکے پن ایسے ہی اکثر

کرامت

<p>لکھا میں عسکری کو یک عریضہ          بلخی خاتون حاملہ میری تھی خوشدھا          مری عورت کے صغین تو دعا کر          تو رکھ اپنی طرف سے نام اسکا          عریضہ یہ ہوا جب اسکو وصول          کہ یہ شکوۃ قلب احمدی جان          نہ کچھ ہرگز لکھا وہ باکرامات          وہ اپنی خرق عادت سے لکھا</p>	<p>خبر دیتا ہی یک راوی ای انگا          تھا سائل اس میں از معنی مشکوۃ          بلخی جیتا تھا لکھن تا اسکے اندر          بلخی جو فرزند اسکو ہووے پیدا          ولے عند الکتابت میں گیا بھول          جواب اسکا لکھا ایسا وہ بٹا          مگر خاتون اور فرزند کی بات          اخیر خط میں یہ فقرہ عزا کا</p>
---	--

اعظم اللہ اجرک و خلف علیک

<p>ہوا پیدا وہین فرزند مردہ          جنی ہی ایک پسر پاکیزہ خوشتر</p>	<p>شکم سے میر خاتون کے ای اگر          ہوئی حاملہ پھر بار دیگر</p>
--	--

وفات

<p>دو سو پیر سال تو ان سس تھانہ بخت          نہ مولود کی تھی تاریخ ہشتم          ہوا مرقون بسر من راجہ بھان          کچھ بعضے تھے اتھا بیس سالہ          حمد مہدی اسکا نام ہی جان          نہایت مختصر برطرز اجمال</p>	<p>اثر سے سم کے وہ پامای حلت          تھا روز پاک جمعہ وہ سنوتم          وہ اپنے پدر کے پہلو میں ایجا          تھی اسکی عمر ستائیس سالہ          تھا اسکو یک پسر ای نیک عنون          میں اب لکھتا ہوں کچھ ایک اسکا</p>
--	---

محمد طفلی مظهر نور عجائب تھا

محمد طفلی بن مظہر نور عجائب تھا  
کیا آخر اسے تی پیشوا ابدال و نشان کا

مبارک نام ہی اس کا محمد الواقف اسم نیت جان اس کی سچہ زجر جس تو اس کی والدہ جا ہی سر من رائے من اس کی ولاد وہ تاریخ آئیں سبحان کہ تھی سوا اس کے لگی آئے من افاد ہو حب فوت اس کا پدر و وال دو مو پین ست برس تھے جب ہجرت ہی پس اس سنت کا ہی مذہب	خلف ہی عسکری کا وہ محمد لقب اس کا ہی ججہ اور مہدی بر ہی وہ صراط اور عابد ہی مبارک جو کہ دن با سعاد دو سو پنجاہ و شش تھا سال ہی قتل صبیح ہی جان پھیل تھی اس کے عمر شش ماہ پنج سالہ کیا ہی حضرت مہدی نے حب کتابین معتبر من ہی مطلب
---	--

### روایت

بھی تھی جو امام عسکری کی کہ یک دن من گئی تھی عسکری میں کہ ای بھیمو ہمارے گھر من شب من پوچھی کس سے ہو دیکھا بہ لڑا کہا ای عمتہ یہ زجر جس کا تمثیل کہ حل اس کا بجز وقت ولادت ہی من اس شب اس کا گھر ہی من	روایت اس طرح لائی وہ بیجا کہا ججہ کو وہ سبط مسد الانس تورہ فرزند ججہ یک دیو لگا ہنیں من حمل کے زجر جس من آثار ہی مثل ام موسیٰ جان پھیل ہنیں ہو دیکھا ظاہر با علامت تجد نیم شب من اقم ہری من
--	---



<p>             کہی میں دل میں بعد از اپنے لیا              برے سے عسکری جو کچھ کہا ہی              گزرتے ہی یہ خطرہ دلیں میرے              کہ ای عمہ مکر تجیل تو اب              وہیں نہ جس ملی میرے در راہ              سو میں اس طرح سے جب اس کو پای              دو مورے قدر اور خدائے کتین              شکم سے بھی تباہ کے بافتا              کہ جو جو بن پڑی تب ای خود مند              میں دیکھی گھر موابعد اس کا روشن              بھی سوئے قبلہ اقدس ہی حد              ای عمہ لاہرے فرزند کو اب              وہ اپنے گود میں اس کو بٹھایا              بھی فرمایا اسے ای میرے فرزند              وہ بسم اللہ اول پڑھ لے پورا         </p>	<p>             کہ وقت فجر بھی نزدیک پہنچا              نہیں الا ان وہ ظاہر ہوا ہی              پکارا مجھ کو وہ اپنی جگہ سے              میں نہ جس کے چلی جڑے طرف بت              میں دیکھی تھا بدن میں اس کے لرزہ              اسے تب اپنی سینے سے لگائی              بھی اسپر آئے اگر سی پتر چینی              لگا آنے وہیں آواز قرأت              پڑھا اس کے شکم میں اس کا فرزند              بھی پامای ولادت اس کا من              پکارا مجھ کو یوں تب اس کا والد              اٹھالے اس کے حجرے میں گئی تب              زبان اپنی دہن میں اس کے رکھا              باذن اللہ کہ تو بات خورسند              یہ فقر یوزبان پر اپنے لایا         </p>
---	--

بسم اللہ الرحمن الرحیم ویزیدان نفس علی الذین استضعفوا فی الارض  
 و نجعلہم امیۃ و نجعلہم الوارثین

<p>             بھی اس کے بعد میں دیکھی ہوئی دیر              بلایا عسکری تب مرغ کو یک         </p>	<p>             طبع کو سب بھروسہ لئے گھیر              کھالے اس کے کچے کو اور نگہ رکھ         </p>
---	--

<p>بھی بیکے کون پر مرغان دیگر          ہیں رحمت کے فرشتے دسریں تہیل          کہ اسکو اسکے مادر کے حوالے          دئی تب اسکی مان کے گود اندر          ہر پرہ ناف اور مخنون بھئی تھا          اقی پر از قسراں کیوں</p>	<p>بہن کوچی کون ہی بہ طیر اظہر          کہا بہ طیر ہی بے شبہ پیرل          کہا ہی عسکری بعد از مرید          وہ شہزاد کو پس میں نے لاکر          ہر ہی جیکہ وہ فرزند پیدا          ذرا عہد است اور اسکے بھئی خوب</p>
<p>جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا</p>	
<p>ہو پیدا و زوالو ای برادر          اٹھایا اپنی گشت شہادت          ترہای آیت کامل وہ آگاہ</p>	<p>ہی مروی جب ہو اید او اظہر          بھئی سوسے آسمان وہ باز است          بھئی چھینکا اور کہا اللہ شد</p>
<p>۱ و آیت</p>	
<p>زکی کے پاس میں یکس روڑایا          بھئی پردہ ایک آویزان تھا اس پر          ہو حسب اس معظم امر کا کون          تب یک لڑکے باہر اس سے آیا          تھا پاکیزہ بہت اور خوب روٹھا          زکی بولا یہی حسب تمہارا          زکی اس طرح تب اسکو کہا ہی</p>	<p>روایت دوسری راوی نے لایا          تھا دست بہت جانب کے یکسر          کیا میں عرض ترے بعد باغون          کہا پردہ اٹھایا میں اٹھایا          وہ تھا چھوڑا ہو اگیسو زیبا          زکی کے گود میں وہ آکے بیٹھا          وہ لڑکا اسکے زانو سے اٹھایا</p>
<p>یا بھئی ادخل الی وقت المعلوم</p>	

جلای گھر میں یہ سنکر وہ لرکا زکی نہ پس کیا یہ حکم مجھ پر میں اس کے حکم پر جا گھر میں دیکھا	میں اس کو خوب اسدم دیکھتا تھا کہ دیکھ اب اسے فلان اس گھر میں جا کر تھا گھر خالی کوی اس میں نہیں تھا
--	---

### روایت

روایت اور یک راوی نے لایا وہ دے دو شخص کو ہمراہ میرے حسن بیگاز کی سے جو ملقب تم اس کے گھر کو جا کر گھیر لیو سر اسکا کات کر مجھ پاس لاؤ یہ سن ہم اس کے گھر پر جا کے پھنسنے الہی طیا وہ گویا ہوا ہی اٹھا کر ہم نے جب وہ پردہ دیکھا کھڑا تھا اب اس سرداب اندر نہایت خوب رو یک مرد والا عبادت میں ہی وہ مشغول رہا مرے دو ہمراہ آئے شخص جو تھے وہ پانی میں وہیں اسے دبا ہی میں جا کر جلد اسکا مٹھ پکڑا بھی چاند دوسرے نے جانے فی الحال	جو حکام یک خلیفہ معتضد تھا کیا تا کی مجھ کو اس طرح سے ہوا ہی فوت سر میں راہ میں اب بھی تم دیکھنے اس کے گھر میں جسکو نہ نماز پر ہرگز جسد جاؤ مکان اسکا بہت بھتر تھا دیکھ بھی پردہ ایک اس گھر سے لگایا نظر آیا ہی یک سرداب اس جا بچھائے تھے حصیر اس آب اوپر حصیر اوپر نماز اندر کھڑا تھا نہ ہرگز التفات ہم پر کیا ہی کیا سبقت وہیں یک شخص آن بھی غوطے کھا بہت مضطرب بھی اسکو کھینچ پانی سے نکالا ہوا ہی اسکا بھی ایسا تھا احوال
---	---

بر حالت دیگر که خیران برون  
که حق سے اور تر سے ہے اعلیٰ معظم  
بنین و اللہ ہم کچھ جانتے تھے  
نہ تب بطی التفات اسنے کیا  
جب اگر معتقد سے بے یار و ملے  
کہا ہرگز کسی سے یہ نہ بولو  
بیان نگ یہ جو گذر سے ہیں روایا  
ہر انکا منصف و قوت ای مکرّم  
غرض غائب ہوا وہ ذوالنقاب  
کہ دو غیبت انہیں دیتا ہی لا  
گودہ اولیا میں اسے برادر  
کیا ابدال میں حق اسکو داخل  
پناہ بخش گنج عرفان شیخ عارف  
سر اہل شہود و شہد و وجدان  
نہ کہ کمال ابدال و اقطاب  
محمد بن حسن بحر کرامت  
حسن جو اس معظم کا پدر ہے  
محمد بن حسن از فضل مولانا  
ہو جب مختلفی وہ فرد کامل

کمال عجز سے کہنے لگا میں  
مقرر معذرت چیتے ہیں اب ہم  
الطی ہم لوگ جانتے ہیں یہاں  
غرض بننے و مرنے سے تب بھر جا  
گرہ اس راز کا سب اس کے کھولے  
والا قتل کرواؤ لگاتار ہم کو  
شواید میں میں سب تفصیل کے ساتھ  
بنین ظاہر ہوا و اللہ اعلم  
کہ بعض اولیا رہتے ہیں غائب  
کہ میں و غیبت صغریٰ و کبریٰ  
انہیں ابدال کہتے ہیں مفسر  
ہر اہل عالم فانی سے ناقص  
دلیل سالکان ذوالعارف  
علا و الدولہ حب کا ہی لقب جان  
مقرر اس طرح لکھنا ہی دریا  
در کینے سے دریا سے امانت  
زکی اور عسکری سے شہر  
یقین پایا ہی رتبہ قطب کا  
ہوا ابدال کے زمرے میں داخل

ترقی کی ہی پھر درجہ بدرجہ  
 جو تھا بغداد میں یک قطب نشان  
 کیا ہی نقل جب وہ قدوہ بن  
 محمد بن حسن حاضر ہوا  
 لہی وہ قائم مقام اسکا ہوا  
 رہی وہ مقام قطب میں  
 بلایا پھر اسے خلاق یزدان  
 کیا اس عالم فانی سے رحلت  
 تو عثمان ابن یعقوب  
 ہوا قائم مقام اس با صفا کا  
 جنازے پر محمد بن حسن کے  
 مدینے میں رسول اللہ کے ہی  
 جو نبی حبکہ رحلت کی ای امجد  
 نماز اسکے جنازے پر پڑھا  
 پسر جعفر کا تھا عبید رحمان  
 وہ رحلت کی عجم میں انکے کبیر  
 نشان ہرگز نہیں ہی انکا ظاہر  
 وہی ایجاد اور اقطاب ابدال  
 بیان قول علا والدولہ خسرو

ہوا ہی سید اقداد والا  
 علی ابن حسین پاک عنوان  
 ہوئی شونیزہ میں اسکی تدفین  
 نماز اسکے جنازے پر پڑھا  
 علم فیضان کا ہر پا کیا  
 برس انیس قلعی قریب میں  
 طرف اپنے یقین باروح و یحیٰ  
 ہوئی درگاہ حق سے اسے رحمت  
 کہ تھا وہ زبدۂ ارباب والا  
 کہ رہے قطبیت کا اسنے پایا  
 نماز اسنے پڑھا یارون کو سب  
 کہے ہیں جہنم تدفین اسکی  
 توشیح باکرامت یعنی احمد  
 لہی وہ قائم مقام اسکا ہوا  
 تھا احمد اسکے ہی اولاد سے  
 میں قبر میں بس زمین سے ہی برابر  
 سوا اسکے نہیں کوی ایشے پر  
 زیارت انکی آ کر تہ میں ہر سال  
 ہوا رحمت ہو اسے حق سے افر

مح القصد وہ شہزادہ کی حرکت  
کلام اسکے نہیں صحت میں پہنچا  
امام سے کہتے ہیں حجۃ  
بھی کہتے منظر صاحب زمان او  
کہ ہدی خاتم انشا عشر ہی  
بھی توین بولتے ہیں رب غرت  
چنانچہ عیسیٰ و یحییٰ کو مولا  
بھی کہتے ہیں ہلاک جان سے وہ در  
کیا ہی غار اندر جبکہ ہمدی  
نہ پھر آیا ہی باہر وہ کنو قال  
بھی کہتے ہیں خسرو ہو گیا اسکا  
میں قابل بعض شیعہ ای خود مند  
غرض میں بیس رفتے آئیں شیعو  
کہے ہیں اس سنت در شریعت  
نہ جس سے ہو وے جبار امامت  
ہول شیعو سے ثابت ہی ای یا  
کرے اظہار دعویٰ امامت  
ولایت کی ثابت ہی مقرر  
تھازید ابن علی جو فرد یکتا

ہوی ثابت ہمزداہل سبت  
نقات ہیں پرین سارے ہمتی جان  
بھی قائم اور ہمدی ای حق اگر  
بھی ایسا زعم وے کرتے ہیں سچو  
امامت ختم ہمدی کہے آبر ہی  
دیا بچپن میں اسکو علم و حکمت  
صغیر میں علم اور حکمت دیا تھا  
ہی پیمان غار سر میں را اندر  
تو مادر ہسکی تسکود یکھتی تھی  
تھا اسکے مرثیے تب پانچ سال  
میں اب محمد منظر اسکے وہ ہر جا  
نہیں تھا عسکری کو ٹوٹی زرد  
خالف ایک دسر کے ای اگر  
نہیں ثابت ہی لڑکے کی ولایت  
ہی اس سے نفع کیا ای با نرست  
اگر کوئی راہل بیت سالار  
بھی ظاہر اسکی پیو غرق عادت  
تامی متفق شیعہ ہیں اس پر  
حسین ابن علی کا تھا وہ پونا

تھے اس میں سب بیٹے اور صاحبزادے  
امامت کر کے اس لڑکے کی ثابت  
ہوئی اس کو جانکر مہدی موعود  
احادیث صحیحہ سے ہی یہ بات  
کہ مہدی ہووے اولاد حسن  
جدین بعض جو آئے ہویدا  
جدین وہ نہیں نعت کو پھینچے  
جدین وہ بھی بر تقدیر صحت  
ہی اس عسکری مہدی موعود  
کہ نام بدر مہدی نیک انجام  
یہ شہزاد کا دیکھو نام والد  
علی مرتضیٰ سے ہی روایت  
یہ شہزادہ جلیل القدر شہر  
بھی جو در سے ہیں مہدی کی علاوہ  
نہتھے اس شاہ زادے میں سے جو  
عجب ہی کہ شیخ چھوڑ انصاف  
اسکو مہدی موعود سمجھے  
کہ لوگوں نے نہ صرف اسکی کتب  
نہیں یہ بات ہی ہرگز مسلم

امام اسکو کئے ہیں کیون یہ شیخ  
میں ذکر زید سے اس طرح سنا  
ہیں اسکے منتظر الا ان بے سود  
بلا شک و شبہ باقی ہی اثبات  
یہ گل ظاہر اسکی ہو چمن سے  
ز اولاد حسین ہووگا پیدا  
محدث نامور ایسا ہی لکھے  
ہیں اس بات پر کرتے دلالت  
نہتھے آثار مہدی اس میں موجود  
رسول اللہ کے والد کا ہونا م  
حسن ہی مشہر خزا ما جد  
مدینے میں ہو مہدی کی ولادت  
ولادت پایا سرمن را اندر  
صحیح خبر سے ہی جن کا اثبات  
ہو چکر کس طرح وہ مہدی موعود  
مخالف ہووے سب اخبار کے خلاف  
کئی باتیں بھی اسکے صحت کے  
وے سب لوگوں سے مخفی ہو گیا تب  
جواب اسکا میں کرنا ہوں مرقم

کہ ارباب تواریخ فریضین  
 حضور صا زیدہ اور واقفہ  
 نہیں لکھے یا ہو کوئی سلطان  
 لہجی خفا کا سبب اس وقت پر ہو  
 ایہ کہ تو اپنے قتل کا قر  
 ہوشیو کا کلینی پیشوا ہی  
 کہ حالت سبب ایہ کی جہان سے  
 کہ موت اختیار کی جبکہ حاصل  
 اگر انداز بدنی کا خطر ہو  
 کہ ان راہ خدا میں کھینچا رہی  
 جہاد اندر شقت کس قدر  
 ائمہ حب بن بند و نماز معظ  
 ہی حب ہر یک عبادت میں  
 حضور ہا ہو وے جو حب ہر  
 کہ قتل جاتا ہو وے معظ  
 یہ دنیا میں مقرر ہو گئے ہیں  
 یقینی علم حب ایسا رکھے وہ  
 کیوں پھر بلا دعوت کر گیا  
 تھے جتنے اسکے آباؤے ابا

زابل سنت و شیوہ بلا میں  
 لہجی یونی ناوسیدہ افطحہ  
 اہم وقت کو اپنے سے نرسا  
 کہ بالیقین جب جان کا خطر ہو  
 نہیں تھا وقت میں اس کے مقرر  
 دیکھو کافی میں اپنے لکھا ہے  
 ہی دست اختیار اندر نہیں کے  
 ہوں پھر کون محقق از خوف قاتل  
 ائمہ تب لہجی محفی ناموس  
 اجور اخروی کا ہی ترا کج  
 وہی رفیع مدارج کا شجر ہے  
 ہی طاعت کو لہجی انکی شان اعظم  
 کہو کیوں کروے تھوڑے عباد  
 نہیں ہی وجہ کچھ سکون کا  
 کہ نامتزل علیٰ ابن مریم  
 لہجی مشرق اور مغرب یونگیا  
 کہو پھر کس محفی رہے وہ  
 لہجی کب وہ رنج ابد آ کر  
 خصوصاً حضرت شیر عا بر



نہ اپنے قتل کا پروا کئے ہیں .....  
 محض ہر ادا کے امر و جب  
 دے اپنا خان و تن اور عزت و مال  
 خلاف آبا کا پھر اپنے قادی  
 رسول اللہ کی ہجرت سے اشر  
 عراقین و خراسان بیچ ہر جا  
 بھی و کہیں سلاطین بہمنیہ  
 بہ بند و سند و بنگالہ بشوکت  
 نرسانی عراقی لوگ اکثر  
 امیران اور وزیران صوبہ دار  
 بری نصرت کا اور الفت کا دعو  
 سو ہم سائل ہیں اب شیعہ سے جس  
 شریف مرتضیٰ نے وہ جو لکھا  
 تھا ہوتا دوستوں پر اپنے ظاہر  
 ہو ہی جیست و جو جب فراوان  
 صبح یہ بات بھی باطل ہی سمجھو  
 زب اس سے انہیں کو دیکھینگے  
 یقین دے نہیں اسکا کرینگے  
 دکھو تاریخ والوں کسی نے

وہ امر وہی میں لب و اکٹہ ہیں  
 بھی شنودی مولا کے ہو طالب  
 کئے راہ خدا میں صرف نے الہا  
 کرے کس طرح وہ زور گرامی  
 برس یک الف جب گزرے اس  
 تسلط رو دیا ہی صفویہ کا  
 بھی عادل شاہ یہ یہ شیعہ  
 اٹھے جو تب جہان گیری رہا  
 تھے گھیرے اس رہا بست کو مقرر  
 مقرر کے سب شیعہ ہی تھے جان  
 کیا کرتے ہیں سب شیعہ جو سکا  
 کہ ایسے وقت میں وہ کیوں نہ نکلا  
 کہ بیشک در اوایل وہ معتمد  
 بھی تھا اعدا سے مخفی اپنے آخر  
 ہوا تب دوست اور دشمن سے چھان  
 کرنا وقف رہیں تاریخ سے جو  
 مگر تاریخ کے ماہر جو ہو نیکی  
 بلکہ وہ اس سے استہزا کرینگے  
 نہیں تاریخ میں لکھا تھا اپنے

کہ جاسوسی گئی ہو یکت بجات  
 کچھ نغذا دوسر من راسے اندر  
 کسی تاریخ سے بھی بلکہ یہ بات  
 امام عسکری کے گھر ہویدا  
 سو لوگ اسکو سچے مہدی موعود  
 نہیں یہ بات ہی حاشا و کلا  
 بھی اسکی غیبت معز سے خوشی  
 ہی اسکی غیبت کبریٰ ہوئی تب  
 اس عرصے میں خلیفہ اور ایران  
 نہ جب کوئی عدو باقی رہا  
 بھلا جب صفویہ نے پائی دولت  
 وہ شہزادہ کیے تھے مقدم کے خوا  
 بھی اپنا مال و جان الفت میں اسکی  
 بھی کثرت انکی از رنگ بیابان  
 ای شیعہ وقت تھا وہ تو تمھارے  
 عقیدہ یہ بھی ہے شیعہ کا شہر  
 ائمہ کو ہی اسکا علم حاصل  
 کہ در ملک عراقین و خراسان  
 خدو ملک پور ہر جہین آباد

محمد بن حسن کی از عداوت  
 وہ عرف آیا ہو لوگوں کی زبان  
 نہیں نہیں پائی ہی اثبات  
 پسر ایسا ہوا تھا ایک پیدا  
 ضرر اور قتل اسکا چاہے ہر دور  
 نہیں اس عرف کو ہی اصل صلا  
 بن گذرے جبکہ ستر پر کی سال  
 امامیہ میں اسپر متفق ہوا  
 سدھار سبک سب اس عمر کا  
 سب بھر غیبت کبریٰ کا کچا  
 امامیہ تھے وہ تو با عقیدت  
 تھے اسکی رویت اقدم کے خوا  
 نثار اسپر تو کرنا چاہتے تھے  
 زیادہ بھی تھی از برک در خزان  
 نہ کیوں ظاہر ہوا وہ آشکارا  
 ہوا ہی اور جو ہر دے بخشہ  
 پس اس صورت میں کچھ غور کا  
 بھی ہندو سند کے ملکوں کے در  
 کہن بنگالہ لکھنؤ سیف آباد

یہ مامون بن جوشیہ بن کثیر  
یہ حالات اس امام یا صفات  
اسے علم الیقین یہ بھی رہیگا  
وغاصہ طرا جانا بھی مفسر  
کہوچہ کس لئے پنهان رہے وہ  
امامت کو تو لازم ہی شجاعت  
بزار اس شیعہ اس پر یہ  
تقیہ جیکہ اس پر او  
اسمہ جو ہوئے در آل خاتم  
امامت جیکہ ہی ظل رسالت  
نبوت کے سوا دوسرے فضائل  
اسمہ میں بھی ہر تو انکا سننے  
حد کے راہ میں پانی لذت  
نبین صالحین جتنے ہوئے ہیں  
وے کھینچنے کے خاطر ہی جھپٹیں  
ہنیں ظہار حق سے باز آئے  
جناحہ حق تعالیٰ نے ہر تران

بھی انکی عروج و شمت شان و شوکت  
پنهان انکے عہد سے نہ ہو گئے  
کوئی قاتل مرا لیا ہو سکیگا  
نہیں ایسے شیریں میرا مقدر  
مخالف کا بھی کیا پروا کرے وہ  
نہ اپنے دشمنوں سے خوف و شمت  
لگاتے ہیں یہ خوف و حین کا عیب  
کرین ثابت تو اس سے کہ عجب ہو  
شجاعت میں ہی انکو شان اعظم  
حق انھیں جلوہ گر انکی شجاعت  
رکھیں جو انبیاء پر وجہ کامل  
رہے ہی تب استعداد انکے  
زائد اجانتے ہیں وے سقا  
اذیت دشمنان انکو دے ہیں  
اٹھائے آنتیں رنج و بلائیں  
نہیں وے انکو ہر گز چھپائے  
خبر دیا ہی انکے حال سے جا

وكان من نبی قاتل معه ربيون كثير فما وهنوا لما اصابهم في  
سبيل الله وما ضعفوا وما استكانوا والله يحب الصابرين

تھے کتنے انبیا در راہ مولا  
 بھی ساتھ آئے بہت سے مابعد  
 کئے کوفار سے جنگ و لڑائی  
 نہیں سستی کئے وہ ہمیں دریا  
 لڑائی میں ذبے قوت ہوئے ہیں  
 رکھے ہیں دوست مولیٰ صابر و کو  
 بھی شیعوں نے لکھا شاہ والا  
 قیاس اسکا نہیں اسپر صحیح ہے  
 کلام بے موقع ہے سر اسر  
 کہاں مکہ کہاں ہجرت کہاں  
 کہ وہ حضرت کا چھپنا فی الحقیقت  
 چھپا دینے نہیں تھا امر دعوت  
 بلکہ تھا جنگ کی تمہید کا طوط  
 بھی ہجرت سے نا مانع ہو وین کف  
 قحی یہ پوشیدگی تین ہی شب  
 دینے کو روانہ ہو کے حضرت  
 یہ چھپنے سے خلل در آمد دعوت  
 قیاس آفتخای شاہ ابرار  
 نوارنج و سیر کے نو کنا میں

کئے ہیں کانون سے جنگ ہر پا  
 فقیہان عالمان پر ہر حکمران  
 رہ صہین جو سختی اٹھو بھینچی  
 نہ وہ پیغمبران نا انکے اصحاب  
 نہیں کچھ عجز اعدا سے کئے ہیں  
 سدا دین خدا کے ناموں کو  
 کہ غار ثور میں مخفی ہوا تھا  
 قیاس البامع الفارق صریح ہے  
 دلیل اسکی ہو اس اختفا پر  
 کہاں برقت حضرت عزم کفا  
 ز سر کا فران پر شقاوت  
 چھپا دینے نہ دعویٰ نبوت  
 کہ اس میں مندرج تھی مصلحت  
 نہ مقصد سے بھی اپنے ہو خیر  
 بھی جو مائی سے مشرک تھک گئے  
 کیا بر پا و مان اعلام دعوت  
 کہاں آیا باظہار نبوت  
 صحیح اس اختفا پر تا ہوا ہی  
 دو جانب کے میں حاضر ہو چھین

کہوے گھار سے خیر البرایا  
 نہ با این باز آیا ہی ز دعوت  
 غرض جو تین دن سرور چھپا  
 کہ بیخِ دین سے یکسر کا فرونگو  
 مسلمانوں نے پایا جس سے نصرت  
 پس ایسا خفا جانو مقدم  
 کہ از خروج و عزم اکثر  
 بھی تمہیں مقاصد پہنچ در باب  
 نہ ایسا خفائے پر طوالت  
 کہ حقیقین اس امام با صفا کے  
 کہ ایسے خفا میں توقبات  
 بھی کیا ہی نفع اس خفا کے اندر  
 عوض میں میں شب کے تین سال  
 دینے کی عوض میں ملک کاشان  
 عوض انصار کے شیعہ لڑے  
 متاع و مال اور سبب ثروت  
 ہی کہا شی مانع اظہار دعوت  
 فقط یہ زعم شیعہ ہی پچھانو  
 منتفی مہدی کا کوئی اس میں علت

نہ کیا کپریخ و ایذا آہ پایا  
 نہ کی کتمان دعوی نبوت  
 سو وہ چھپنا کیا ہی کام ایسا  
 نکالای شیر و ن فاجرون کو  
 کمال عز و کنت شان و شوکت  
 بلا شک ہی ز تدبیرات اعظم  
 میں کرتے ابتدائے حال اندر  
 سمجھتے ہیں اسے از خیر سبب  
 جو ہی مزعوم شیعہ تاقیات  
 جو وے کرتے ہیں ثابت بر خطا  
 بہت لازم دکھواتے ہیں بہت  
 ہوئے ہیں کون سے مردم حیر  
 عوض میں نور کے سردا بہ حال  
 رکھے ہیں نام جسکا دار ایمان  
 عراق و ملک فارس کے ہیں حاضر  
 انہیں انصار سے بھی زیادہ  
 یہ غیبت میں قریب آئی قیامت  
 وہ شہزادہ نہیں زندہ چاہو  
 کریں کیوں اسکی ثابت مہدوت

علاوہ یہ کہ ایک شیعو کا فرقہ  
امام حضرت باقر کو ای نیک  
بی دعوانا و سید گاہ بے سود  
بلجی موسیٰ ابن جعفر کو ای مسعود  
یہ سب شیعو کے ہیں جانو خیالات  
انہی تھے یہ سب عزت کے اختیار  
تعجب ہی بہت شیعو کے مشہور  
تعجب اس سے ہی یہ بلجی زیادہ  
کہ جیون پور میں یک مرد کامل  
تھا سالک اور عارف صاحب حال  
سلوک راہ حقین روز اور شب  
سرفراز اسم مادی کو وہ بیکر  
عوام اس شہر کے بعض مسلمان  
نے اسکا حاصل مفسود جانے  
ہوئے پھر مہر دور سے ملقب  
وہ سید گرچہ تھا صاحب کرامت  
انہیں اس سے ہوئے بے شہر و  
عجب اس سے زیادہ برائی  
گردن دوستانین یک شیخ ابجد

کہ جن کو بولتے ہیں باقریہ  
سبھی مہدی موعود ہیں دیکھ  
کہ صادق ہی یقین مہدی موعود  
کے منظور یہ مہدی موعود  
کہ ہیں انکے خیالی اعتقادات  
تھے پر مہدی موعود زہرا  
کہ تھے اسے انہیں مہدی موعود  
ہوا جو ملک بکن میں ہوا  
ہوا سید محمد صاحب دل  
مسلمانوں کو غلط نیک منول  
شہود اسم مادی اسکو تھا  
انامہدی کہا کرنا تھا اکثر  
کہ تھے اس زرا کرم کے مرید  
اسکو مہدی موعود جانے  
کئی شہر وغین پھیلا انکا  
وہ مہدی کے آثار و علامات  
کہیں کیوں اسکو پھر مہدی  
گل دیگر شفتہ یہ ہوا ہی  
بر ملی میں ہوا جو سید احمد

کبار اولیاء قطاب سے تھا  
 رئیس الحارثین زرد یگانہ  
 مجاہد فی سبیل اللہ تھا وہ  
 مدار جذب و حالات و مقامات  
 اخیر عمر میں ہادی مطلق  
 ہدایت و نظر پر کی اسکے ظاہر  
 کیا اس سے بسا اچھا سنت  
 بہ بنگالہ کمی نادان جاہل  
 اگرچہ اس معظّم کو نہ دیکھے  
 ابھی کے سلسلے کے عالموں نے  
 لکھے ہیں رد فاش انکتاب زود  
 اگرچہ نقشبندیہ بیچ ای میر  
 ولیکن وہ نہیں مہدی موعود  
 ولے انوار سے ایسوں کے بے ریب  
 کہ کشیمین دکھولات میں جو  
 غبار ایسے تو انوار و غلو کا  
 غرض وہ شاہزادہ باکرات  
 کبار آل سے وہ بارہوانی  
 حویدا ہو و یگا مہدی موعود

شہود و کشف و عرفان میں تھا کیا  
 امام الواصلین قطب زمانہ  
 مجدد عارف باللہ تھا وہ  
 کلید گنج الہام و کرامات  
 کرم سے اپنے فیاض برحق  
 بر فیض ظاہر و باطن اٹا ہر  
 بلجی کروایا ہی اس سے قمع بدعت  
 طریقے میں ہوا کے آہ دخل  
 ولے مہدی اسے بھی کہنے لاکے  
 ولے نادانوں کا جب ازاد دیکھے  
 کہ وہ سب نہیں مہدی موعود  
 وہ میرے میر کے ہی پیر کا پیر  
 کرو گھا اسکے میں قابل کو مردود  
 نہ ان باکون کے دامان کو لگے  
 ولے کہتے ہیں خدا صفت علی کو  
 پھنپے دامن تزارنگ آ  
 ہی از خیار اہل بیت  
 نہ لیکن مہدی صاحب زمان  
 قرب آو گیا اسکا ذکر مسعود

شواہد میں لکھا ہے شیخ جامی  
 کہ اہلبیت حضرت کی فضیلت  
 نہ یہ باری تن پر منحصر ہے  
 خصوصیت دے پاگوئی بغایت  
 سوائے بھی ارباب فضیلت  
 ائمہ کے وہی طبقات اندر  
 چنانچہ سعد علوی ای کرم  
 ہوئے ایسے انکا ذکر والا  
 انھوں سے ذکر بعض اولیا کا  
 جناب غوث کے احوال اندر  
 خدا چاہا تو میں نے شرح کی  
 صحابہ میں بھی اکثر ذالمفاخر  
 صحابیت کا خود رتبہ ہی علا  
 پیمبر کا جو ہی ادنی صحابی  
 جو یک ساعت ہو پیغمبر کی محبت  
 نظر جو یک بروی حسد ہی ہو  
 و مذب و معرفت کی زبان  
 کئی نادان فقیر ان کہتے یہ بات  
 سمجھتے اولیا کو ان سے فاضل

رکھے حق پاک ہسکا سر سامی  
 کمالات و ولایت اور کرم  
 کہ شہرت جنگی با اثناعشری  
 مزید فضل سے پائی ہے شہرت  
 ہوئی از عترت شاہ رست  
 بھی در ساخون فیض گستر  
 بھی سید عبد قادر غوث اعظم  
 لکھوں تو چاہئے دسر ارباب  
 دکھو نفحات میں جامی نے لکھا  
 کتاب انکا وہ یک لکھا ہے خوشتر  
 لکھوں گا صاف تر مظلوم ندی  
 ہوئے ہیں اولیاء اللہ ظاہر  
 کوئی رتبہ نہ بچھے اسکو  
 نہ ہمسر ہکا ہو کوئی ولی بھی  
 نہ بچھے اسکو برہون کی رت  
 اسی میں لبس سعادت سردی ہو  
 ذریعہ دوسرا البسا کہاں ہے  
 نتھے مطلق صحابہ میں کراہت  
 غلط ہے یہ سخن مردود باطل



<p>تھے برتر ان کے حالات و مقامات          نہیں ظاہر ہوئے ہیں تھوڑے ایسے          بلکہ یہ ان کی وجہ فضیلت          ہوئے اس طرح سائل لوگ ایسے          خوارق اور کرامات آئے تھوڑے          ہوئے ظاہر کرامات کثیرہ          یقین ایسا تھا غالب انکھیاں          کرامت سے اسے پہنچا تو توت          کرامت سے دئے ہیں توثیق          یہی تو جیسے بالتفصیل لکھی          میں آگے لکھ چکا تفصیل کے ساتھ          لکھوں تو یک برا ہو گیا طوفا          یہاں اجمال سے کرتا ہوں ظاہر</p>	<p>صحابہ میں تھے اکثر ذوالکرامات          ولے جانو کرامات ان سے بسیار          نہیں تھی اس میں انکی نقص غرت          اہم احمد خلیل سے یکبار          سب کی یہ کہ اصحاب نبی سے          بھی اس امت کی ولیوں سے شہیر          کہا ایسا قوی تھا انکا ایمان          کہ گاہی میں ہوئی یہ انکو حاجت          یقین ایسا وہ دوسروں کو اٹھا          عوارف میں بھی شیخ سہروردی          کئی چاروں خلیفوں کے کرامات          خوارق اور صحابہ کے ہیں بسیار          کرامات ان سے بعضوں کے ای فافر</p>
--	---

### علاء بن الحنفی رضی اللہ عنہ

<p>جو تھا از قوم اصحاب مہاجر          تھا بھیجا بالیقین بر ملک بحرین          کہ میں دیکھا ہوں اس میں جن          نہیں دیکھا کسی سے بعد اسکے          یہی پھلی چیز اس سے یہ مقرر</p>	<p>علاء بن حنفی ذو المعافر          بنا عامل اسے سالار قلدین          روایت ہو رہی ہے یسین          نہیں دیکھا کسی سے اسکے آگے          وہ یہاں چیز دوسری سے عجیب تر</p>
--	--

کہ دریا کے کنارے ہم تھے گزرے  
کہ اترو بحر میں اب نام حق لے  
بھون اللہ ہم دریا سے گزرے  
بلجی دریا سے گذر کے ہم نے جولان  
ہوا ہی تشنگی کا ہم پہ غلبہ  
دور کھت پر ہم دعا سننے کی جا  
بقدر یک سپر تھا وہ نمودا  
کہ ہم نے ہو گئے ہیں اس سے سیراب  
بلجی حلت اسنے کی دنیا سے حیدم  
اتارے قبر میں اینتین جاکے  
خیال استا کا جب ہمو آیا  
سو ہم کا دیکھتے ہیں نفس اسکی

وہ فرمایا ہی تب اس طرح ہم  
خدا کا نام لیکے ہم میں انرے  
نہ کچھ بھیجے مگر اونٹوں کے تھوڑے  
پرے پھنچے ہیں جاکر یک بیابان  
نتہا پانی کئے ہم اسکو اگر  
وہین یک ابر تب پیدا ہوا  
برسنے لاگا اس شدت سے  
بلجی ب مشکوین نے اپنے بھر لے  
ناز اس پر خزاوے کی پڑھے ہم  
کفن کے بندہین کو لے تھے کے  
تو ہم نے جلد وے میں لٹایا  
ہین تھی قبر میں غائب ہوئی تھی

### روایت

روایت آئی ہے در شہر بھرا  
وہ پھنچا تا صباخ اسیکر شہر  
اطباس کے سب عاقر ہوئے  
کہ ابن صفری کی جو دعا ہے  
پڑھے کہ صدق دل سے وہ دعا تو  
کہا وہ تجھ پر ہووے رحمت رب

کسیکے کان میں کنکر پڑا تھا  
ہین تھا خوب اسکو اور درخت  
حسن بصری کے بارون کہا ایک  
جو وہ دریا و جنگل میں گیا  
تو البتہ وہ نافع ہووے تجھ کو  
دعا وہ کیا ہی تو تجھ کو سکھایا

<p>کہا بڑھ یا علی یا عظیم کہا راوی پڑھا وہ یہ دعاب</p>	<p>بھی پڑھے یا حکیم یا حلیم کنکر وہ فلن سے اس کے گرات</p>
<p>ابو امام باہلی رضی اللہ عنہ</p>	
<p>صحابی اور یک رہا تھا در شام وہی ہی آخر اصحاب حضرت خبر وہ اس طرح دیا ہی اشہر انہیں دعوت کو دن تا سو سلام کہا اس قوم کو میں جا کے دعوت پیا سا ہو کے اب اُن سے مسکین کہا ایسا ہی ہم چھوڑینگے تجھ کو عبادت تھا میں سر رہا کو اور میں دیکھا خواب میں ایک شخص آیا بھی تھے ایسے وہ شیشے کے پیالے بھی شربت ان پیالوں میں تھا ایسا دیا ہی وہ مجھے اس کو پانی قسم تھی وہ جب میں پیانوں</p>	<p>تھا اس کا ابو امام باہلی نام کہ کہی شام میں دنیا سے رحلت مجھے یک قوم پر بھیجا تھا سرو سناؤں تھے پیغمبر کا پیغام نہ لیکن دیکھے ہرگز اجابت نہیں پانی بھی دے مجھ کو دے کہ تا اس تشنگی میں ہی مر تو ہو عاف و عوب میں ہی میں لیتا پیالے ہاتھ میں تھے اسکے زیبا کہ دنیا میں کوئی دیکھا نہ ہو کہ چکھا بھی نہ ہو دے کوئی لیا بھی جاگا اس سے جب فارغ ہوا کہ بھو رگزر نہیں نشہ ہوا ہوں</p>
<p>روایت</p>	
<p>کنیز اس کی تھی یک با سعادت کہ اکثر ابو امام صدق کے</p>	<p>سو وہ اس طرح کرتی ہی روایت دیا کرتا تھا راہ صفین صدق</p>

جو نقد و جنس اسکے ماتہ آتا  
 جب آگاہی سائل ماسکے  
 نفی کیا اور کوئی چیز نہ تھا  
 جب آیا ایک سائل نیک طو  
 بی سائل دوسرا ایک بعد آیا  
 بی سائل تیسرا حاضر ہوا  
 ہر طرح سے جب کچھ راہیں  
 وہ سوچا جا کے اپنے فرش اوپر  
 نماز ظہر کی بولے اذان جب  
 گیا مسجد طرف وہ اٹھ کے اس  
 کئی اس روز میں نے قرض نہ پا  
 چراغ اس وقت اپنی جگہ لگائی  
 بستی فرش اسکا بعد جا کر  
 بیت دینار تلے بستر کے نیچے  
 ادا کر جب مشاودہ گھر میں آیا  
 لگا کر نہ دین خسبہا  
 وہ جب کھانے سے پایا ہی غرت  
 سدا ہی حق کا مجھ پر فضل وافر  
 لگایا بوجھنے جبران ہو کے

ذخیرہ کارز بہر صدقہ رکھتا  
 دیا کرتا تھا اسکو نئی دل سے  
 بگڑھے گھر میں اسکے تین دینار  
 دیا تھیں اسکو ایک دینار  
 دیا اسکو بی وہ دینار دوسرا  
 اسے دینار تیسرا بھی دیا  
 بیت دیگر ادھر ہم جوی میں  
 کئی حجر کیا اسکے بند میں در  
 کئی بیدار اسکو جا کے میں تب  
 بھی تھا اس روز روزہ و حکم  
 کئی ہون کچھ بیتا بہر فطار  
 بھی اسکے واسطے سفرہ بچھائی  
 جھنگ اسکو بچھاؤں تا اٹھا کر  
 گئی تو دے برابر بن سوٹھے  
 بیتا جب وچیرن اسنے پایا  
 تبسم دیکھ کر مجھ کو کیا  
 کہی میں بھگو بخشے رب عزت  
 دے دینار میں کئی بس لاکھ حاضر  
 کہ کہ دینارے آئے کہاں سے

لئے سب مہاجرین اس سے ظاہر ہوئے ہو امولا کا شکر

قوله تعالى مَنِ الدِّينِ يَفْقَهُونَ

مَنِ سَبَّلَ اللّٰهَ یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ مثال ان لوگوں کا جنہوں نے خرچ کیا  
کرتے ہیں اللہ کی راہ میں اپنا مال اور اس خرچ کرنے میں نہ کچھ غرض رکھتے ہیں  
نہ اس کا عوض چاہتے ہیں مجاہدین سے سلوک نیک بجا لانے میں محتاج و سکیں  
کو دیتے ہیں حق داروں کا حق ادا کرتے ہیں سو ایسے لوگوں کے صدقے مثال  
ایسا ہی کمثل جبۃ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَابِلٍ فِي كُلِّ  
سَبِيلَةٍ مَّائَةٌ حَتَّى جیسی چھی زوین ایک دانہ بودین اور اس  
سے ایک چھار اگے اور اسے ساٹھ شاخیں لگیں اور ہر شاخ کو ایک خوشہ  
لگے اور ہر خوشے میں سو دانے ہیں پس ایک دانے کے عوض ساٹھ سو  
دانے حاصل ہو دین یعنی ایک روپیہ کو سو روپیہ کا اجر ایک پیسے کو سو  
پیسوں کا ثواب اور ایک دمڑی کو ساٹھ سو دمڑیا  
حسنات مائے آویگا بلکہ واللّٰهُ يَصْنَعُ لِمَنْ يَشَاءُ اور اللہ  
تعالیٰ اس سے بھی زیادہ ثواب دیتا ہے جس کو چاہتا ہے یعنی  
ایک کے بدل سات ہزار سات سو ساٹھ بلکہ اس سے بھی  
زیادہ عطا فرماتا ہے کیونکہ واللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ  
اللہ تعالیٰ بڑی وسعت رکھتا ہے اور کثرت بخشش سے اس کے خزانہ  
غیب میں کچھ کمی نہیں آتی لیکن صدقہ دینے والوں کو بہت ضروری  
کہ یہ سنت رکھیں محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے واسطے دیوینا

# سید خالدين وليد الملقب سيف الله رضي الله عنه

<p>بھی خالدين وليد پاک مشرب          وہ تھا از کمال اصحاب والا          خلافت پہنچ اپنے سیکو عقیق          دہان رہتے تھے جو قوم نصا          سو خالد اس بلد پر جا کے پھنچا          وکیل اس شہر یون کا ایک آیا          کئی چیزیں وہ بہ طور ہدایا          تھی اس تحفے میں یک شیشی بھی دہلی          وہ پوچھا اس سے اس شیشی میں کیا          اگر یک قطرہ کوئی اس سے پیگا          یہ سن خالد نے وہ شیشی لیا</p>	<p>کہ سیف اللہ سے تھا جو مقب          زار باب کرامات معلا          طرف سیرہ کے بھیجا تھا یہ تحقیق          کرے دعوت انہیں تا اسکا          بروں شہر خیمہ دیکے اتر آیا          کہ نام عبدالمسیح اس شخص کا تھا          حضور پاک میں خالد کے لایا          وہ شیشی میں بھرا تھا زہر قاتل          کھا وہ زہر یک اس میں بھرا ہی          اسی ساعت میں وہ بیشک مر گیا          دعا یہ پڑھ کر اس کو ی گئی</p>
---	---

<p>بسم الله الرحمن الرحيم بسم الله خير الاسماء بسم الله رب الارض ورب السماء          بسم الله الذي لا يضر مع اسمه شيء في الارض ولا في السماء وهو السميع العليم</p>	<p>انہیں اس کو کیا وہ کچھ مڑی          وہ دیکھا جب خالد کی کمر بستہ          کہا پس قوم سے یہ حال جا کے          خبر کے لیے چلے ایک روز مسکین          کہا یک شخص نے بتا اس سے درکار</p>
<p>انہیں ظاہر ہوا اسکا اثر ہی          ترادر ورطہ دریا سے حیرت          کہا بہتر ہی اس سے صلہ کنی          ہی پوچھا وہ شیم خالد کیا ہے          کہ سب کر ہی ان مشکوئہ آید</p>	

کیا ستم بار خالده نے خدا سے  
 جا کر جبکہ وہ بے شک کو نیکو کھولا  
 بھی عبد اللہ جو ابن عباس ہی  
 تھا لڑکا وہ ابھی بالغ نہیں تھا  
 بھی اپنے والد ماجد کے ہمراہ  
 کیا تھا ایک سفر وہ بابر مت  
 وہ پوچھا کیوں گئے ہو راہ میں یہ  
 وہ جا کر ایک جھکڑا سکوا مارا  
 بھی تب اس طرح لوگوں سے کہا  
 کہ جانو آدمی جس سے رکھے در  
 اگر غیر خدا سے مادرے وہ  
 بھی عبد اللہ جو تھا ابن عباس  
 ہوئی اس غار میں اسکی ولادت  
 زبور کا فرمان زشت آیات  
 رہی مدت سب سال محصور  
 بوقت رحلت سالار عالم  
 خبر اس طرح دی وہ معلوم  
 دعا دوبار کی ہی مجھ کو حضرت  
 ہوئی در شہر طائف اسکی رحلت

کہ یارب اسکو تو سر کر ہی کر دے  
 باذن اللہ وہ سر کر ہوا تھا  
 زعباد صحابہ ذوالقرنی ہی  
 یقین کے میں وہ ایمان لایا  
 کیا ہجرت مدینے کی وہ آگاہ  
 کھڑی تھی راہ اندر یک عت  
 کہے حامل ہوا ہی یک پہا شیر  
 دین وہ شیر اس رہے سدھا  
 رسول اللہ سے میں نے سنا  
 مسلط وہ یقین ہوتا ہی اسپر  
 یقین اسپر مسلط کوئی ناہو  
 معظم ابن عم سید الناس  
 کہ سالار دو عالم قبل ہجرت  
 صحابہ اور مبنی ہاشم کو لے سا  
 وہ ہی شعب ابیطالب سے مشہور  
 تھی تیرا سال اسکی عمر اکرم  
 کہ میں جب بریل کو دوبار دیکھا  
 کہ بخشے خستہ عالی مجھ کو حکمت  
 کہ سال شصت و ہشتم تھا زجر

کہ یارب اسکو تو سر کر ہی کر دے  
 باذن اللہ وہ سر کر ہوا تھا

کہ یارب اسکو تو سر کر ہی کر دے  
 باذن اللہ وہ سر کر ہوا تھا

تھی اسکی عمر تین ہفتہ دو یک سال  
 خبر دیا ہی سمون ابن بہران  
 جنازہ اسکا جیکہ لار کھے ہیں  
 سفید یکہ منج تبت آیا ہی از غیب  
 طلب اسکو کئے ہیں گرچہ بسیار  
 کئے جیب و فن اسکو ای ستر اوزار  
 کہہ قرآن کی آیت پڑھا ہی

ابھی ہر اس سے رافعی تبت متوال  
 کہ حاضر میں اٹھا طائفہ کے دریا  
 غار اسکی جنازہ سے پر پڑھے ہیں  
 حور و اقل کفن میں اسکے بے سب  
 نظر آیا نہیں لیکن وہ زہار  
 تبت اسکے پھر آئی ہی آواز  
 نہیں قابل و لے ظاہر ہو جا

یا ایہا النفس الکریمہ خیر فی الیوم رافعی تبت متوال غار اسکی جنازہ سے پر پڑھے ہیں

وہ اپنے ہمسایہ کرکیدن وہ محمد  
 یکہ عورت خوبصورت آئی در راہ  
 کہا ای رب جو تونے دی بھارت  
 بھارت لے مری ای رب رحمان  
 تھا ایک لڑکا بھینجا جو اسکی  
 اسے سجد میں پھینکا کہ وہ لڑکا  
 بھی چون مٹی کوئی حاجت ایسے  
 ہوئی یک دن دھنوک اسکو جاتا  
 کہا تھا کھیلنے اسون کہیں دور

چلا بھر عبادت سوے سجد  
 وہ پایا نفس میں یک ہیل نا گاہ  
 وہ میرے حق میں ہوگی اکیلا  
 گئی اسکی بھارت پس ہی آن  
 لے ہر وہ اسکو وہ سجدہ کو جاتا  
 وہاں سے کھیلنے کو آپ جاتا  
 جاتا تھا اسے آتا تھا وہ تبت  
 بکارا نہیں ملا ہی وہ ہر عشر  
 ہوا وہ ہا صفا مخزون و در کجور

لگا کر دعا ای رب عزت  
 بھارت کی تودی مٹی چھو کر نکلت

وہ اپنے ہمسایہ کرکیدن وہ محمد  
 یکہ عورت خوبصورت آئی در راہ



مجھے قرآن سے آفت کا ہوا ہے	دعا کی مین تو اس کو لے گیا تب
فصحت کا تراب و رہی یار	یہ کہتی ہی اسے سینا کا رہا

### عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

<p>طفا عمران بن حصین ذاکر اہل          لہجی اسکی شہر بصرہ میں اقامت          کہا ہی ابن سیرین ای نکو فال          کہے ہر چند اسکو داغ دیکھے          آخر دوسرے وہ قبل حلت          خبر دینا ہی طرف نیک محضر          رہا ہی داغ جب سے آہ عمران          لہجی اسکا داغ جب چنگا ہوا          سلام انھا وہیں برت عادت</p>	<p>ذو صبا شہنشاہ برایت          سن ترین بن کی ہی اسنے حلت          اسے درو شکم تھا تا بسی سال          بنین لیکن دیا ہی داغ اسنے          دیا داغ عجز سے وہ بلفور          سلام اسکو ملک کرتے تھے اگر          سلام انھا ہو اموقوف ایجا          نہ کچھ اسکا اثر باقی رہا ہی          ہو اجاری بفضل رب عزت</p>
--	--

### ذمت فسون و دروغ و بد فالی کہ از حدیث شریف ثابت

<p>روایت یوں کیا ہی ابن عباس          لہجی فرمانے لگا اس طرح وہ          مین دیکھا یک نبی ایسا چلا تھا          لہجی گذرا بعد اسکے یک پیغمبر          لہجی گذرا ایک پیغمبر اسکی امت          لہجی دیکھا ایک پیغمبر کو اکیلا</p>	<p>کہ بابر آیا یکدن سید الدین          کیا ظاہر مرے پر امتین رہا          کہ ہمرہ امتی تھا ایک اسکا          کہ ہمرہ اسنے تھے دو شخص دیگر          تھے ہمرہ اسنے ظاہر یک جماعت          کہ اسکا امتی کوئی نہیں تھا</p>
---	--

بلجی میں دیکھا سیاہی بیک بڑی  
 میں دیکھا جبکہ انکی ایسی کثرت  
 خبر مجھ کو دے ہیں تب مقرر  
 کہے ہیں پھر مجھے اب تو نظر کر  
 کنارے سے لگی تھی آسمان کے  
 کہ سیدھے اور بائیں اسکے ابلے  
 کنارے آسمان تک وہ لگی تھی  
 بلجی تھی ستر ہزار اشخاص نے  
 وہ جنت پہنچ داخل ہو گئے  
 وہ ایسے تھے موصد نیک طوار  
 نہ بڑھتے اور پڑھتے تھے منتر  
 بھروسہ پڑھتے ہیں مدامی  
 عکاشہ یک صیحا جوتھا فاجر  
 کیا البسادہ ہمدن جگہ دیکھا  
 دیا یک شاخ خرما اسکو سرور  
 نہیں تھی اسکے ثانی کوئی ترور  
 یہ قصہ اسکا چنباہی طوالت  
 عکاشہ البسادہ با صفا ہے  
 بشارت اسکو دی جنت سرور

کنارے آسمان سے وہ لگی ہے  
 ہوئی امید ہوگی میری امت  
 کہ یہ موسیٰ ہی اپنے قوم اندر  
 بڑی دیکھا سیاہی میں  
 کہے ہیں بار دیگر پھر میرے  
 میں دیکھا ہوں سیاہی پھر بڑی  
 کہے میرے یہ امت ہی تیری  
 کہ ان کے ساتھ ان کے پیش رو تھے  
 نہ لبو گھا حساب ان سے یقین رہا  
 شکون بد نہیں لیتے تھے زہار  
 نہیں وہ داغ بلجی دیتے تھے تنہا  
 نہ ایسے دیکھیں وہ اسباب وہی  
 کہ تھا وہ بدر کے غزو میں جافر  
 کہ اسکے ماتم میں نوتی ہے ملو  
 تھی وہ ہو گئی ترور بہتر  
 کیا اس سے عکاشہ جنگ سیاہ  
 لکھا ہوں میں باخبر ثبوت  
 کہ اول بیعت رضوان کی ہے  
 زرقشاں صحابہ تھا وہ اس شہر

وفات اسنے کیا در عمر صدیق  
 بھی ام قیس کی جو اسکی خواہر  
 بھی یونہی بوہریرہ با صداقت  
 عکاشہ یہ خبر جسم سنای  
 کہ اسدن بے حساب افراد مت  
 دعا کیجئے مرے حقین اسی اور  
 دعائے اسکے حقین شہ کی ہے  
 کہا میرے بھی حقین کہ دعائے  
 کہنا سرور عکاشہ نے بہ عسر  
 نہیں ماذون ہوا شاید عیبر  
 دیا یہ مرد ویسی مرتبت کا  
 کہے بعضے دعا پہلی نبی سے  
 یہی ہے رست تر و اللہ عالم  
 ہوئیں جو تین چیزیں اسکی  
 وہ تینوں کام بھی ممنوع ہینگے  
 شکون، سچہ یعنی ہی بد فال  
 وہ بیگاشہ کہ بالائیکہ ستم بار  
 بھی جو منتر سچہ کفار کا ہے  
 کہ جسین جھٹے ہوں سہما عظم

تھی اسکی عمر بنتا لبس تحقیق  
 بھی عبداللہ بن عباس فاخر  
 یہ تینوں کئے اس سے روایت  
 اٹھا اور عرض سرور سے کیا  
 جو ستر الف جاوینگے بہ حنت  
 کہ اسے انہیں ہی داخل مجھ کو در  
 وہیں یک مرد دسرا بھی اٹھا ہے  
 کہ داخل انہیں کر دو مجھے رب  
 کیا اسباب میں تیرے بہت  
 سو ایک شخص کے اس مجلس اندر  
 بہنیں تھا ستنی اس منزلت کا  
 ہوئی ہی جانو وحی نوحی سے  
 یہ ہی خبر صحیحین مکرّم  
 شکون بد فسون و دماغ رنجور  
 میں اب لکھتا ہوں اس حکام کے  
 لیا کرتے ہیں جو حیران سے جہاں  
 کہا ہی شرک اسکو شاہ ابرا  
 نہ پڑھو انا کبھو اسکا روہا  
 نہو قرآن کے آیات اکرم

بھی جس میں کونکے کلمات ہو جو  
 بھی نامعلوم ہو جو جسکے معنی  
 بھی غیر حق سے جس میں عرض  
 سو قرآن کے ہیں اور آیات  
 مریضوں پر پڑہیں بیشک درج  
 علاج طبیب میں داغ ای جان  
 حدیثیں مختلف ہیں اس میں  
 بھی دینا داغ کا کوئی عطلو پر  
 کئے اصحاب کو عند الضرورت  
 طبیب حاذق دیندار کی ہے  
 تو رخصت ہی والا ناروایا  
 حدیثیں منع میں پس آئے ہیں جو  
 علاج عند الضرورت ہو جھوٹا  
 علاج داغ میں کئی لوگ سننے  
 بھی کہتے تھے اگر نا داغ دیوے  
 بفعل فاعل تحت رملو لا  
 کیا پس منع پیچیدہ نہ انکو  
 کہو سرانہ اصل تو کل  
 یہی حال طبیب اور دیکھا

حرام و منع میں اسوں ایسے  
 کز ثابت ہے وہ جب خبر سے  
 رہے وہ بھی روئیں در شریعت  
 حدیثیں بھی جو آئے ہیں عوام  
 خدا سے اس میں امید شفا  
 یقین اسباب و سبب سے ہی سمجھا  
 کیا ہی منع اکثر شاہ ابور  
 نہ ہرگز دست رکھنا تھا پیہر  
 علاج داغ کی بھی دی شخصیت  
 اگر کا ہے علاج داغ ہر آئے  
 مقرر نہ ہی اسکا بھلا  
 کرات ہر میں وہ محمول تھو  
 ہی مکروہ اور بلا شدہ کز اولی  
 یقین تحصیل صحت جانتے تھے  
 یقین اس سے ہلاکت جان کی ہو  
 قوی تر اعتقاد انکو نہیں تھا  
 نہ ماسک خفی میں جا پڑے او  
 نہ کھو دیں ہاتھ سے واپس نہ  
 کہ حق پر وہ کزین اول ہر س

<p>اثر ہر شی میں دیتا ہی خدای ہو نافع دیو سے گرنا تیر مردان عرض ہی داغ سے پر ہیز اولی بر عمران بن حصین ذوالنفاخ پر سکا داغ جب چنگا ہوا ہی سلام اسیر لگے کرنے بدستور</p>	<p>دو محتاج ہی ہر دم اسی کی نہیں بالذات ہی اس میں اثر جان ملک میں دوست رکھتے اس کو اسی خاطر نہیں ہوتے تھے ظاہر بھی وہ اس فعل سے تو بہ کیسی یہ سب سفر السعادت میں ہی</p>
---	---

### ابو قرقصافہ رضی اللہ عنہ

<p>ابو قرقصافہ تھا از صاحب النور دعا اس با صفا کی رت عزت دعا چیتے تھے مردم آنکے اس سے تو اپنے حقین و سے از فضل بولا اقامت عسقلانین وہ کیا گیا تھا روم کو پر غزا وہ نماز صبح کا جب وقت آتا کہ یا قرقصافہ اٹھو پہر نماز اب نذاکرتا پدیر عسقلان سے جواب اسکا بھی یا ابتاہ لبیک اسے کیا ریا روں نے کہے تو کہا و اللہ نماز صبح خاطر</p>	<p>کلم یک اسکو پھنسا یا تھا سرور کرم سے اپنے کرنا تھا اجاب وہ کرتا تھا دعائے حقین اپنے اثر پاتے تھے اکثر اس دعا کا بھی قرقصافہ جو تھا فرزند ہسکا وٹان بھی پدیر کی سننا نداؤ ابو قرقصافہ تب اس طرح کہتا وہ کہتا الصلوۃ ای یا نیاز اب تو سننا روم میں اسکو پس نے بلا دروم سے دیتا تھا وہ شک جواب الینا دیا کرتا ہی اسکو نذاکرتا ہی میرا پدیر فاخر</p>
--	---

خیر اس طرح پھر کس نے دیا ہی  
 کہ جس نے شب کو اپنے فرش پر  
 پڑھے پھر یہ درود بابر است  
 کہ ہے حق دو فرشتوں کو مقرر  
 نبی اپنی زبان محترم سے  
 میرے طبعی سدم اب اس پر ہو  
 یہی ہے وہ درود پاک مقبول

کہ سالار دو عالم نے کہا ہی  
 وہیں سورہ تبارک کا پڑھ لیا  
 خلوص دلی سے اپنے چار کرت  
 وہ پھنچاتے ہیں لیجا نزد سرور  
 یہ فرمایا ہی تب لطف و کرم سے  
 بھی ہو دے رحمت و برکات حق  
 کہ نقل معتبر سے جو ہی مقبول

اللَّهُمَّ رَبِّ الْحَلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبِّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَرَبِّ الزَّكَاةِ وَالْمَقَامِ  
 وَرَبِّ الشَّعْرِ الْحَرَامِ بِكُلِّ آيَةٍ أَنْزَلْتَهَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ يَبْلُغُ رَجْعَ  
 حَمْدِي فِي حَبِيبَةٍ وَسَلَامًا

### روایت

نہیں بلکہ تقدیس گنجور  
 رسول اللہ کا ہی خادم خاص  
 ہی کیا اس با صفا کی خوش نصیبی  
 دیا حق اس کو یہ عز و کرم است  
 کہ دعا سالار والا  
 دیا اس کو خدا نے اتنے اولاد  
 بھوکے برس خرمیکے اشجار  
 بھی از فضل خداوند تعالیٰ

صحابی ہی مشہ عالم کا مشہور  
 درمکتے بحر صدقا و خالص  
 نے کہا اس کو دولت دو جہاں کا  
 کہ وہ دس سال کی حضرت کی خدمت  
 کرم سے اسکے حقین جب کی تھا  
 کہ ایک سو روٹک تھا چنانچہ خدا  
 بکثرت بارور ہوتے تھے دوبار  
 تھی اس کی عمر یک سو ہفت سال

رہے حق اس سے راضی یا قنیت  
 ہوئے ہیں خشک سب باغات  
 الن بات سنتے ہی اٹھائی  
 دعا درگاہ میں حق نے کیا وہ  
 بہت شدت سے اور قوت سے  
 کہ تھا وہ سخت تابستان کا ہنگام  
 کہ دیکھے مینہ کہاں گت وہ پڑی  
 ہوئی بارش ترے باغات پری  
 کرامات اسکے میں ایسے ہی سب

ہوئی در شہر بھرہ اسکی حلت  
 کئے بیکار آ خدمت میں اسکے  
 کہ مدت سے نہیں کچھ مینہ پڑی  
 وضو کے نماز اسدم پڑھا وہ  
 اسدم سو گیا یک ابر پیدا  
 نہیں بارش کے تھے ہرگز وہ ایم  
 جھٹی بارش غلام اسکا گئی  
 وہ پھر اگر الن کو خبر دی  
 نہیں باہر ہر ایک قطرہ رہا

### ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زا صاحب کبار شاہ ابرار  
 غزل کے واسطے راہی ہوئی فقی  
 گرے اگر دعا سے ہم پر بیکار  
 یکا یک ران راکب کی تھے بت  
 بہ راضی بن ہوا وہ نیک محض  
 چلے یک رات دن کی راہ ہم جب  
 بھی اسکا زخم سب چکا ہو ہی  
 کہ اپنے حال سے ہم کو خبر دے  
 سفید یک سب پر سنے چڑھا

تھا ثابت ابن قیس پاک طوار  
 وہ کہتا ہی جماعت یک ہماری  
 تھے پوشیدہ کہیں جاسوں کفار  
 ہمارے گرا ہی یک کا مرکب  
 لجانا اسکو چاہے ہم اٹھا کر  
 وہ بن چھوڑ اسکو ہم اگے چلے  
 یکا یک ہم سے اسنے آٹھائی  
 اسے ہم دیکھ حیران ہو کے پوچھے  
 کہا وہ غیب سے یک شخص آیا

بحراوہ طغری ران پر تب

کہا یہ آیہ قرآن پر جواب

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ

پر تھامیں اور دیکھا زخم اپنا

خدا کے فضل سے چٹکا ہوا تھا

صحابیہ زائدہ کہ بدرجہ حضرت مریم رسیدہ

طی یک دن زائدہ نام اسکا اکرم  
ہوئی حاضر وہ یکدن نزد حضرت  
کیا ارشاد اسکو سید انکس  
بچھے میں دوست رکھنا ہوں مفسر  
یقین میں آج یکدیکھی عجب تر  
گئی طی آج میں جب بھر انیم  
لجی بستہ اسکا میں طیار کی ہول  
سوار ایک چرخ سے ایسے میں آیا  
بشارت ابفان یہ بچھو جو سے  
گروہ یک بے حساب آوئے جنت  
گروہ بیوم ای شاہ دست  
یہ بکروہ کیا قصد اسکا  
کہ وہ بستہ اٹھ سکتی تھی میں  
کہ بستہ سنگ پر یہ چھوڑی ہوئی  
یہ بستہ زائدہ کے ساتھ لیجا

کثیر حضرت فاروق اعظم  
سلام اسکو کئی ہی باعقیت  
کہ کیوں تو دیر سے آتی ہی ہمیں  
کئی وہ عرض ای تھکے پیہر  
کہا کیا وہ لگی کہنے ای سرور  
کئی بچھل میں جا اسکو فرام  
رکھے یک سنگ پر لانا اٹھا لک  
کیا مجھ کو سلام اور کہنے لاگا  
بہت کے کیا حق بن حصے  
حساب آسان ہو دیر کا بہت  
چھٹے تیری شفاعت کے لئے  
میں بی طاقت ہوئی وہ مجھ کو دیکھا  
کہا اس طرح سے تپ وہ مر میں  
کہا اس طرح پھر اس سنگ کو طی  
عمر کے گھر تک تو اسکو پھنچا



<p>             عمر کے گھر لگ آیا وہ پتھر              اٹھایا سینکے وہ شاہ برابرا              لہجی اس سنگ کلاں کو دیکھ وہ              کہ اپنے لطف سے اب حقتعا              نہ جب تک مجھے رضوان جنت              لہجی یک زن کو مری امت کے لولا           </p>	<p>             ابھی حاضری و لیسای ای سرور              عمر کے گھر طرف تشریف لایا              کہا سرور ہو الحمد للہ              نہیں دنیا سے میرے تین اٹھایا              مری امت کی بخشش کی بشارت              نہ رتبہ جب تک مریم کا بخش           </p>
--	--

### صحابیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا

<p>             خبر دی ہی النس سطح ای بار              تھی مادر یک ضعیفہ سن جوان              عیادت کے لئے اسکے گئے ہم              ابھی تھے ہم سرانے اسکے حاضر              از مے جلد اس پر پہنچے جا              تجھے حق اس مصیبت بن کرم سے              وہ بت کہنے لگی ای رب اکبر              طرف تبرے کئی بوئین نے ہجرت              بہر سختی مرا فریاد رس ہو              النس کہنا ہی دیکھے بن نبھی ہم              نبھی منہ سے اٹھایا اپنے چادر              لہجی تب کھایا ہی کھانا فضل حق سے           </p>	<p>             کہ تھا یک مرد انصاری نے بیجا              نچیفہ اور نابینا ہوئی تھی              دلاسا دلبری اس کو دے ہم              کہ دنیا سے کیا علت وہ فافر              کہے مادر سے اسکے درد متا کر              کرم سے اپنے اجر و جہر دو              کہ بیشک جانتا ہی تو مقرر              طرف تبرے بنی کے با صفا              میرے یہ مصیبت دور کیجو              کیا زندہ اسے خلاق عالم              لہجی بیٹھایا وہیں بستر تھک کر              لہجی کھائے ہم لہجی کھانا ساتھ           </p>
--	--

صحابہ اور صحابیات ایسے  
ہوئے ہیں بے نہایت ذوالکرات  
اگر انہیں لکھوں تجوروں کے اذکار  
بیان مذکور میں دس کا لکھا ہوا  
ہوئے ایسے ہی اکثر تابعین  
گروہ صوفیہ میں ذوالکرات  
خدا چاہا محالات انکے بعض  
بھی اپنی امت سے ایسے ذوالکرات  
یہ دورہ ہی ولایت احمدی  
یہ مہدی وہ روح اللہ عیسیٰ  
بشان مہدی موعود اکرم  
صحیح آئی میں کثرت سے حدیثیں  
بیان کرتا ہوں تھوڑے ایسے مومن

کرامی مرد اور عورت ایسے  
ہست مروی ہیں انکے خرق عادی  
ہر ایک ہوو گیا ہے شد طومار  
یہ ذکر مختصر پر بس کیا ہوں  
بھی تبع تابعین و صالحین  
ہیں ہی انکے کثرت کو نہایت  
لکھوں کا تذکرے میں اولیائے  
امت ہوونگے تاروز قیامت  
ظہور کا قیامت بگ دگا  
یہ دور جانو اتمام ہوا  
بشان پاک عیسیٰ ابن مریم  
وہ مروی ہیں حدیثیں کثرت  
صحیح حوالہ تا ہوا انکا معلوم

ظہور مہدی مادی ہووے ہم سہرہ آفاق  
بچے ہی شرق سے تا غرب دنیا دین و ایمان کا

روایت

کئی ہی ام سلمہ بون روایت کہ فرمایا یون شاہ سالک

کہ مہدی ہووے کا عزت سے میرے

یقین اولاد بانی فاطمہ سے

## روایت

کہا ہی بوسعید خدری ای بار میرے اولاد سے ہو گیا مہدی بلند ہو گی بنی اسکی سمجھو بھوی ہی جو نہ وہ جو رستم سے وہ مالک ہو زمین کا سا برسان	کہ فرمایا رسول رب دادار جبین روشن کشادہ ہو گیا زمین بھر دیوے عدل و داد او بھو گیا یونہی انصاف اتم سے ابو داؤد راوی اسکا چیلان
---	---

## روایت

ابو اسحاق یون لای روایت نظر کر کے طرف اپنے پسر کے کہا فرزند یہ میری سپرد ہی نزدیک اسکے نسل پاک سے بنیکا جو بھٹارے امام بیگیا مشابہ خلق میں ہو یا پیغمبر رکھیکا یعنی صورت میں شبہات کہ اسکے خلق میں قرآن اعظم طبی اسکے خلق کو خلاق متعالی غرض یہ مختلف اسباب اندر ہے بعض مشابہ ہو بصورت	کہ یکدن مرتضیٰ شاہ ولایت امام دین حسن والا گہر کے کہا جون اسکو سید شاہ ابرا پسر ظاہر سے خلاق بے شک وہی ہو گا محمد نام اسکا ولے نا ہو مشابہ خلق اندر شبہات نار ہے اسکو نسبت کسی ہی عالیشان یونہی ای اکرم کہا خلق عظیم ای سب منزل ہیں خلق و خلق میں اقوال اکثر کہے بعض مشابہ ہو بصورت
--	---

## روایت

## روایت

روایت یوں کیا ہی ابن مسعود  
 نہ آخر ہووے یہ دنیا کے ایام  
 بحکم اہل بیت سے از فضل مولا  
 خصوصیت عرب کی با سعادت  
 والا آئے ہیں خبر دیگر

کہ فرمایا رسول رب موجود  
 نہ جب لگ ایک مرد سیک انجام  
 مقرر ہووے اگک سب عرب  
 ہی از روی شرافت اور ہمت  
 کہ اگک سب زمین کا ہو مقرر

## روایت

کیا ہی ترمذی اسکی روایت  
 روایت دوسری آئی ہے بار  
 اگر کب روزی از عہد دنیا  
 دراز اسکو کر بگارت عزت  
 وہ اہل بیت سے ہی میرے ہوگا  
 بلجی جو ہو گیا میرے پدر کا نام  
 بلجی عدل و داد سے وہ مرد  
 بھری ہی بٹوں زمین جو رو سم

ابو داؤد بلجی ای با سعادت  
 کہ فرمایا وہ سالار خبا  
 سنو بالفرض تم باقی رہ گیا  
 اتھاوے مرد کو یک بالفرض  
 ہو میرا نام ہی سن نام اسکا  
 وہی ہووے گا اسکے پدر کا نام  
 یہ سب رو زمین کیتن بھر گیا  
 حدیثن اور ہمت آئی ہیں ایسے

## روایت

کئی ہی ام سلمہ یوں روایت  
 خلیفہ جب مرے آخر زمان  
 مدینے سے بھی نکلیگا بکرو

کہ فرمایا ہی یوں ختم رسالت  
 تو گوئیں خلاف اکثر ہر بگا  
 امامت کا کر گیا دعوی وہ فرد

طرف تھے کہ ہو دیگا گریزان  
 امام اپنا کرین اسکو بہت  
 مقام و رکن کے ہی درمیانے  
 مراد اس مرد سے ای صاحب جو د  
 جو حاکم ہو دیگا تب شام اندر  
 ہی بدنام یک جگہ کا بے میں  
 جب اس جگہ پہ آ پھنچے وہ لشکر  
 وہ لشکر یگا سفیانی کا سچو  
 سین اور دیکھیں جب لوگوں نے حال  
 بھی آوے از عراق اکثر جہات  
 فریشتی قوم سے بعد اسکے ای یا  
 ہوں اسکے ماموں ای صاحبان  
 سو مہدی اور اسکے تابعون پر  
 جناب مہدی اور اتباع اسکے  
 یہ فوج کلب بھی ہی یک نشان  
 یقین اپنے نبی کے حسب سنت  
 رکھیکا کر دن اپنی دین اسلام  
 زخمیر بوسعید خدزی یہ بات  
 کرے دنیا میں مہدی زندگانی

ملینگے اس سے اکتے کے لوکان  
 پر اسکو ہوا مات سے کرہت  
 تب اسکے ہاتھ پر بیعت کرنیکا  
 ہی بیشک جائے مہدی موعود  
 وہ بھیجے جنگ پر مہدی کے لشکر  
 کہ ہی وہ بین حرمین شیرین  
 زمین کھینچنکی اسکو اپنے اندر  
 ابوسفیان کے ہی اولاد سے  
 تو اسدم شام سے آوینگے ابدل  
 کرنیکا ہاتھ پر مہدی کے بیعت  
 مخالف اسکا یک ہو گا نمودار  
 قبیلے سے مقرر کلب کے جان  
 وہ کرنے جنگ یک بھیجے لشکر  
 بعون اللہ غالب اسپو ہو گے  
 خروج مہدی موعود سے جان  
 کرے مہدی عمل با عز و شوکت  
 زمین پر پا کے بس اثبات و آرام  
 بلا شک پائی ہی تو دیکھ اثبات  
 بعون و داد و فرح و کامرانی

حاجت

بریں یا سات یا اللہ ای کو فال  
 یہ چکا شک راوی ای مودب  
 کئے ہوں بعد از ان تعین برت  
 ہی مروی حضرت مہدی کے ای  
 تو مہدی اس سے ہو گا مقابل  
 بلخی وارد ہوں ہی دہتر ضحیٰ  
 تمہارا حال تب ہو گا کیسا  
 تمہارے امام ہو گا تمہارا  
 مراد اس سے ہی جان ہمدانی  
 ہو گا مقتدی عیسیٰ پسر  
 بلخی یوں بعض حدیثوں میں آیا  
 امامت تب جو کرنا ہو مہدی  
 ولے عیسیٰ امامت نا کر لگا  
 کہ بعد اسکے عیسیٰ ہی امامت  
 بلخی آئی ہی روایت ایک دیگر  
 کتاب اللہ موافق ہی تمہارے  
 بنی گئی ہی تمہارے حب سنت  
 روایت اسطرح کرتا ہی جابر  
 ہمیشہ یک کروہ امت سے ہر

میرزا

میرزا

دیا اس سے زیادہ ہو تو نوسال  
 تھا مہم یا رسول اللہ رب  
 کیا اس پسر کی حاکم روش  
 جہانین نکلیگا دجال بدکار  
 گم پر ہو گا عیسیٰ بنی نازل  
 کہ ارشاد یوں کیا سالہا ظہور  
 کہ نازل ہو گا بس تم عیسیٰ  
 وہ یعنی آل سے ہی میرے ہو گا  
 نماز اندر امام ہووے وہ مسعود  
 اس امت کی فضیلت پر نظر کر  
 کہ نازل ہو گا جس وقت عیسیٰ  
 وہ چاہیگا کہ پیچھے آوے جلوی  
 اسکا مقتدی ہو کر ہر لگا  
 زہر ہر و تفضیل ہو ست  
 کہ فرما یا رسول رب داور  
 کرے عیسیٰ امامت بوجہ لیجے  
 کرے بے شبہ روح اللہ امت  
 کہ فرمایا یوں سالہا رفاہ  
 خدا کے واسطے لڑنے رہینگے

وہ غالب ہی رہی تا قیامت  
 تو عیسیٰ سے کیسکا میرا امت  
 مسیح اس میرا امت سے کہے تب  
 کہ بیشک بعض بعضوں پر تمہارا  
 اس امت کی بزرگی کے سبب سے  
 اس امت کو دکھا ہی حق مکرّم  
 اگرچہ حضرت عیسیٰ بھی ایسا  
 ہی اس امت کتبنا باین فضیلت  
 پر از بہر نبوت اور رسالت  
 روایت ہو پر یہ یوں کیا  
 قیامت نامہ وقایم اشکال  
 ہنوں مال اور دابق میں نازل  
 انہوں نے جنگ کرنے ایک لشکر  
 یقین اس عرصہ کے لوگوں کے  
 وہ لشکر لشکر مہدی ہی ایسا  
 دینے سے مراد ہی نیک محضر  
 کہ ہی اعحاق اور دابق سے اقرب  
 دینے پر غنی کے صل اسکا  
 سب یہی کہ مہدی فوج لیکر

پس از گیا مسیح با کرامت  
 ای روح اللہ جاری کرامت  
 امت میں تمہاری ماکرون اب  
 امام و میر اور حکام ہو گے  
 کہ افضل ہی یہ امت فضل رب  
 بوجہ اتباع شاہ عالم  
 رہے تب داخل امت طبعی مچھا  
 کہ اس ہی سبب مہدی امت  
 ہی ثابت اس عیسیٰ کی فضیلت  
 کہ شاہ انبیا الیہا کہا ہی  
 کہ شہر روم کے جنگ نصار  
 سچھ اعحاق و دابق میں منزل  
 دینے سے ہی نکلیگا مقدر  
 دین پترو ہی سب اہل لشکر  
 خیار اہل ارض از اہل ایمان  
 کہے بعضے حلب ہو گا مقرر  
 کہے بعضے دمشق اس سے مطلب  
 غلطی عالموں نے یونہی لکھا  
 دینے میں نہ او سے ای برادر

غرض یہ فوج بہدی دیویوں پر  
 کھینکے دیویاں اس طرح اُن  
 کئے ہیں بند جو پسرون کو ہم  
 مسلمانان کھینکے انکویوں تب  
 نہیں دیویں اب واللہ نہ ہا  
 مسلمانوں کے اس لشکر سے ناگہا  
 نہ توبہ ہو ویکھا مقبول انکا  
 وہ یعنی کفر بری سب کرینگے  
 شہادت پائینگے پر ثلث دیگر  
 شہیدوں کے مکر بدرو واحد کے  
 کرینگے ثلث باقی فتح اُن پر  
 وہ یعنی ثابت الایمان رہینگے  
 کریں قسطنطیہ فتح بعد از  
 بستہ افادہ بکثیر معلوم  
 وہ سارے غازیان با شان اعظم  
 بھی زیوتوں کے شجر پر اٹھ تلوار  
 کر لگا آوٹان اولاد شیطان  
 تمہارے پیچھے وہ پھنچا ہی اب آ  
 پس اپنے ملک کی جانب وہ نکلے

کرینگے صف کشی جس وقت اندر  
 کہ اُن لوگوں پر ہجوم چھوڑ دیجے  
 قتال ہو وقت ہم اُن سے کرینگے  
 مسلمان بھائیوں کو اپنے ہم  
 کرینگے ایسے پس سے جنگ دیکھا  
 قرار ہو جائینگے یک ثلث تب آہ  
 نہ بخشگا انھوں کو حق تعالیٰ  
 معاذ اللہ دوزخ میں جلیںگا  
 وہ ہینگے افضل شہداء اموز  
 نہیں ہووینگے افضل وہ سب  
 نہ فتنے میں پڑینگے وہ مقرر  
 بھی اس دنیا سے با ایمان رہینگے  
 وہ ہی یک شہر معروف ای  
 زمین پر گر پڑے گا قلعہ اسکا  
 رہیں مشغول تقسیم خباہیم  
 رہے لٹکی ہوئی ہو وقت ای  
 کہ نکلا ہی دیکھو دجال اس آں  
 رہی حالانکہ جھوٹے خبر صلا  
 بھی اگر شام کو جس وقت پھنچیں



یقین نکلے گا تب وہ کا فردون  
کہے ہیں شارح اخبار اقدس  
ولی ظاہر و مشق ای بھائی جان  
کہ اتر گیا و مشق اندر ہی عیسیٰ  
و مشق آیا ہی جو لفظ ای گراہی  
کہے ہیں محل بر بیت المقدس  
غرض یہ لشکر مہدی دران حال  
صفین باندہ نیلے لشکر کی بعثت  
یقین اتر گیا تب عیسیٰ پیسہ  
کر گیا جب نظر عیسیٰ پو دجال  
نکب جسطرح پانی مین گلیگا  
ولیکن حضرت خلاق متعال  
بھی اس لشکر کو تب عیسیٰ دکھاؤ  
بیان گفتا ہی مولانا سے عارف  
سی ظاہر اس حدیث پاک سے بھی  
بخاری اور مسلم با صداقت  
جہانمیں نکلے جب دجال بدکا  
حذیفہ کی روایت مین ہی دینا  
مگر بانی جسے سمجھنے کو لانا

شقی پر جفا دجال ملعون  
مراد از شام ہی بیت المقدس  
کہ آئی یک خبر دوسری ہی بچکان  
زمینار سفید از حلم مولا  
سوا سکوی کئی شراع نامی  
کہ متعلق و مشق اسکا ہی جس  
ہو یکسر مستعد بر قتل دجال  
نما و عصر کی ہوگی اقامت  
امامت بھی کر گیا انکی یکسر  
لگیکا جلد تر گلنے کوئے الحال  
اگر چھوڑے تو یونہی گل مر گیا  
کرے از دست عیسیٰ قتل دجال  
اہود دجال کا حریے پورا پنے  
یقین عبد العلی ذوالمعارف  
کہ ہوگا عصر مین عیسیٰ کے مہدی  
کہے ہیں بوہرہ سے روایت  
رہے ساتھ اسکے مثل حنت ونا  
کہ ساتھ اسکے رہینگے انش و آب  
حقیقت مین وہ ہے وہ نارسوزان

لا انا مستخرج

جسے سجینے آتش لوگ اس حین  
تمہارے جسے پاؤ وہ بد کا  
سو ہی وہ اب شیریں فی الحقیقت  
بلکہ مسلم کی رویت میں ہی آیا  
لکھے سہ خوف ہوا اسکے جبین پر  
پڑ گیا اسکین ہر یک سلمان  
یہاں لکھتا ہی ایسا شیخ اکبر  
کہ ہوں مرقوم نے سہ خوف ذکر  
سو یعنی کفر کا وہ مرتکب ہی  
و یا مکتوب ہووے لفظ کافر  
الف محذوف ہو گیا در کتابت  
خارجی یونہی در الفاظ قرآن  
خبر سری صحیح آئی ہی ایجا  
ہو در دن ہو تاج اسکے لیا

حقیقت میں رہے وہ آب ترین  
پکر کر ڈال گیا اسکو وہ دزار  
انہیں پاؤ گیا اس سے کچھ وہ محنت  
کہ یک چشمی ہے دجال بد کا  
وہ کاف اور قے سیم رے ہی مفر  
وہ عالم ہووے یا اتی نادان  
کہ میں دو احتمال اس جا اندر  
وہ ہو گیا کفر کا پس لفظ مشہور  
ہمیشہ کفر سے ہی منسوب ہی  
جو صیغہ اسم فاعل کا ہی ظاہر  
مگر ثابت ہی وہ بیشک قرأت  
ہی در بعضے مواضع ای سجد  
یقین دجال بنکے از خراسان  
کہ ستر الف ہووے انکا مقدار

### روایت

روایت ابو سعید خدری لایا  
کہ اس امت کے از اقوام گمراہ  
یہاں لکھتا ہی مولانا سے نامی  
سنو اس خبر سے ہوتا ہی ظاہر

کہ فرمایا ہی ابون شادہ بر لایا  
ہوں ستر الف میں ملعون کے براہ  
جو تھا عبد العلی شیخ گرامی  
کہ اس امت سے جو گمراہ فاجر

جو تبعیت سے ہمدی کے ہون مجرم  
روافض اکثر انہیں ہو دینگے جان  
کے ہیں اختراع اسپین کے چیز  
بذات حضرت ہمدی موعود  
بدل اسکے نہ ہو دینگے توابع  
بلجی فرمایا رسول رب متعال  
تو غالب تر ہوئیں اسپر نجات  
اگر بعد از مرے آوے وہ کاذا  
وہ حجت لاوے اسکے کذب اوپر

پہر مومن خلیفہ ہی ہر ارب  
جو پاؤ تم سے پڑھے اسکو آدم  
یہ آیات مبارک اسکو حال  
ہی وارد در حدیث ابن مسعود  
بلجی دہنے باین اپنے وہ سیکار  
کر گیا یعنی وہ فوجین روانہ  
کیا ارشاد پس سالار والا  
رہو ثابت یہ دین حق کے اوپر  
صحابہ نے کیا تب عرض خدمت  
رسول اللہ فرمایا انہیں تب

سو ہون دجال کے تابع وہی شوم  
سبب یہی کہ وہ گمراہ نادان  
ہیں باندھے سپہ اکثر متمین نیز  
ہوں جب انکے مختصرات موجود  
بلک دجال کے ہو دینگے تابع  
کہ میرے وقت گر آویگا دجال  
نہ پہنچے اس سے کچھ نگو حضرت  
تو ہر مومن ہی بیشک سپر غالب  
کرے رو اسکے دعو کیو تفسیر  
بچاوے اسکے وہ ایمان کا منصب  
شروع کہف کی آیات اسدم  
پناہ ہووے یقین از شر دجال  
کہ دجال آوے از راہ خراسان  
مچاویگا فساد و ظلم و بسا  
کرے ماضی پر وہ جور و فتنہ  
کہ تم اسے بند گان حق تعالی  
پر ہوت فتنہ دجال اندر  
کہ دنیا میں رہے وہ چند مدت  
وہ دنیا میں رہے چالیس دن

رگیا روز اول یک برس سا  
 لمی یک ہفتے سا لشرا روز سچو  
 سحاب پھر کئے ہوں عرض و حال  
 نماز یک روز کی کیا ہو کفایت  
 بلکہ اندازہ یک دن کا کرو تم  
 لمی مروی ہے کہ لوگوں کو وہ  
 الوہیت کا دعویٰ کر وہ نادان  
 مگر جبکہ خدا سے ہوا عانت  
 نہ ہوا اسکی استیلاج کر  
 وہی چالیس دن بن بے تحاشا  
 صحیح آئی خبر یہ در صحیحین  
 دینے کا وہ ملعون قصد کر  
 نرشتے اسکا منہ پھیریں گے  
 دینہ اس سے ممنون ہوو چکا  
 ثور یک جا ہی تزد دینہ  
 دینے سے یقین یک مرد اکرم  
 نخل آویجا بیشک سوے و حال  
 کہ دیتا ہوں گواہی میں مفسر  
 کہ شاہ ابنیا خیر البرایا

مینے سار ہیکار روز و سراسر  
 لمی سب ایام کل ایام سے ہو  
 کہ پلا روز ہو جو مثل کی سال  
 کہا سالار دین نامو کفایت  
 نماز اندازی کر کے پڑھو تم  
 دکھاوے مکر و استدراج بسیار  
 بہت لوگ کا چھینکا ایمان  
 رہے ایمان انگاہی سلامت  
 دین قائم یقین دین متین  
 کرے وہ سب رب رو زمین کا  
 کہ نا اوسے دینے میں وہ پیر  
 ہی پھنچے جیکہ آگاہ احد بر  
 کرے منہ اپنا کالا وہ بد انجام  
 بخور اوپر وہ پھنچے اگر تب  
 کرے منزل و بان وہ قرینہ  
 کہ ہوا اہل دینے میں معظّم  
 وہ ملعون سے کر گیا اسطرح  
 کہ ہیکار تو وہی و حال ابتر  
 خبر تیری یقین ہس کو دیا

سے دجال ملعون یہ سخن جب  
اسے میں جان سے گمراہوں میں  
توابع اس لعین کے یوں کہینگے  
اسے تب جان مارے گا مرد  
کہیگا اسکو تب وہ سینک اطوار  
یقین میرا زیادہ اب ہوا ہی  
یہ سن پھر قتل کرنا اسکو چاہے  
ہی آیا اختلاف اسباب اند  
کہے بعض عالمان وہ مومن نیک  
کہا ہی شیخ اکبر در فتوحات  
بلخی اکثر عالمان کہتے ہیں ایسا  
بخاری اور محدث دسک و شیا  
یہ مرد ماضی شخص دیگر  
مگر جو لفظ حدیثا کہیگا  
کہ یعنی جو کہیگا وہ بکرم  
کہ تو دجال ہے کذاب پرین  
مراد اس سے یہی ہے جانے صاف  
سنے میں وہ پیغمبر سے ہمارے  
مگر قول صحیح ہی ای مکرّم

ٹھیکہ تابون کو اپنے یوں سب  
رکھیں کیا شک خدائی میں مکرّم  
کہ ہم ہرگز نہیں کچھ شک رکھینگے  
معا زندہ کریگا پھر اسے زود  
کہ ہی حق کی قسم سن ای تب کا  
تو ہی دجال جھوٹا پر جفا ہی  
یہ ہرگز قتل کی قدرت نہ پاوے  
کہ ہیگا کون وہ مرد مظلوم  
ہی الحق کہف کے صحابہ ایک  
ہمارے کشف میں نہیں یہ صحیح بات  
کہ وہ مرد معظم خضر ہوگا  
کہے زندہ نہیں ہی خضر ایجان  
میں نے کہے ہو تب لوگوں میں بہتر  
مجازا جانے وہ قول ہوگا  
کہ دی ہمارے خبر سالار عالم  
مجازا اسکا ہی یہ قول بل میں  
دے ہمارے خبر اسکا  
کہ تو دجال ہے کذاب ہی رک  
کہ بیشک خضر زندہ ہی بخالم

کبار اولیاء ذوالکرامات  
 چنانچہ حضرت محبوب سبحان  
 جناب خضر سے محبت رکھا ہی  
 جناب شیخ اکبر حبس عرفان  
 بلخی خواجہ شیخ یونس اسکا مرشد  
 بلخی ہندوستان کا علامہ دین  
 سراہل حدیث و اہل تفسیر  
 جوہر عبد العزیز دہلوی ہی  
 ہی پایا بہ بلخی غرقہ بابرکت  
 بہت سے اولیاء عالی مقامات  
 لکھنؤ گرائے اب ناموں کی تفصیل  
 جنھوں کے قول سے یہ مرد اکرم  
 تو اسکا قول حدیثا مقرر  
 کہے بیٹھے کہ وہ مرد یگانہ  
 کہ یعنی وہ ولی اللہ ہی او  
 نہیں وہ خضر ہی وہ بانہوت  
 اشارہ اس بیان کے ساتھ خوشنود  
 غرض دجال ملعون پر شقاوت  
 پتیمان جو بہت وہ زشت انجام

کئے ہیں خضر سے اکثر ملاقات  
 محبوبان اور محبوبان کا سلسلہ  
 صحیح یہ نقل سے ثابت ہوا ہی  
 لیبا ہی خضر سے خرقہ ای بہشت  
 لیبا ہی خضر سے خرقہ ای مابعد  
 بہار روضہ ثویں و مکسین  
 دیں سالکان جناب و تاثیر  
 برا شیخ الشیوخ معنوی ہی  
 جناب خضر سے لا در طریقت  
 کئے ہیں خضر سے یونہی ملاقات  
 تو ہو گا موجب تطویل بقیل  
 ہوا ثابت کہ ہی خضر معظم  
 حقیقت پر ہی اپنے ای برادر  
 ولی حق ہی خضر ان زمانہ  
 قدم جب کا قدم پر خضر کے ہو  
 کہ حاصل تھی جسے موسیٰ کی محبت  
 کیا ہی شیخ اکبر در فتوحات  
 نہ قتل خضر کے جب پاو سے قتل  
 کرے منہ اپنا کالا جانبش

دمشق اور پھر چانچھیگا جولان  
 بجنگ کا فران و قال بدکا  
 نماز عصر کی ہوگی اذان تب  
 اسی اتنا میں عیسیٰ ابن مریم  
 حکم حضرت رب البریات  
 منار مسجد بیت المقدس  
 دو کپڑے زعفرانی بس مظهر  
 منار اوپر وہ نازل ہووے گا  
 یہ عالم اسباب جان  
 خواص بارگاہ رب علام  
 سب پر گرا کی نظری  
 سب از حقیقی رب ارباب  
 غرض حاضر کرینگا جس سرھی لا  
 کرینگا حضرت مہدی ملاقات  
 ہی حاضر عمر کی اب یہ جماعت  
 کینگا حضرت عیسیٰ جب اس سے  
 کرینگا حضرت مہدی امانت  
 اس امت کی فضیلت پر نظر کر  
 گا دون پہنچ دے گا اسکے بعد از

امام مہدی موعود نے وہاں  
 رہے گا فوج اپنی لیکے طیار  
 فراہم ہوونگے سب غازیان تب  
 ہونا زل آسمان ای مکرم  
 فرشتوں کے دور کم کندھوں پودو  
 جو میں اترے گا اس پر یاد رکھیں  
 رہے ہیںا ہو عیسیٰ پیغمبر  
 منگا ویگا اتر نیکو سرھی تب  
 بیان اسباب لازم سب کو پہنچا  
 بھی رکھتے ہیں بیان اسباب کام  
 نظر انکی نہیں اسباب پر ہی  
 حجاز محض ہی بیشک یہ اسباب  
 زمین پر لاویگا تشریف عیسیٰ  
 بھی بولیگا تواضع اور ادب  
 کرے گیے یا نبی اللہ امانت  
 امانت آپ ہی ہے شبہ کیجیے  
 بحسب الامر عیسیٰ باکرت  
 ہو اسکا مقتدی عیسیٰ پیغمبر  
 کرے عیسیٰ امانت اچھا معزز

عالم السلام  
 حضرت عیسیٰ  
 علیہ السلام

جلالت حضرت مہدی علیہ السلام

ہوا معلوم اس عجیبہ ای حائل  
روہ مفضل کی پہلی امامت  
امام الانبیاء سالار اکوان  
لجی یونہی جانے حضرات حسین  
معاویہ کے جو آتے تھے عمال  
تھے انکا اقتدار تھے ای دانہ  
غرض بعد نماز ای باہر آیت  
کہ خودی انتظام فوج اسلام  
کیلیا حضرت عیسیٰ مسیح  
میں آیا محض بہر قتل و جال  
مح القہہ گذر جائیگی و شب  
لے نیزہ لاکھ میں عیسیٰ مسیح  
لجی مہدی فوج لیکرا اپنے ہمراہ  
سواہم ہود گیا آغازت جنگ  
تمامی غازیان مل جو طرف سے  
نظر سے جو مافہر کر گیا  
نہ لاد جال آخر تاب و طاقت  
تاقب اسکا عیسے لجی کر گیا  
جلا کر اس پر نیزہ خون آشام

کلام

کہ بیشک باوجود مرد ماضل  
نہ فاضل کی ہو کچھ نقص فضیلت  
کیا ہی اقتدار سے عبد رحمان  
رسول اللہ کے بکا زہ ابنین  
مدینے کے امیران ہو رہا  
تھے ہر دو افضل اہل زمانہ  
کرے عیسیٰ سے مہدی غرض  
کرے حسب را خیر انجام  
کہ کام بہ آبکای ہی مقبر  
دکھاتو اسکی مدینے متعال  
بلند ہو نیزہ خورشید جب  
سوار ہوو گیا اسب باد پا پر  
چلیں گے جانب دجال گمراہ  
وہیں دجال کا ہوتا قافیہ تنگ  
کریں دجال کے لشکر پہ حملے  
تو وہ کافر وہیں خور امر تھا  
صف میدان سے بھاگ گیا بے عزت  
وہ کافر قریہ کدہ بن طلیکا  
کر گیا کام اس ملعون کا تمام



لہو ناپاک اس ملعون کا تب  
 اگر مارا نہ ہوتا تو بھٹی اشہر  
 دم عیسے سے گل جاتا وہ ایسا  
 غرض لوگوں کو اس ملعون کے ازجا  
 دے لیوں اسے اسگ و شجر کا  
 کہ اے مومن یہودی یہاں چھپا  
 یہ سنستے ہی مسلمان دورای یا  
 مع القہ جب اس ملعون کا لشکر  
 امام مہدی و عیسیٰ مع الخیر  
 مسلمانان جو کھینچے ہیں جفا  
 خدا کے پاس جو اسکے ہیں درجے  
 بہت فرمائیں گے ان پر شفقت  
 ہوا ہوا نکاح دنیا کا نقصان  
 بھی روح اللہ عیسیٰ کرنا خیر  
 جہان پاک چلیاے رضا  
 بھی جزیرہ نابو لیگا ز کفار  
 ہمارے پیغمبر کی شریعت  
 کتاب و سنت او پر ای برادر  
 بفضل حضرت خلاق یزدان

دکھاو گیا مسلمانوں کی تین سب  
 وہ ملعون کو یقین عیسے پیسہ  
 مکہ بانی میں کھل جاتا ہی جیسا  
 جہان پاؤں گے مارنے کے مسلمان  
 تو وہ سنگ و شجر ایسا کہیگا  
 تولے اسکو وہ ملعون یہاں دیا  
 کرینگے قتل اسکے تیرا  
 تباہ ہو جائیگا روئے زمین پر  
 چلین کرتے ہوئے سب ملک کا  
 اٹھائے ہیں وہ ملعون بلا میں  
 بمحشر وہ بیان الہی کرینگے  
 تسبی اللہ دینگے بے نہایت  
 تدارک بھی کرینگے اسکا پہچان  
 کراوے جایا قتل خنازیر  
 تو را دیو گیا اسکو آشکارا  
 کرینگا دعوت اسلام ہر تھا  
 کرے جاری یقین باریب و زنت  
 کرینگا وہ سدا دعوت سر اسر  
 رہینگے تب جہان میں سب مسلمان

کہیں نام و نشان کا فر کا املا  
 جی مہدی کا نہات عدل و انصاف  
 کہیں باقی نہ ہو کچھ ظلم و عدت  
 عبادت میں رہیں سب صحتی شعل  
 وجود مہدی ناری بغایت  
 خالی اللہ وہ عصر معظم  
 امام المسلمین مہدی موعود  
 الوالووم حضرت عیسیٰ پیغمبر  
 کم سے ای خداوند سبب ساز  
 پیغمبر کی چار سے دید جب  
 نبوت اور امامت کی سما کے  
 اس کے ناموں میں جب میں اشرف  
 عرض مہدی کے ایام خلافت  
 سو اس میں سات برسیان ہفت  
 طبعی ہو معروف اس میں اتوان سال  
 طبعی اتوان سال گزر یگا مقرر  
 تو اس صورت میں اس کی عمر والا  
 کہے بعضے نہیں مولوم مدت  
 حدیث مصطفیٰ میں یوں ہی وارد

حکیم احمد علی  
 صاحب

یقین تو ہے زمین پر تار بگیا  
 جہان میں نشر سوار فاف فاف  
 کرینگے سب عمل ہر وجہ سنت  
 ہنوکوی طاعت مولا سے عاقل  
 رہے بت منظر نور ہدایت  
 ہو کیسا نور پیرا اور اکرم  
 رسول اللہ کا نائب ہو وجود  
 ہونا مع حضرت احمد گاشنغر  
 چہن کر انکی رویت سے سرفراز  
 یہ آئینہ بین مخروم بار  
 یہ دو شمس و قمر اوج ہدا کے  
 کہ ہکوا انکی رویت سے کشف  
 لکھے میں نون برس ہو باعالت  
 گزارینگے بہت باچین وراثت  
 بند ہر امور جنگ و قتال  
 بجا در صحبت عیسیٰ پیغمبر  
 ہوئی تعداد میں ان کا سن سال  
 ظہور واک سے تا وقت طریت  
 کہ پنج یا ہفت یا نہ سال بعد

ہر تقدیر بعد تہی و حال  
 کر عیسیٰ اسکی پس خیمہ و کفن  
 ز بعد رحلت مہدی تحقیق  
 ہو متعلق بہ عیسیٰ بانثوت  
 گزارین لوگ سب باعیش و آرام  
 سو اس آئینہ از خلاق اکبر  
 کہ اب یا جوج اور با جوج کو ہم  
 ہمارے اب تو مخلص بندگون کو  
 لے ہمراہ اپنے کوہ طور پر جا  
 سنو یک قلعہ عظیم ہی بر طور  
 تو اربع نسب رہینگے ساتھ اسکے  
 وہیں یا جوج اور با جوج نکلے  
 ملخ اور مور کے مانند اکثر  
 بحیرہ طبریہ یک چشمہ آب  
 کہ ہنگی سات کوس اسکی فست  
 گروہ اول انکی ای برادر  
 تمام اسکا وہ پی جاوینگے پانی  
 گروہ جب دوسری اوگی انکی  
 کہ شاید کوئی زمانے میں مقرر

قریب اسکی ہو رحلت ای کمال  
 نماز اس پر پڑھے کر دیوے تین  
 جیوش و ملک کی تنظیم و تنسیق  
 رہے از بسکہ انصاف و عدالت  
 عبادت میں ہوں جتنے صبح اور شام  
 ہو نازل وحی بر عیسیٰ پیر  
 کرینگے بالیقین ظاہر بعالم  
 کہو آئین مسلمان مومنوں کو  
 کہ اسکو اپنا اولیٰ و ماوا  
 سو عیسیٰ جارنگے اس میں محلو  
 ذخیرہ انکھاسب ہمراہ ہووے  
 سب اپنے قوم کو بھی ساتھ ہی  
 وہ ہووین منشر روز میں  
 برا الیہای طبرستان میں در  
 ہر اک جانب بھی دو گنا اس ہی  
 جب اچھینگے اس چشمے اوپر  
 نہ یک قطرے باقی ہو نشان  
 وہ چشمہ دیکھ کر ایسا کھینگے  
 اچھینگے آب اس چشمے کے اندر

اب یا جوج اور با جوج

کر گئے وہ جفا اور ظلم بسیار  
 وہ ملک ہشام میں بھی جیکر آوین  
 کھینچے زعم سے اس طرح ویت  
 جیتے آسمان پر لوگ ہدم  
 دے تیرین تب جلاوشنگے سار  
 کہ ان تیرو کو خون آلود کر کے  
 بیت کرنے لکھینگے تب وہ رخت  
 رہے عیسیٰ جو اس قلعے کے اندر  
 تو عیسے تب کرے حقے مناجات  
 مریض کی جلد تب بھیجی گئی تھی  
 کہ اکثر بھیرن اور اشترو کو  
 وہ بے دین اشتیاق کے گردنوں پر  
 سو ایک ہی رات میں مرجائینگے سب  
 زمین اور پر کہیں انجل کا جا بھی  
 کہ لگا التجا پھر حق سے عیسیٰ  
 رہیں گردن انھوں کا ای خرد مند  
 سو بعضے انکے نعشوں کو دیکھ لیں  
 رہیں کی دھونے نعشوں کا بھاشا  
 تو یہ سطح زمین مضمحل ہو کر

بیت لوگوں کو کھاؤ گئے ای بار  
 بنی آدم کو اکثر وہاں کے کھاوین  
 زمین کے خلق کو کھائے ہیں ہم سب  
 ابھی ایسا ہی انکو کھاینگے ہم  
 ملک کو ہو دیگا یوں حکم داوود  
 طرف ان ظالموں کے پھینک دیو  
 سدا ان پر خدا سے ہووے موت  
 بیت غلے کی نگی ہووے اسپر  
 تو اب سب کے آئین اٹھا کر  
 عرب کہتے ہیں جسکو غفیل  
 وہ ہوتا ناگ یا گرد نہیں کس  
 وہ بیماری نمود ہووے کی کسر  
 بیت بر بوز زمین پر ہووے گی تب  
 وہ مردوں سے نہاں باقی رہیں گی  
 پرندے تب بڑے بھیجی گئے ہوں  
 بڑے اونٹوں کے پس گردن کے  
 بھی بعضوں کو لجا دیں دالین  
 خدا چالیس دن ہر ساچہ برسات  
 بنیگی صاف آئینے سے کسر

کہ بچا پس زمین کو حکم قادر  
 نما کہ اور تمام زرعت  
 انا رسوقت کا جب کھائیں گے  
 بھی یونہی شیر سے یک اوتنی کے  
 بھی یونہی شیر سے یک گائی کے جان  
 مع القصد بڑی ہوگی برکت  
 رہے لوگوں کو مجید عیش و آرام  
 نہو باہم کسے بغض وعداؤ  
 درندے باگھ رہنچہ اور مار خردم  
 نذر جائیں گے ایسا ہی ہر سست  
 کچھ یک نفسانیت لوگوں میں آئے  
 زمین بدکار ہی دنیا میں خلقت  
 قیامت کا بیان ہی ایک طوا  
 بزرگان دوسرا سکو لکھے ہیں  
 یہ نسخہ اس بیان میں نہیں مگر  
 یہ آیا ذکر کیا جو اس قدر بھی  
 غرض عیسیٰ پیغمبر کا بخواہر

کہ بڑی نعمتیں کر اب تو ظاہر  
 ہو پیدا اور بہت ہوگی برکت  
 گروہ یک سیر ہوو گی بلا شک  
 بڑی سے یک جماعت سیر ہوو  
 قبیلہ سیر یک ہوو گی پچھان  
 بہت لوگوں کو ہوو گی فراغت  
 رہیں گے سب زمین پر اہل اسلام  
 رہیں سب مرد و زن مشغول عت  
 نہ دیونگے اذیت کچھ ہر مردم  
 سو بعد از باوجود این عبادت  
 خدا تب نیک لوگوں کو اٹھاو  
 قریب آو گی تب جان و قیامت  
 رسالہ دوسرا ہی اسکو درکا  
 نہیں حاجت ہی لکھنا اسکو اپ  
 ایک تصنیف اسکی در سیر  
 تھا متعلق وہ باحوال ہندی  
 رہا باقی سو لکھتا ہوں باجمال

### روایت

کہ عبد اللہ عمر السیاحی کہتا ہے

روایت ابن جوزی یوں کیا ہے

کہ فرمایا رسول رب اکبر  
 نجات اہل کربے ای نیک بنیاد  
 ہو بیتا لیس سال اسکی اقامت  
 ہو میرے مقبرے میں دفن ہوگا  
 اٹھینگے ہم دونیک مقبرے سے  
 ہو اس قبر سے ظاہر یہ بین  
 ہی سب ان سب صحابہ اولیا پر  
 ہی ظاہر ہو کہ وہ شیخین اکمل  
 بلکہ عیسے سوا سب انبیاء سے  
 یہ ہی جب فضل جزئی یاد رکھو با  
 اٹھین شیخین جو اس شاہین شا  
 روایت یوں کیا ابن عربی  
 کہ میں اول آٹھو لکھا اس زمین سے  
 عمر بعد از اٹھیکا اسکے سجھو  
 بقیع اندر میں جتنے لوگ مقبور  
 جو کوی مدفون ہیں کچھ اندر  
 یہاں تک ہو وٹھا محشر ہے میں  
 بھی بولاسکے اول میں آٹھو لکھا  
 بھی میں اول ہوں مقبول الشفا

کہ جب آٹھو لکھا عیسیٰ اس زمین پر  
 بھی اس سے ہو وٹگی دنیا میں اولاد  
 کر لکھا بعد اس دنیا سے رحلت  
 بھی میرے ساتھ ہوگا ثبوت  
 ابو بکر و عمر کے درمیان  
 کہ بیشک حشر شیخین کہیں  
 بہرہ شفع اور حشر  
 بلا شک ہینگے سب سے فضل  
 ہو اثبات کہ وہ آگے آٹھینگے  
 نہ رکھے فضل کلی کئی منافع  
 بھی دسری خبر سے پائی اثبات  
 کہ فرمایا شہ جن و بشر ہی  
 اٹھے صدیق اکبر بعد میر سے  
 بقیع کو آٹھو لکھا میں بعد ہو تجھو  
 ویکسیر ہو وٹگی اس وقت محشر  
 رہو لکھا منتظر میں انکا یکسر  
 بروز حشر میں درمیان حشر  
 شفاعت سب سے اول میں کر لکھا  
 یقین دربار گاہ رب عزت

<p>کرم سے اپنے کیجئے ہنگو روزی الہی کر عطا ہنگو شب و روز ہوا دوزائتمہ ختم اسپر کچھ اس نسخے سے تجھ کو ہو گے صل نہین میں لوگ اکثر جب خبر آ اسی پر ختم کرتا ہوں رسالہ</p>	<p>خداوند شفاعت مصطفیٰ کی بھی جنت میں ترا دیدار فیروز قلم بھیجی جو تائین ذکر النور ائمہ کے مناقب اور فضائل معانی امامت سے پر ای یار بیہان تھوڑے فوائد کے اطا</p>
--	--

## فائدہ اول

<p>کہ وہ رکھتی ہے بس حکم نبوت نبوت کی ہی اس کو تاجداری رسول حق کا ہی بے شبہ نائب کیا بندوں میں جو اجر است وہی سنت کرے بند و نہیں جاری کرے ہی خلق پر اتمام حجت نہ جب تک اسپر ہو انکار کفار نہ بدکاروں کو حق بت گد کھپا کیا ارشاد دیوں قرآن اندر</p>	<p>امامت ہی سمجھ ظل رسالت نبوت سے ہی فیضان اس کو جاری حقیقت میں امام ذی الشکاک خدا نے انبیاء کے بالواسطہ ائمہ کی وساطت سے بھی باری بھی بعثت سے انہیں کے رب عزت بنی جب تک نہ ہو مبعوث ای یار عذاب حق نہ اس دنیا میں آوے چنانچہ حضرت خلاق اکبر</p>
--	--

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا

<p>یہی اتمام حجت گیار کھے نشان کیا ارشاد خلاق برسات</p>	<p>ائمہ کے کھر کر نہیں بھی مان چنانچہ سورہ یاسین میں یہ بات</p>
---	---

وَاحْزَنْبِ لَہُمْ مَثَلًا اَصْحَابُ الْقَرْیَةِ اِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ

طرف اس قریہ انطاکیہ تھے  
سو دے انطاکیہ والوں نے آخر  
عذاب ان پر وہیں بھیجا جی قہار  
کرے وعدہ جو پیغمبر سے مولا  
بھی اسکے نابھوں کے ہاتھ اوپر  
اس آیت میں جنابہ حق تعالیٰ

جو تواریخ عیسیٰ کے گئے تھے  
کئے ہیں سرکشی ہو اسکے منکر  
موسے دے قہر حقین ہو گرفتار  
اسی کے ہاتھ ہو بعضوں کا انفا  
وفا کرنا وعدے جو ہیں بیکار  
کیا اس دین کے علیہ کا وعدا

هُوَ الَّذِي اَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَ عَلٰی الدِّیْنِ كُلِّیْ

ظہور ابتدای دین اسلام  
کرے انعام اس کا رتبہ معبود  
بھی ملک تیسر و کسری کا وعدا  
بدست اقدس خلفائے سرور  
بھی حضرت کو ہی حق اپنے کرم سے  
کیا مہر بر ابلغ دعوت

کیا دست نبی پر رتبہ غلام  
بدست حضرت مہدی موعود  
جو حضرت سے کیا تھا احتقا  
کیا مفتوح ان ملکوں کو داور  
طرف سب خلق کے مبعوث کر کے  
جنابہ آی قرآن میں یہ آیت

قُلْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رُسُوْلُ اللّٰهِ الْبَرِّ الْخَیْرِ

ہی ظاہر ابتدای امر دعوت  
اسی کے نابھوں کے بالواسطت  
زیادہ ہر طرف ہی ہونے لگا  
بھی مہدی کی واسطت سے ہی کا

ہوا آغاز از شاہ رسالت  
ہمیشہ دن بدن باعز و شوکت  
تمامی مشرق و مغرب میں پھیلا  
بلشک پاؤ گیا ترین انعام



سوا ہے ہی نیابت کو ای دنیا وہی ہووے نیب اپنے کے جا لکھیا کوئی محقق دہلوی نے	سے کاموں میں وصایا کئے ہیں بھی ہو قیام مقام اپنا مقرر یہ مضمون بسط سے نسخے میں اپنے
---	---

## فائدہ دوم

رسول اللہ کے بعد از بہ تحقیق ہی بعد اسکے عمر بعد سکے عثمان یہ چارو بھی یقین در وقت حضرت امامت کی ہوئی جب اسے بیعت امام دین حسن بعد انکے برحق یہ پانچوں کی امامت تا بہ سنی سال زمین پر انکی نافذ تھی حکومت ائمہ آل کے بعد انکے دوسرے یہ بیعت اہل حل و عقد کی بھی وے از غلبہ اشغال ہاں نہیں اس کام کی خواہش کئے ہیں امانتان اہل پر و جہ کامل جو ارباب طریقت اولیا تھے جو اہل دین کا ایک پیشوا ہو جناحہ چار مذہب کے اہل اسے معنی سے اہل سنت اچھا	امام الوقت تھا بے شبہ صدیق یہ بعد انکے جناب شاہ مردان امامت کی بھی رکھتے تھے لیاقت تحقق پائی تب انکی امامت امامت کی دیا سند کو روایت خلافت راشدہ تھی نیک منوال تھے برپا انکے اعلام ریاست امامت کے بلا شک مستحق تھے نہ واقعہ طے ہوا انکے ہوئی حب بھی در تعلیم آن اسرار کا ائمہ پس نہیں ویسے ہوئی ہیں یقین فن طریقت میں تھی حل سوائے یہ بزرگان پیشوا تھے امام اسکنین کہتے ہیں سمجھو تھے علم فقہ کے جب پیشوا یاں امام کہتے ہیں کہتے ہیں سمجھاں
--	--

بطی رازی اور غزالی کو انجیل  
 بطی نافع اور عاصم کو مفسر  
 ائمہ اہل بیت مصطفیٰ کے  
 خصوصاً درسلوک و علم اسرار  
 قلمی حاصل انکوب کی پیشوائی  
 لہذا سنیان از روی تحقیق  
 و یکس وہ امامت باریاست  
 وہ پانچون تن میں ہی وہ منحصر  
 جو ہر وہ پیشوا دین و ملت  
 ہی یہ طلاق انکا ای سنجند  
 کہ دین کے پیشوایان ذوالنفا  
 سو و بیسوں کو بطی در قرآن والا  
 ازان جملہ یہ وہ آیات میں جا

عقاید کے ائمہ کہتے ہیں دیکھ  
 ائمہ کہتے ہیں قرأت کے شہر  
 یہ برزخ میں بیشک پیشوا تھے  
 بطی ارشاد و طریقت و سچ ای یا  
 خصوصیت یہ فن کی انکو ہی بطی  
 ائمہ کہتے ہیں تبصرہ یق  
 جو آئی ہی بہ معنی خلافت  
 امامت ان بزرگوں کی دگری  
 امام اسکو جو کہتے ہیں سنت  
 یقین و اخذ از آیات قرآن  
 حکومت مار کھین گرجہ بظاہر  
 ائمہ ہی کہا ہی حق تعالیٰ  
 کہ بالتصریح وارد میں یہ قرآن

وَجَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً يَتَّبِعُونَ بِاَمْرِنا - وَجَعَلْنَا لِلشَّقَاتِ اِمَامًا

دعائیہ ہی دیکھ آیت یہ دسری  
 خلافت کو تو ہر جا رب اوحد  
 کہ پیغمبر حکمرانی ہو زمین پر  
 یہ معنا چاہی آیا یہ قرآن

لِيُخَلِّفَهُنَّ فِي الْاَرْضِ - وَجَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ فِي الْاَرْضِ

## هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ خُلَافًا فِي الْأَرْضِ

محقق صوفیہ نے یوں کہا ہے  
کہ شیخین کریمین مکمل  
لہذا انبیاء کا خاص جو کار  
بھی وہ ترویج احکام شریعت  
نبوت سے جو متعلق ہیں کام  
علی مرتضیٰ بروجہ کا مل  
ہی کار اولیائے باکرامت  
بھی یقین سلوک راہ دہن  
بھی تنبیہ کنوڑ نفس بد کا  
ولایت سے جو متعلق ہیں کار  
صحیح آئی حدیث مصطفیٰ ہی  
کرے تو جنگ برناویل قرآن  
اسی تمیز پر بس آشکارا  
قتال و جنگ ان حضرات شیخین  
بھی وہ جنگ و قتال شاہ مردان  
کہ وہ شیخین کا عصر سنیہ  
زمانہ تھا علی کا باکرامت  
اسی خاطر سب اسل کشف و تحقیق

بہت عمدہ کتابوں میں لکھا ہے  
کمالات نبوت کے تھے حامل  
جہاد و جنگ ہی باقوم کفار  
بھی اصلاح امور شرع و ملت  
بہت شیخین سے پاکر انجام  
کمالات ولایت کا تھا حامل  
یقین تعلیم اسرار طریقت  
بیان رموز حالات و مقامات  
بھی ترغیب سکون و زہد و ایثار  
بہت حضرت علی سے پاکر اظہار  
کہ وہ حضرت علی سے یوں کہا ہے  
لڑا میں جنونیکہ بر تنزیل قرآن  
صریح یہ خبر کرتی ہی اسرار  
سمجھ تنزیل قرآن پر تھا بے مین  
تھا با تحقیق برناویل قرآن  
نبوت کے زمان کا تھا بقیہ  
شروع دورہ شان ولایت  
کے اپنے کتابوں میں بتدقیق

کہ تھا بے شبہ و شک گزار دریا  
 ولایت مطلقہ سب انبیائی  
 اسی خاطر سلاسل اولیائے  
 اسی پر منتهی ہوئے ہیں شہر  
 جناح سلسلے فقہائے بازمین  
 انہیں نے ناموں کے بالواسطہ  
 جو عبد اللہ بن مسعود والا  
 سیوم زید ابن ثابت ذوالقرنین  
 تھے ایسے ہی صحابہ کرام فقہاء  
 ائمہ مستقلین مجتہدین  
 وساطت تھے شاکردی کے ذیل  
 زدریا علوم پاک شیخین  
 غرض در کمال اولاد حیدر  
 بلوچیک دسیر کوئے ابرار خیال  
 ہی معنی اس امامت کی ایسا شان  
 اسی خاطر عموماً خلق کیتین  
 بلکہ تھے انہی جو یاران حبیدہ  
 یہ فیض خاص سے انکو سرافراز  
 بشرح و بسط یہ مضمون مذکور

ولایت احمدیکا فاتح باب  
 جو ہی خاتم اتھا اسکا علی ہی  
 بلوچ سارک خانوادے صفیائے  
 جد اولین ہی دریا کے گیسر  
 پھٹتے ہیں بشیخین کریں  
 جو تھے اصحاب میں اس مقامات  
 معاذ ابن جبل ذی علم و توفی  
 بلوچ عبد اللہ جو ابن عمر  
 برے زمانہ اور عباد و علما  
 انہیں اصحاب کے شاکر وین  
 ہوں تاشیخین سب انکے مسائل  
 پور شہ یک علوم ان کے بلان  
 امامت جو رہی باقی مقرر  
 وصی اسکے جو کرتے اُسے ہر تھار  
 یہی فیض ولایت قطبیت جا  
 نہوے اسکی طرف دعوت کیتین  
 صاحب انکے تھے جو برگزیدہ  
 بقدر حوصلہ کرتے تھے ممتاز  
 ہی اثنا عشر یہ میں نو ہی مسطور

## فائدہ سیوم

<p>ہی وابستہ نہیں کے ساتھ ہر          ہی ٹھہرا یا انہوں کو واسطہ جان          زمین پر جا بجا جھارون کا اگنا          بھی ابقای ہمہ انواع حیوان          سد انقلاب احوال اور ادوار          فقیر و میر کا تبدیل احوال          کبھو ان کی ترقی اور تمول          بھی جمعیت کسی جاعسکر و کی          بھی حل مشکلات و ذمہ آفات          جوہن ان کے سو ابھی ای برادر          رکھا ہی ان بزرگوں کی وسعت          کہ مروی ہی ہمشکوۃ للہما</p>	<p>و مصل فیض تکوینی بہ عالم          امور کونہ میں رب رب اکوان          چنانچہ آسمان سے منہ کا پڑھا          بھی سبزی نباتات فراوان          بھی آبادی دیہات اور مہما          سلاطین کا بھی ادبار اور اقبال          کبھو لوگوں کا افلاس و تنزل          پریشانی کہیں تو لشکروں کی          کہیں وضع اُپا رفع بلیات          امور کونہ ایسے ہی اکثریت          وے سب کاموں میں حق تعالیٰ          چنانچہ یہ خبر آئی یہ بفرج</p>
--	--

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْأَبْدَالُ يَكُونُونَ  
 بِالشَّامِ وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا كَمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَالُ  
 اللَّهِ مَكَانَهُ رَجُلًا يَسْقِي بِهِمُ الْغَيْثَ وَيَنْصِيهِمْ عَلَى  
 الْأَعْدَاءِ وَيَصْرِفُ عَنْهُمْ الشَّامَ بِهِمُ الْعَذَابُ

<p>ہوا کرتے ہیں جان ابدال اور          وے ہیں سب اولیا ارباب توس</p>	<p>کر دیا رسول رب علام          عدد انکا ہوا کرتا ہی چالیس</p>
--	--

کرے ہی نفی جب یک مرد آیت  
 انہیں کچھ یمن اور حرم سے دن  
 انہوں کی ہی برکت سے مقرر  
 راہل شام حرم سے نہیں  
 یہاں اپنے رسالے مع ایثار  
 وساطت انہی و کاموں کے  
 ہی اول اُن سے ازال برکت  
 شفقت ہی بڑی اول توفیر  
 زیادہ چکا بندوں پر شفقت  
 ہریت کے لئے مثل رسول  
 باصلاح معاش خلق و عالم  
 چنانچہ دفع انواع بلا یا  
 ترقی دولت و اقبال کی خوب  
 باصلاح معاد خلق مست بھول  
 شفقت اولیاء کی بونہی ہر آن  
 شفقت انہی کی ای خورد نہ  
 شفقت اولیاء کی ہنگون پر  
 یقین پوری شفقت مع حال  
 اگرچہ رنج بھی یک طور کا ہو

تو اسکی جا پر حق و سر کو لاو  
 دیا جاتا ہی اس دنیا میں برکت  
 دئی جاتی ہی نصرت و تمنوں پر  
 باذن اللہ غدا بان و در سو  
 محقق دہلوی ہی یون گہر بار  
 ہی جاری بن و بھون کے مقرر  
 مقرر دوسری ہی عقد ممت  
 لمبی ہی ثانی ظہور اثر توفیر  
 ہی بیشک از مقامات و کائنات  
 نہیں معوش ہیں جب و بزرگ  
 شفقت انہی کی معروف و نام  
 بھی تخصیص عنایات و عطایا  
 معاشیہ امور ایسے ہی مطلوب  
 شفقت انہی کی بھون ہر آن  
 باصلاح معاش خلق ہی جان  
 سمجھ پوری شفقت کے ہی  
 شفقت مادری کے ہی برابر  
 رہے پیش نظر اصلاح اولیاء  
 وہ اصلاح پسر جنہی ہی سمجھ

شفقت ماوری بالعکس اسکے  
شفقت ایسا اور اولیا کی  
وجود اولیا ہی در شفقت  
دعا قالیہ بھی ہووے گا ہے  
تہ دل سے شفقت سے بغا  
دعا اضطراری انکی اکثر  
بھی تفصیل ظہور اثر تقدیر  
کہ ان صلب دلوں کا سینہ پاک  
سمجھ آئینہ بے زنگ سہی  
ہی عکس نور غیبی سے درخشاں  
وہ نور افشاں ہی سب عالم کے پر  
جو کچھ تقدیر حقین ہو مقدر  
اسی کی خواہش کامل ایجا ہوتی  
بلا شک یہ دعا انکی بہ سرت  
بزرگوں سے ظہور ایسی دعا کا  
کہ وہ تدبیر انسانی نہیں ہی  
بھی جو الہام ہو گا وجہ سیوم  
کہ انکو حق تعالیٰ کی طرف سے  
کچھ الفاظ نہیں بروجہ تعلیم

مقرر حال پر کچھ کے ہووے  
ہی ایسے ہی سمجھ اب خلق پر بھی  
دعاے حالیہ کی راکھے صورت  
کہ کرتے ہیں دعا و حقین انکے  
جو کرتے ہیں دعا وے باکریت  
بنو لے اپنی حکمت سے وہ اور  
یہی ہی جانے کرتا ہوں تحریر  
خصوص و صدق کا گنجینہ پاک  
یقین یک شبیشہ بے زنگ سہی  
بھی ہی وہ فیض لا رہی رشتا  
بزرگ اشعہ خورشید خاور  
جو کرنا چاہتا ہی رب و اور  
تب انکی دل کی دریا کرے جوش  
حضور حقین ہوتی ہی اجاہ  
ہی ہمید نزول قدر مو لا  
بلکہ تقدیر ربانی یقین ہی  
بیان اسکا ہی ہی جانو تم  
اشارہ غیب سے ہوتا ہی گا  
بھی ہوتا ہی کچھ اور طور تفہیم

بھی دعا کرنا چاہیے  
بھی دعا کرنا چاہیے  
بھی دعا کرنا چاہیے

بھی دعا کرنا چاہیے  
بھی دعا کرنا چاہیے  
بھی دعا کرنا چاہیے

<p>             کچھ بیک کام پر ہوتے تھے مامور              کسے مارین دیا کوئی جسر توڑین              جو وہ جاری ہیں سب لوگوں میں              ہوا سے نفس سے کرتے ہیں پرہیز              کہیں حکمت ہی تعلیم و سبق سے              کیا سوراخ بیک کشتی کے دریا              بھی بیک لڑکے تئیں وہ مار ڈالا              تو دیکھو خضر نے بولا ہی ایسا              بہنیں ہرگز کیا اسے نیک انجام              زبان خضر سے کی ہی حکایت           </p>	<p>             منام و واتی اندر بدستور              کہ کچھ لوہیں کسی سے یا و دیوں              سوا انکے امور ایسے ہی دیگر              وہی اعمال دسر لوگ بے ریب              مگر یہ صالحین الہام حق سے              چنانچہ دیکھتے وہ خضر ذیشان              بلا اہرت بھی یک دیوار ڈالا              وجوہات اسکے بے چھائی              کہ اپنے رائے سے ہی میں یہ کام              ہیأت میں چنانچہ رب عزت           </p>
--	---

### وَمَا فَعَلْتُمْ مِنْ شَرِّی

<p>             اگر بود دوسرے لوگوں کے صادر              بھی حقین ان ہر لوگوں کے عباد              طرف اصلاح عالم کی ہی راخ              ہی اکثر حفظ نفسانی کے خاطر              بلا شک ہی کہہ کے حال نامند              ہزاروں انبیاء اور اولیا کو           </p>	<p>             غرض ایسے ہی قول و فعل ظاہر              کئے جاویں بہ نسبت انکے عادت              وہ پاکوں کے عمل بیشک ہی سامع              وہی اعمال دسرون کے بظاہر              مبارک حال انکے ای خود مند              کرے ہی قتل غرائل نے جو           </p>
--	---

ہی جب الہام ربانی سے وہ کام  
 لے اسکو سعادت کا سراخام



کیا جو یک شقی ملعون احمق  
سراسر اسکے حتمین ہی شقاوت

جناب ذکر یا کو قتل ناما حق  
طی اسکی جب یہ نفسانی حرکت

## فائدہ چھارم

ہی پہلی قسم انکی ملا، علی  
بیان اب ملا، علی کاسنوم  
نہ انکے ساتھ کچھ مخصوص ملگی  
تمامی خلق کے اصلاح اوپر  
معین انکو ملگا کام یکساں  
رہے مصروف ہمت انکی ہر آن  
کوئی اُنسے باز قہام و صورت  
کے ہی کوئی انسان کے حقائق  
ہی ایسی ہی باذن اللہ سبحانہ  
ہیں اصلاح بنی آدم پر مامور  
نہیں ہی اختصاص انکو مقرر  
بلکہ ابدال اور اولاد اور اولاد  
کئے ہیں ایک لشکر پر مقرر  
بلکہ اُنسے طایفہ ستر ہی رقبہ  
ہی اس خدمت میں انکے صرف اوقات  
معظم تا بیان ملا، علی

ملا ایک کے ہیں جو دو قسم والا  
مذہب امر کے ہیں قسم دوم  
کہ اصلاح ایک قوم و یک بلد کی  
کیا ہی جبکہ حق ان کو مقرر  
مذہب امر کے جو ہیں ملا ایک  
سو اس ہی کام کے اصلاح پُر  
کوئی اُنسے منکر ابر پر ہی  
بناوے رحم میں بچے کی صورت  
کبار اولیا اللہ کی شان  
کہ بعضے اُنسے مطلق فیض گنجور  
کسی یک شہر یا یک قوم اوپر  
جہانچہ خضر ہی تقدیس بنیاد  
کئی یک قوم یا یک شہر اوپر  
جہانچہ کمال اوطاب و نجما  
انہیں کو بولتے ہیں اہل خدمت  
ہیں سب اولیا، قوم اولی

یہ نام قوم دوسری ان کی شیک زشتون کے خلاف آنا ہی تھیں عروج قوم دیگر جاہن دوسرے کوئی ترجیح دوسری کی بہ تصحیح بہ ثابت ہی زرا ان معاً	مہر امر کے بین جو ملائیک دعای عالیہ اور قالیہ بین عروج بد قوم کا چہتے ہیں بعضے کبھو یک شے کو دوسرے کو ترجیح ہی ہی اختصار طار علی
---	--

وَمَا كَانَ لِي مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَأِ الْأَعْلَى إِذْ يَخْتَصِمُونَ

جو چاہے سو کرے اجرا وہی کام قبولے ہی دعا دوسرے کی گاہے مقرر خلافت آنا ہی گاہے بھی دوسری فوج کی کوئی جائز نہ کبھو ہلا دے حق دوسرے کا مول	نسب بصلحت کے رتبہ علام دعا گاہے کسی وہ قبولے دعا یونین بھی یونہی اولی کے کہ یک لشکر کی چاہے کوئی نفرت دعا گاہے کسی بودے قبول
---	--

### فائدہ پنجم

وہ ناقص الزام انس و جان رہے جب تک رکھ گارت عزت ہو برہنج نبوت تہ خلافت پس ایم خلافت بھی آٹھا و رہے جب تک کہ چاہے رتبہ عزت رہے بعد اسکے پھر سلاطین عالم بھی یک مدت کے بعد اسکو آٹھا	حذیفہ جو نبی کا راز دان ہے کہ خواہ یا تمھارے بین نبوت خدا نے پھر آٹھا و لگا نبوت رکھے اسکو خدا جب تک کہ چاہے تو پھر شاہ گزندہ کی حکومت آٹھا و سے پھر اسے رتبہ عوالم رکھے اسکو بھی حق جب تک کہ چاہے
---	--

یقین دہی جہاں کو زیب و زینت  
مرا داس ہے ہی مہدی خلافت  
یہ نسخہ بھی ہوا اس ذکر پر ختم

خداوند بجز یہ منہاج نبوت  
جو خورشید ہے یہ کیا حضرت  
خلافت اور نبوت اس کی ہوتی

### حاکمہ

لیا رنگ بہار حسن انجام  
ہوئے ہیں آج میں عدل ظاہر  
یہ باغیچہ احادیث و خبر کا  
ہے اس سے شیم ختم اس آن  
موند روضہ رضوان کا جب  
خیاں خلقت رحمان کا ذکر  
نہ کئے روضہ رضوان کا کیوں نور  
تکلف سے ہی یکسر شعر کے دور  
ہر یک ہی فصل کا قدس الہی  
ہیں تحقیقات لیکن سب کے بھاری  
صحیح احوال ہی پر باسلاست  
ولیکن مستند ہی اس کی ہر بات  
نہیں ہی کام ناشرین ہوں  
نہ تحسین سے کسی کے کار مجھ کو

بہتہ اللہ یہ نظم دل آرام  
بہتہ اللہ یہ دلکش ہوا بر  
بہتہ اللہ یہ روضہ سیر کا  
ہو اسر منبر اور شاہد دریا  
یہ روضہ جو گرامی شان کا ہے  
خوہں روضہ رضوان کا ذکر  
ہی جب اس روضہ انور میں ذکر  
اگرچہ یہ کتاب فیض گنجور  
ولے اسکے اعلیٰ میں مضامین  
لباس شعر سے ہی گرچہ عاری  
نہ کئے شعر کی گرچہ نزاکت  
نہ گرچہ شعر کی ہیں استعارات  
عوام الناس کے پڑھنے سے ہی کام  
ہی فن شاعری سے عار مجھ کو

نہیں چیتا ہوں نہیں تضحی اوقات  
مانگا رہتا ہوں استعارات

کلام اللہ زیر سے گروہ و ہندو  
 بن غیب نظم پر جب لوگ بسیا  
 الہی لطف بے غایت سے اپنی  
 بدولت اسکی آل طاہرین کے  
 کراں سننے کیتے مقبول یارب  
 تو مجھ کو عافیت دے جسم و جان  
 کراپنی معرفت مجھ کو عنایت  
 دے لذت مجھ کو در در و مناجات  
 ہرے سب حاجتیں پیدا و نہا  
 مجھے دے رہتم احسان یارب  
 کو زون ہم سے تسلیم و صلوات

تو امر اللہ فی حق ای ہر  
 بن لکھا بے فصاحت نظم و نثر  
 حبیب پاک کی حرمت سے اپنی  
 طفیل اسکے صحابہ جہین کے  
 تو برا بھلا ماحول یارب  
 طہارت دے مجھے سر و عیان  
 عنایت کیجئے اپنی محبت  
 حضور قلب دیجئے در عبادت  
 روا کر لطف سے اپنے ای جان  
 اللہ دنیا سے با ایمان یارب  
 پیسر ہر ہمارے بھیج دن رت

بال پاک و اصحاب محمد

باہن بیت و احباب محمد



6176